Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ 37

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

12/ذوالحجہ 1437 ہجری قمری 15/تبوک 1395 ہجری شمسی 15/ستمبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور انور نے 9/ستمبر 2016 کو مسجد بیت السبوح، فرنکفرٹ (جرمنی) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مبارک اور بے خطر وہ ایمان ہے جو خدا کے رسول کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ ایمان صرف اس حد تک نہیں ہوتا کہ خدا کے وجود کی ایک ضرورت ہے بلکہ صدہا آسمانی نشان اُس کو اِس حد تک پہنچا دیتے ہیں کہ در حقیقت وہ خدا موجود ہے

اصل بات یہ ہے کہ خدا پر ایمان مستحکم کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا مثل میخوں کے ہے اور خدا پر اُسی وقت تک ایمان قائم رہ سکتا ہے جب تک کہ رسول پر ایمان ہو اور جب رسول پر ایمان نہ رہے تو خدا پر ایمان لانے میں بھی کوئی آفت آجاتی ہے اور خشک توحید انسان کو جلد گمراہی میں ڈالتی ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

سوال (۳): جناب عالی۔ عبد الحکیم کو جو آپ نے خط تحریر فرمایا ہے اُس میں لکھا ہے کہ فطرتی ایمان ایک لعنتی چیز ہے اِس کا مطلب بھی سمجھنے میں نہیں آیا۔

الجواب: خلاصہ اور مدعا میری تحریر کا یہ ہے کہ جو ایمان خدا تعالیٰ کے رسول کے ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتا اور محض انسانی فطرت خدا تعالیٰ کے وجود کی ضرورت محسوس کرتی ہے جیسا کہ فلسفیوں کا ایمان ہے اس کا آخری نتیجہ اکثر لعنت ہی ہوتا ہے کیونکہ ایسا ایمان تاریکی سے خالی نہیں ہوتا اِس لئے وہ لوگ جلدی اپنے ایمان سے پھسل کر دہریہ بن جاتے ہیں پہلے تو صحیفہ فطرت اور قانونِ قدرت پر زور دیتے ہیں مگر چونکہ شمع رسالت کی روشنی ساتھ نہیں ہوتی جلد تاریکی میں پڑ کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ مبارک اور بے خطر وہ ایمان ہے جو خدا کے رسول کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ ایمان صرف اس حد تک نہیں ہوتا کہ خدا کے وجود کی ایک ضرورت ہے بلکہ صدہا آسمانی نشان اُس کو اِس حد تک پہنچا دیتے ہیں کہ در حقیقت وہ خدا موجود ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ خدا پر ایمان مستحکم کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا مثل میخوں کے ہے اور خدا پر اُسی وقت تک ایمان قائم رہ سکتا ہے جب تک کہ رسول پر ایمان ہو اور جب رسول پر ایمان نہ رہے تو خدا پر ایمان لانے میں بھی کوئی آفت آجاتی ہے اور خشک توحید انسان کو جلد گمراہی میں ڈالتی ہے اِسی واسطے مَیں نے کہا کہ فطرتی ایمان لعنتی ہے جس کی بنیاد صرف صحیفۂ فطرت ہے اور جس کی بنا مجرد فطرت پر ہے اور رسول کی روشنی سے حاصل نہیں آخر وہ لعنتی خیال تک پہنچا دیتا ہے۔ غرض خدا کے رسول کو چھوڑ کر اور رسول کے معجزات کو چھوڑ کر محض فطرت کے لحاظ سے جس کا ایمان ہے وہ ایک دیوارِ ریگ ہے وہ آج بھی تباہ ہوا اور کل بھی۔ ایمان در حقیقت وہی ایمان ہے جو خدا کے رسول کو شناخت کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے اس ایمان کو زوال نہیں ہوتا اور اس کا انجام بد نہیں ہوتا۔ ہاں جو شخص سرسری طور پر رسول کا تابع ہو گیا اور اُس کو شناخت نہیں کیا اور اُس کے انوار سے مطلع نہیں ہوا اور اُس کا ایمان بھی کچھ چیز نہیں اور آخر ضرور وہ مُرتد ہو گا جیسا کہ مسیلمہ کذّاب اور عبد اللہ بن ابی سرح اور عبید اللہ بن جحش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور یہودا اسکریوطی اور پانسو اور عیسائی مرتد حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں اور جموں والا چراغدین اور عبد الحکیم خان ہمارے اِس زمانہ میں مُرتد ہوئے۔

سوال (۴): پہلی کتابوں ازالہ اوہام وغیرہ میں لکھا ہے کہ یہ بھی کوئی پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے مری پڑے گی لڑائیاں ہوں گی قحط پڑیں گے لیکن اب کئی تحریروں میں دیکھا گیا ہے کہ انہیں پیشگوئیوں کو جناب والا نے عظیم الشان پیشگوئیاں قرار دیا ہے۔[1]

الجواب: یہ بات صحیح نہیں ہے کہ میں نے انہیں پیشگوئیوں کو عظیم الشان قرار دیا ہے ہر ایک چیز کی عظمت یا عدم عظمت اس کی مقدار اور کیفیت سے اور نیز اُس کے حالات خاصہ یا معمولی حالات سے ظاہر ہوتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس مُلک میں طاعون اور زلزلوں کی خبر دی تھی وہ ملک ایسا ہے کہ اکثر اس میں طاعون کا دورہ رہتا ہے اور کشمیر کی طرح اس میں زلزلے بھی آتے رہتے ہیں قحط بھی پڑتے ہیں اور لڑائیوں کا سلسلہ بھی جاری رہا ہے اور حضرت مسیح کی پیشگوئی میں نہ کسی خارق عادت زلزلہ کا ذکر ہے اور نہ کسی خارق عادت مری یا طاعون کا۔ اِس صورت میں کوئی عقلمند ایسی پیشگوئیوں کو عظمت اور وقعت کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔[2] مگر جس ملک کے لئے میں نے طاعون کی خبر دی اور شدید زلزلوں سے اطلاع دی ہے وہ اس ملک کی حالت کے لحاظ سے در حقیقت عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔ کیونکہ اگر اس ملک کے صدہا سال کی تاریخ دیکھی جائے تب بھی ثابت نہیں ہوتا کہ کبھی اس ملک میں طاعون پڑی ہے چہ جائیکہ ایسی طاعون جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں لاکھوں انسانوں کو ہلاک کر دیا چنانچہ طاعون کی نسبت میری پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں کہ ملک کا کوئی حصہ طاعون سے خالی نہیں رہے گا اور سخت تباہی آئے گی اور وہ تباہی زمانہ دراز تک رہے گی۔ اب کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ جیسا کہ اب پیشگوئی کے مطابق یہ سخت تباہیاں طاعون سے ظہور میں آئیں پہلے اس ملک میں کبھی ظہور میں آیا تھا۔ ہرگز نہیں۔ رہا زلزلہ وہ بھی میری طرف سے کوئی معمولی پیشگوئی نہیں تھی بلکہ پیشگوئی میں یہ الفاظ تھے کہ ایک حصہ ملک کا اس سے تباہ ہو جائے گا جیسا کہ ظاہر ہے کہ وہ تباہی جو اس زلزلہ سے کانگڑہ اور بھاگسو خاص جوالا مُکھی پر آئی۔ دو ہزار برس تک اس کی نظیر نہیں ملتی کہ کبھی زلزلہ سے ایسا نقصان ہوا چنانچہ انگریز محققوں نے بھی یہی گواہی دی ہے۔ پس اِس صُورت میں میرے پر اعتراض کرنا محض جلد بازی ہے۔

---

[1] یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیوں میں جو انجیلوں میں پائی جاتی ہیں صرف معمولی اور نرم لفظ ہیں کسی شدید اور ہیبت ناک زلزلہ یا ہیبت ناک طاعون کا ان میں ذکر نہیں ہے مگر میری پیشگوئیوں میں ان دونوں واقعات کی نسبت ایسے لفظ ہیں جو ان کو خارق عادت قرار دیتے ہیں۔ منہ

[2] ہاں ممکن ہے کہ اصل پیشگوئیوں میں تحریف ہو گئی ہو جبکہ ایک انجیل کی بیسیوں انجیلیں بن گئی ہیں تو کسی عبارت میں تحریف ہونا کونسا ایسا امر ہے جو بعید از عقل ہو سکتا ہے مگر ہمارا موجودہ انجیلوں پر اعتراض ہے اور خدا نے ان انجیلوں کو محرف مبدل قرار دیکر ہمیں ان اعتراضوں کا موقعہ دیا ہے۔ منہ

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 162 تا 164)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

قسط ۳

حضور کی mta سے استفادہ کی تلقین

”روزانہ ایم.ٹی.اے دیکھنا اپنی زندگیوں کا لازمی حصہ بنائیں“

گزشتہ دو شماروں سے ہم حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایم.ٹی.اے سے استفادہ کی نصیحت و تلقین سے متعلق ارشادات پیش کررہے ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات وخطابات اور پیغامات میں مسلسل ہمیں ایم.ٹی.اے. سے اپنا تعلق جوڑنے، ایم.ٹی.اے.دیکھنا اپنی عادت بنانے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔حضور ایدہ اللہ ہمیں اس بات کی بھی بار بار نصیحت فرما رہے ہیں کہ ہم اپنی اولادوں کو بھی ایم ٹی اے سے وابستہ کردیں تا کہ جماعت اور خلافت سے ان کا ایک مضبوط تعلق ہوجائے۔اگر ہمارے بچے ایم ٹی اے سے وابستہ ہوجائیں تو آج کل ٹی وی پر آنے والے بیہودہ اور فضول پروگراموں میں ان کا وقت ضائع نہیں ہوگا اور ایم.ٹی.اے.ان کی بہترین تربیت کا ضامن ہوجائے گا اور ان کے دینی و دُنیاوی علم میں بھی اضافہ ہوگا۔ایم.ٹی.اے ہمارے بچوں کے لئے آج کے دُنیاوی ٹی وی چینل کے مقابلہ میں، ایک بہترین متبادل ہے۔ جماعت اس پر لاکھوں پاؤنڈ سالانہ خرچ کرتی ہے۔ہمارا فرض ہے کہ ہم خود بھی ایم.ٹی.اے سے وابستہ ہوجائیں اور اپنے بچوں کو بھی ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورہ سویڈن مئی 2016 کے موقع پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سویڈن کے ساتھ میٹنگ میں فرمایا تھا:”آپ اپنے خدام کو ایم ٹی اے سے جوڑیں۔ہم سال میں ایم ٹی اے پر ایک ملین پاؤنڈ خرچ کرتے ہیں۔ یہ اسی لئے ہے کہ آپ لوگ ایم ٹی اے سے اٹیچ (Attach) ہوں اور آپ کی تربیت کے سامان ہوں۔“

ذیل میں ہم حضور ایدہ اللہ کے ایم ٹی اے سے استفادہ کے متعلق مزید کچھ ارشاد پیش کرتے ہیں :

اپنے اہل خانہ کے ساتھ مل کر
میرے خطبات اور تقاریر اور ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام دیکھا کریں

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

”تبلیغ کا کام بہت اہم اور وسیع کام ہے۔ چند رابطے بنا کر مطمئن ہوجانا اور کچھ لوگوں تک فولڈرز تقسیم کرلینا ہی کافی نہیں ہے۔ اپنے رابطے بڑھائیں۔لوگوں کو جماعتی کتب ویب سائٹ اور ایم ٹی اے سے متعارف کرائیں۔ہمارا کام ساری دُنیا تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات اور عقائد کی نشر و اشاعت کرنا ہے ...... پھر ایک اور ضروری نصیحت یہ ہے کہ اپنی نسلوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔اس زمانہ میں جو ٹی وی، انٹرنیٹ، فون وغیرہ نئی سے نئی ایجادات ہوئی ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے فوائد بھی ہیں اور ان سے علمی ترقی بھی ہوئی ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان چیزوں نے لوگوں کی مصروفیات اور رجحانات کو یکسر تبدیل کردیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وقت کا ضیاع بھی ہوتا ہے۔اس لئے اپنے بچوں کی سرگرمیوں اور مصروفیات پر نظر رکھیں اور انہیں پیار سے سمجھاتے رہیں انہیں دینی تعلیمات کے تابع رہ کر زندگی بسر کرنے کی نصیحت کرتے رہیں۔انصار چونکہ گھروں کے سربراہ ہوتے ہیں اس لئے انہوں نے جہاں خود کو دینی تعلیمات کا پابند بنانا ہے وہاں اپنے اہل وعیال سے بھی ان تعلیمات پر عمل کروانا ہے۔نیک نمونہ کا وعظ و نصیحت کی نسبت زیادہ اثر ہوتا ہے۔آپ کو نمازوں میں باقاعدگی اور دعاؤں کی طرف خاص توجہ کرنی ہوگی۔تلاوتِ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کو اپنا روزمرہ کا معمول بنانا ہوگا۔خود کو خلافت سے چمٹائے رکھنا اور اس کی برکات اور اہمیت کو وقتاً فوقتاً اپنے اہل وعیال پر واضح کرتے رہنا ہوگا۔اس زمانے میں ایم ٹی اے خدا تعالیٰ کا خاص انعام ہے۔اپنے اہل خانہ کے ساتھ مل کر میرے خطبات اور تقاریر اور ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام دیکھا کریں۔اسی طرح انہیں دینی خدمت کے کاموں میں مصروف کریں اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

(پیغام سیّدنا حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع ڈائمنڈ جوبلی مجلس انصار اللہ بھارت 2015، اخبار بدر 12 نومبر 2015، صفحہ 17)

......★......★......★......

ہر ایک کو ایم.ٹی.اے. سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے
اگر یہ پتا نہیں کہ کیا کہا جا رہا ہے تو اطاعت کس طرح ہوگی؟
باتیں سنیں گے تو اِطاعت کے قابل ہونگے پس اُن باتوں کی تلاش کریں جنکی اطاعت کرنی ہے

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ 9 راکتوبر 2015 میں فرماتے ہیں :

”آپ میں سے ہر ایک کو اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے اور اس کی ہر ایک کو ضرورت ہے کہ ایم ٹی اے سے اپنا تعلق جوڑیں تا کہ اس اکائی کا حصہ بن سکیں۔ ہر ہفتہ کم ازکم خطبہ سننے کی طرف خاص توجہ دیں۔ ہر گھر اپنے گھروں کے جائزے لے کہ کیا گھر کے ہر فرد نے یہ سنا ہے یا نہیں۔ اگر بیوی سنتی ہے اور خاوند نہیں تو تب بھی فائدہ نہیں اگر باپ سنتا ہے اور ماں اور بچے نہیں سن رہے تب بھی کوئی فائدہ نہیں۔ یہ انتظام جو اللہ تعالیٰ نے ایک اکائی بننے کے لئے پیدا فرمایا ہے اس کے لئے ایک وقت میں دنیا کے ہر کونے میں خلیفۂ وقت کی آواز پہنچ جاتی ہے اس کا حصہ بننے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ پس اس طرف توجہ کریں۔ اگر یہ پتا نہیں کہ کیا کہا جا رہا ہے تو اطاعت کس طرح ہوگی۔ باتیں سنیں گے تو اطاعت کے قابل ہوں گے۔ پس ان باتوں کی تلاش کریں جن کی اطاعت کرنی ہے ورنہ تو یہ صرف دعویٰ ہے اور صرف ظاہری اعلان ہے کہ آپ جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا یا عورت ہے تو ضروری سمجھوں گی۔ یا اجتماعوں پر کھڑے ہوکر یا بیعت کے وقت یہ اعلان کردیں کہ خلافت احمدیہ کے استحکام کی ہم کوشش کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر گھر اس طرف توجہ دینے والا ہو اور اللہ تعالیٰ نے ہماری تربیت کے لئے جو سہولت مہیا فرمائی ہے ہم اس سے بھرپور استفادہ کرنے والے ہوں۔ اور صرف تربیت ہی نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم کو پھیلانے میں بھی یہ (mta) بہت بڑا کردار ادا کر رہا ہے۔ اگر کسی وجہ سے لائیو نہیں بھی سن سکتے تو ریکارڈنگ سنی جا سکتی ہے۔ انٹرنیٹ پر یہ پروگرام موجود ہے۔ اور خاص طور پر اس میں خطبات اور بہت سارے اَور بھی خاص خاص پروگرام ہوتے ہیں۔“ (خطبہ جمعہ 9 راکتوبر 2015، اخبار بدر 29 راکتوبر 2015 صفحہ 5)

......★......★......★......

لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑ دے
کم ازکم اس بات کو یقینی بنائیں کہ میرا خطبہ جمعہ اور خلیفۃ المسیح کے دیگر پروگرام ضرور دیکھیں
اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ اُنکے بچے بھی بیٹھ کر یہ پروگرام ضرور دیکھیں

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

”جیسا کہ میں نے آج کہا ہے کہ ہم اپنی تعلیمات کو پھیلانے کیلئے جدید ٹیکنالوجی کی مدد لے سکتے ہیں۔ایم ٹی اے کے علاوہ جماعتی ویب سائیٹس بھی ہیں جن پر علم اور معلومات سے بھرپور پروگرام اور کتابیں باآسانی دستیاب ہیں۔آپ کو ان ذرائع کو استعمال میں لاتے ہوئے اپنے علم میں مستقل اضافہ کرنا چاہئے۔

لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑ دے اور باقاعدگی سے اس کے پروگرام دیکھیں۔کم ازکم اس بات کو یقینی بنائیں کہ میرا خطبہ جمعہ اور خلیفۃ المسیح کے دیگر پروگرام ضرور دیکھیں اور اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ اُن کے بچے بھی بیٹھ کر یہ پروگرام ضرور دیکھیں۔ جو بچیاں یہاں یوکے میں پلی بڑھی ہیں اُنہیں چاہئے کہ وہ بھی اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائیٹس سے منسلک رہیں۔انہیں اس بات کو بھی یقینی بنانا چاہئے کہ وہ خلیفۂ وقت کے پروگرام ضرور دیکھیں کیونکہ یہ ان کی روحانی اور اخلاقی تربیت کا باعث بھی ہوں گے اور دین کے بارہ میں ان کا علم بھی بڑھے گا۔

(خطاب حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے، 25 راکتوبر 2015ء اخبار بدر 28 راپریل 2016، صفحہ 11)

......★......★......★......

ایم.ٹی.اے.اور جماعت کی ویب سائٹ سے منسلک رہنا بہت ضروری ہے

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

”خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔اس زمانے میں ایم ٹی اے اور جماعت کی ویب سائٹ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا فرمائی ہیں ان سے منسلک رہنا بھی بہت ضروری ہے بجائے اس کے کہ اُوٹ پٹانگ چیزیں دیکھیں کہ اس ذریعہ سے حقیقی قرآنی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم وعرفان کا ہمیں پتا چلتا ہے۔ان ذریعوں سے یہ حقیقی اسلامی تعلیم ہمیں ملتی ہے۔ پس اس کے ساتھ ہمیں جڑے رہنے کی ضرورت ہے۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015، اخبار بدر 5 مارچ 2015، صفحہ 5، کالم 2)

......★......★......★......

روزانہ ایم ٹی اے دیکھنا اپنی زندگیوں کا لازمی حصہ بنائیں

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں : ”مَیں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ روزانہ ایم ٹی اے دیکھنا بھی اپنی زندگیوں کا لازمی حصہ بنائیں جس میں میرے خطبات جمعہ بھی شامل ہوں۔ایم ٹی اے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے پروگرام نشر کرتا ہے جس سے سب نوجوان، بڑی عمر کے افراد فائدہ حاصل کر کے احمدیت اور اسلام کے بارے میں اپنے علم میں اضافہ کرسکتے ہیں۔“

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع جلسہ سالانہ امریکہ منعقدہ اگست 2015، اخبار بدر 1 ستمبر 2016 صفحہ 6)

......★......★......★......

ایم ٹی اے سنیں، خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سننے کی تلقین کریں

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

میں اپنے خطبات میں بار بار توجہ دلا چکا ہوں کہ ایم ٹی اے سنیں۔خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سننے کی تلقین کریں۔کم ازکم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی کے لیے دیں۔ میرے خطبات سنیں یہ آپ کی روحانی ترقی کا موجب ہوگا۔ (جلسہ سالانہ ڈنمارک 2016 کے لئے حضور انور کا پیغام، الفضل انٹرنیشنل 22 جولائی 2016 صفحہ 17)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر دل وجان سے عمل کرنے، حضور پُرنُور کی کامل اطاعت وفرمانبرداری اور خلافت سے کامل وابستگی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (منصور احمد مسرور)

......★......★......★......

خطبہ جمعہ

کس طرح اللہ تعالیٰ دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والوں کے دلوں میں تحریک کرتا ہے۔ بعض کو رؤیا کے ذریعہ سے احمدیت کی صداقت بتا رہا ہوتا ہے۔ کہیں کوئی لٹریچر یا کتاب تبلیغ کا باعث بن جاتی ہے۔ کہیں احمدیت کی مخالفت احمدیت پھیلانے میں کھاد کا کام دیتی ہے۔ کہیں احمدیوں کے اخلاق دوسروں کو احمدیوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ پھر ایسے واقعات بھی ہیں جو دور دراز کے ملکوں میں رہنے والوں کے احمدیت پر ایمان اور یقین کے حیرت انگیز نظارے بھی ہمیں دکھاتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کو دیکھیں تو احمدیت قبول کرنے یا احمدیوں کی صحبت میں رہنے سے بچوں میں بھی حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوتی ہے جس کو دوسرے بھی محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مختصر یہ کہ اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بیشک ہم ایک نظام کے تحت اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو پھل اللہ تعالیٰ لگاتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو ہماری کوشش ہوتی ہے یا ہم کہہ سکتے ہیں اور یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے اسلام کا پیغام پہنچانے اور لوگوں کے سینے اسے قبول کرنے کے لئے کھولنے کا کام خود اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ یقیناً ہر صحیح العقل احمدی کو اس بات کا پورا اِدراک ہے اور وہ جانتا ہے کہ احمدیت کی ترقی ہماری کوششوں اور وسائل سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہو رہی ہے۔

گزشتہ سال دنیا کے مختلف ممالک میں ظاہر ہونے والے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے متعدد روشن نشانات
اور ایمان افروز واقعات میں سے بعض کا نہایت دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 راگست 2016ء بمطابق 26 ظہور 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن۔

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

برطانیہ کے جلسے کے دوسرے دن اللہ تعالیٰ کے افضال کی بارش کا ذکر ہوتا ہے جہاں مختلف شعبہ جات کے اعداد و شمار پیش ہوتے ہیں۔ جماعت کی ترقیات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان اعداد و شمار کے ساتھ میں ان سے متعلقہ واقعات بھی بیان کیا کرتا ہوں لیکن ڈیڑھ دو گھنٹے میں اعداد و شمار کی تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی واقعات بیان کئے جا سکتے ہیں اور جو نوٹس پڑھنے کے لئے میں لاتا ہوں وہ تقریباً اسی طرح واپس چلے جاتے ہیں۔ ہر سال کے اعداد و شمار تو تفصیل سے تحریک جدید نے شائع کرنے شروع کئے ہیں۔ کتابی شکل میں شائع ہو رہے ہیں۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے وہ میں مختلف وقتوں میں بیان کرتا رہتا ہوں۔ آج بھی میں ان میں سے کچھ واقعات بیان کروں گا جن سے پتا چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والوں کے دلوں میں تحریک کرتا ہے۔ بعض کو رؤیا کے ذریعہ سے احمدیت کی صداقت بتا رہا ہوتا ہے۔ کہیں کوئی لٹریچر یا کتاب تبلیغ کا باعث بن جاتی ہے۔ کہیں احمدیت کی مخالفت احمدیت پھیلانے میں کھاد کا کام دیتی ہے۔ کہیں احمدیوں کے اخلاق دوسروں کو احمدیوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ پھر ایسے واقعات بھی ہیں جو دور دراز کے ملکوں میں رہنے والوں کے احمدیت پر ایمان اور یقین کے حیرت انگیز نظارے بھی ہمیں دکھاتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کو دیکھیں تو احمدیت قبول کرنے یا احمدیوں کی صحبت میں رہنے سے بچوں میں بھی حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوتی ہے جس کو دوسرے بھی محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مختصر یہ کہ اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بیشک ہم ایک نظام کے تحت اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو پھل اللہ تعالیٰ لگاتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو ہماری کوشش ہوتی ہے یا ہم کہہ سکتے ہیں اور یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے اسلام کا پیغام پہنچانے اور لوگوں کے سینے اسے قبول کرنے کے لئے کھولنے کا کام خود اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا تو بہت سارا کام خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یقیناً ہر صحیح العقل احمدی کو اس بات کا پورا اِدراک ہے اور وہ جانتا ہے کہ احمدیت کی ترقی ہماری کوششوں اور وسائل سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہو رہی ہے۔ اب مزید تمہید کے بجائے مَیں کچھ واقعات پیش کرتا ہوں۔

ایک واقعہ یہ ہے۔ گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ جماعتی تعارف پر مشتمل دو صفحوں کا لیف لیٹ خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کے طول و عرض میں پھیل چکا ہے اور ہمیں ملک کے دور دراز علاقوں سے فون کالز موصول ہو رہی ہیں کہ ہم اپنے بزرگوں سے امام مہدی اور مسیح کے بارے میں سنا کرتے تھے۔ اب آپ کا یہ لیف لیٹ دیکھ کر ہمیں اشتیاق ہے کہ ہم آپ سے ملیں کیونکہ ہمیں لگتا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جب امت مسلمہ کو ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگوں سے ہمارے رابطے ہوئے اور وہ لوگ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔

اب لیف لیٹ تو صرف پتہ بتانے کے لئے ہے۔ ایک ذریعہ بنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دلوں کو پہلے تیار کیا ہوا تھا اور جو عقل والے ہیں وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ زمانہ ہے جس میں ایک مصلح کی ضرورت ہے، مسیح و مہدی کی ضرورت ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اس دور دراز علاقے میں کسی کے زیر اثر احمدیت قبول کی گئی ہے یا احمدیت کی خبریں پہنچیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے کسی انسانی کوشش کا اس میں دخل نہیں۔

پھر تنزانیہ ایک اور ملک ہے۔ پہلے مغربی افریقہ تھا۔ اب یہ مشرقی افریقہ کا واقعہ ہے۔ ڈوڈوما ایک شہر ہے وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی ایک نمائش کے دوران ایک عورت ہمارے سٹال پر آئی اور بڑی حیرت سے پوچھنے لگی کیا یہ مسلمانوں کا سٹال ہے؟ پھر آہستہ آہستہ کتب سے تعارف حاصل کرتی رہیں۔ آخر پر ایک کتاب خریدی جس میں عیسائیت کے حوالے سے مواد تھا۔ چنانچہ ایک دن بعد وہی عورت اپنے خاوند کے ساتھ دوبارہ سٹال پر آئی اور اس دن وہ دونوں فوجی وردی میں ملبوس تھے۔ دونوں فوجی تھے۔ وہ عورت کہنے لگی کہ یہ میرا خاوند ہے اور ہماری شادی کو کافی عرصہ ہو چکا ہے۔ مَیں مسلمان ہوں اور یہ عیسائی ہے۔ اور عورت کہتی ہے کہ میری کافی دیر سے کوشش تھی کہ میں اسلام کی تعلیم بتاؤں اور مسلمان کروں لیکن کہیں سے اسلام کی تعلیم کے بارے میں مجھے کوئی ایسا اچھا مواد نہیں مل رہا تھا۔ کل جب میں آپ کے سٹال پر آئی تو مجھے لگا کہ آج میں صحیح جگہ پر آئی ہوں۔ چنانچہ میں نے آپ سے کل ایک کتاب خریدی اور اپنے خاوند کو دی جس سے ان کے کافی سوالات حل ہو گئے اور باقی جو کچھ سوالات رہ گئے تھے وہ کہنے لگی کہ مجھے امید ہے آپ سے بات کر کے آج حل ہو جائیں گے۔ چنانچہ کافی دیر ان دونوں کی مبلغ کے ساتھ بات چیت ہوتی رہی اور آخر کار اس کا خاوند بھی اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور وہ دونوں بیعت کر کے حقیقی اسلام یعنی احمدیت میں داخل ہو گئے۔ خاوند کے اسلام قبول کروانے کی سچی تڑپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو اس طرح کھینچا کہ اتفاق سے وہ وہاں آ بھی گئی اور پھر دونوں کو اللہ تعالیٰ نے حقیقی اسلام کی آغوش میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر یہ صرف افریقہ کی ہی بات نہیں کہ لیف لیٹ کے ذریعہ سے یا تبلیغ کے ذریعہ سے پیغام پہنچ رہے ہیں یا لوگوں میں تجسّس صرف افریقہ میں اور تیسری دنیا کے لوگوں میں ہے۔ بلکہ ہمارے یہاں ہڈرزفیلڈ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں بھی ایسے بہت سارے لوگ ہیں جو اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا

چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بارنز لے (Barnsley) ٹاؤن میں تبلیغی لیف لیٹ تقسیم کئے گئے جس کی وجہ سے وہاں سے رابطہ قائم ہوا۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد وہاں سے پچاس سے زائد افراد مرد اور خواتین کوچ کروا کر ہڈرز فیلڈ میں ہماری مسجد میں آئے اور ان کا مقصد اسلام کے بارے میں معلومات لینا تھا۔ اس وفد کے ساتھ مسجد میں اڑہائی گھنٹے کا پروگرام ہوا اور اسلام اور احمدیت کے بارے میں انہیں پریزینٹیشن (presentation) دی گئی جس کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔ تو یہاں بھی یہ لوگوں کا خود آنا اور خود توجہ کرنا یہ بھی ایک کڑی ہے کہ اللہ تعالیٰ اب ہر جگہ دنیا میں لوگوں کے دلوں کی تاریں ہلا رہا ہے۔ ایک طرف اسلام کی مخالفت ہو رہی ہے۔ ایک طرف خود مسلمان اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں غیر مسلم انتہا سے آگے جانا شروع ہو گئے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ خود ہی ایک ہوا چلا رہا ہے جس سے لوگوں میں حقیقی اسلام کو سمجھنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہو رہی ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دور دراز کے رہنے والوں کے دلوں کو ایمانی لحاظ سے کس طرح اللہ تعالیٰ نے مضبوط کیا اور ان میں قربانی کا جذبہ بھی پیدا کیا۔ بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ الاڈا ریجن کی ایک جماعت سوکو (Soko) میں اس سال فروری میں نئی مسجد تعمیر ہوئی۔ مسجد کی تعمیر میں احباب جماعت نے بہت اخلاص اور محبت کے ساتھ حصہ لیا اور بہت سے مراحل میں غیر معمولی طور پر وقت اور مال کی قربانی کرتے ہوئے مزدوروں کی مدد بھی کرتے رہے۔ خواتین بھی تعمیری کام کے لئے دور دور سے پانی لے کر آتی رہیں اور اس طرح مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتی رہیں۔ وہاں گاؤں کے اپنے جو مقامی روایتی صدر ہیں انہوں نے کہا کہ یہ مسجد اہل علاقہ کے لئے پرامن اسلام کی قیامگاہ ہے۔ اسی طرح وہاں کے جو چیف تھے انہوں نے کہا کہ مسجد الاڈا ریجن کی اس کونسل کے لئے یقیناً روشنی کا مینار اور راستہ ہے۔ اس علاقے کے لوگ زیادہ تر بت پرستی کے مذہب سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ وہاں ایک لوکل چیف جو اپنے چھوٹے چھوٹے علاقوں کے بادشاہ کہلاتے ہیں کہنے لگے میں بھی ایک وقت میں بت پرست ہوتا تھا لیکن آج احمدیت کی بدولت توحید پرست ہو گیا ہوں اور اس نے لوگوں کو کہا کہ میں آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ جماعت سچائی اور محبت کا مجسم نمونہ ہے اور جماعت احمدیہ کی بدولت ہی مجھے یہ ادراک ہوا ہے کہ گو میں ایک بادشاہ ہوں مگر میرے اوپر ایک عظیم شہنشاہ ہے جس کی عبادت ہم سب پہ فرض ہے۔

اب اللہ تعالیٰ ہی ہے جو یہ سوچ ذہنوں میں پیدا کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا پیغام بھی سچا ہے اور اسلام کی تعلیم بھی سچی ہے اور یہی حقیقی تعلیم اور پیغام ہے جو جماعت احمدیہ دنیا میں پھیلا رہی ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس سے جو مشرک لوگ ہیں وہ موحّد بن رہے ہیں۔ اس علاقہ کے ایک اور عہدیدار نے یہ بھی کہا کہ جب اس علاقہ میں اسلام کی تبلیغ ہوئی اور لوگوں کی توجہ اسلام اور احمدیہ جماعت کی طرف ہوئی تو میرے پاس بہت سے لوگ جو اسلام کے نام سے خائف تھے اور جماعت کے حق میں نہیں تھے آئے اور اس خوف کا اظہار کیا کہ یہ لوگ دوسری دہشتگرد تنظیموں کی طرح ہمارے لوگوں کو قتل اور بچوں کو اغوا کرنے کی کوشش سے آئے ہیں۔ چنانچہ اس علاقے کے جو افسر تھے کہتے ہیں ہم نے اپنے نوجوانوں کی ڈیوٹی لگائی جو رات کے وقت مختلف اوقات میں جا کر علاقہ کے احمدی لوگوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے تھے کہ جماعت کسی قسم کی کوئی غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث تو نہیں۔ لیکن بڑی تحقیق اور تجربے کے بعد اب ہم مطمئن ہیں کہ جماعت کا مقصد صرف امن کا قیام ہے۔

احمدیت کے مخالف بڑی لالچوں کے ذریعہ لوگوں کو احمدیت سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بظاہر ان دور دراز علاقوں میں رہنے والوں اور کم تعلیم یافتہ اور اَن پڑھ لوگوں کے ایمانوں کو بھی مضبوطی عطا فرما رہا ہے۔

بینن میں ایک جگہ بوزنپے (Bozinkpe) سے ہمارے مقامی معلم کہتے ہیں کہ چند افراد کو بیعت کی توفیق ملی اور نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ کہتے ہیں کہ بیعت کرنے سے قبل یہ لوگ مسلمان تھے اور ایک اور شہر کی ایک مسجد کے زیر اثر تھے۔ قریبی بڑا شہر تھا۔ بیعت کے بعد ان افراد سے مسلسل رابطہ رکھا گیا۔ وہاں کلاسز شروع کی گئیں۔ قرآن کریم، نماز اور دوسری اسلامی باتیں سکھائی گئیں۔ کچھ عرصے بعد جب اس علاقے کے امام کو علم ہوا تو اس نے جماعت کے خلاف باتیں کرنا شروع کر دیں۔ کہنے لگا کہ احمدی تو مسلمان ہی نہیں ہیں۔ یہ کافر ہیں۔ آپ لوگ ان کو چھوڑ دیں۔ اس پر نومبائعین نے جواب دیا کہ ہم لوگ بڑے عرصے سے اس علاقے میں موجود ہیں۔ آپ لوگوں نے نہ تو کبھی یہاں آ کر ہماری خیریت پوچھی نہ ہمارے بچوں کی دینی تعلیم کے بارے میں کبھی پوچھا۔ اب احمدیوں نے آ کر ہمیں اور ہمارے بچوں کو نماز اور قرآن پڑھانا شروع کیا ہے تو آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ جو لوگ ہمیں نماز اور قرآن سکھا رہے ہیں ان لوگوں کو کیسے کافر کہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ لوگ سب ثابت قدم ہیں اور اب یہاں اس علاقے میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو پختہ مسجد بنانے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔

پھر بینن کے ایک اور معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ریڈیو تبلیغی پروگرام کے دوران ایک دن ایک دوست غاں ہونتوں ایرک (Gan Hounouto Eric) صاحب کی فون کال آئی۔ موصوف نے ہمیں اپنے گاؤں میں تبلیغ کے لئے آنے کی دعوت دی۔ کہتے ہیں وہ ابھی اپنا پتہ بتا رہے تھے کہ فون کال کٹ گئی اور بات پوری نہیں ہو سکی۔ لکھتے ہیں کہ ایک دن ہم تبلیغ کی غرض سے ایک گاؤں سِنوے پوتا (Sinwe Kpota) پہنچے تو ایک آدمی ہمیں دیکھ کر کھڑا ہوا اور سب لوگوں سے کہا کہ جلدی ادھر آؤ۔ جن کو ہم روز ریڈیو پر سنتے تھے وہ آج خود ہمارے گاؤں آ گئے ہیں۔ چنانچہ وہاں تبلیغ کے نتیجہ میں 200 سے زائد افراد نے بیعت کی اور ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

اب چند دن ہوئے ہیں بیعت کئے لیکن ایمان کی مضبوطی کا حال بھی سن لیں۔ کہتے ہیں کہ بیعت کرنے کے دو دن بعد تیز بارش اور آندھی کے باعث ایرک صاحب جو احمدی تھے ان کے گھر کی دیوار گر گئی۔ جس کے نیچے آ کر ان کا آٹھ ماہ کا بچہ فوت ہو گیا۔ مشرکوں کا گاؤں تھا بعض مشرکین نے کہا کہ دیکھو تم اس جماعت پر ابھی ایمان لائے اور ابھی سے مشکلات آنی شروع ہو گئی ہیں۔ جس پر اس نے کہا کہ میں نے جو سچائی دیکھی اس پر ایمان لے آیا۔ باقی اولاد اور مال و دولت خدا ہی دیتا ہے اور وہی واپس بھی لے لیتا ہے۔ میں اس جماعت سے کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گا چاہے کچھ بھی ہو۔ میں نے احمدیت قبول کی ہے۔ مَیں احمدی ہوں اور انشاء اللہ مرتے دم تک احمدی ہی رہوں گا۔ تو یہ ہے ایمان کی مضبوطی اور توحید پر قائم ہونا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں پیدا فرما رہا ہے۔ انہوں نے اپنی ذاتی زمین کا ایک حصہ نماز سینٹر بنانے کے لئے بھی دیا بلکہ اس میں خود ہی ایک معمولی سے چھپر وغیرہ کا فوری طور پر انتظام کر دیا تا کہ قرآن کریم کی کلاسیں شروع کی جا سکیں۔

اللہ تعالیٰ کس طرح احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے راستے کھولتا ہے اس بارے میں تنزانیہ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ شیانگا ریجن کے ایک گاؤں بوتیبو (Butibu) میں اس سال ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اسی ریجن کے ایک اور گاؤں میں تبلیغی پروگرام منعقد ہو رہا تھا۔ وہاں بوتیبو (Butibu) گاؤں کی ایک عورت اتفاقاً پہنچی اور اس نے جب جماعت احمدیہ کا پیغام سنا تو کہنے لگی آپ لوگ ہمارے گاؤں میں بھی اسلام کا پیغام لے کر آئیں کیونکہ وہاں کچھ مسلمان ہیں اور ان کی ایک مسجد بھی ہے لیکن جو اسلام آپ لوگ پیش کر رہے ہیں وہ ان کے اسلام سے بالکل مختلف ہے۔ چنانچہ جب ہمارے معلمین نے وہاں جا کر اسلام احمدیت کی تبلیغ کی تو پہلے ہی دن امام مسجد سمیت کل 93 افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ جب اس علاقے کے سنّی مولوی کو پتا چلا کہ یہ لوگ احمدی ہو گئے ہیں تو اس گاؤں پہنچا اور کہنے لگا تم لوگ گمراہ ہو گئے ہو اور بھٹک گئے ہو۔ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر نومبائعین نے جواب دیا کہ ہم نے سوچ سمجھ کر احمدیت قبول کی ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے اس لئے ہم تمہاری کوئی بات نہیں سنیں گے۔ جب لوگوں نے مولوی کی بات نہیں سنی تو ان کا جو بڑا مولوی تھا وہاں کے مقامی امام کو کہنے لگا کہ تم مجھے دفتر آ کر ملو۔ اس پر وہاں کے مقامی امام نے انکار کر دیا کہ مَیں نہیں آؤں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب نومبائع جماعت کے ساتھ تعلق میں مضبوط ہو رہے ہیں اور چندہ کے نظام میں بھی شامل ہیں۔ وہ غریب لوگ ہیں۔ بعض دفعہ سفر کے لئے کرایہ بھی جمع نہیں کر سکتے لیکن سب نے مرکز میں شوریٰ کا نمائندہ بھیجنے کے لئے چندہ اکٹھا کر کے اپنا نمائندہ بھجوایا۔ اور انہی نومبائعین کی وجہ سے قریب کے دو اور نئے گاؤں میں بھی جماعت کا پودا لگ چکا ہے اور نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

اسی طرح شیانگا تنزانیہ میں شیانگا ریجن کے ایک اور گاؤں میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ پچھلے کئی سالوں سے مسلمان وہاں تھے۔ ایک کچی مسجد بھی تھی۔ جب ہمارے معلمین سلسلہ اس علاقے میں پہنچے اور تبلیغی پروگرام منعقد ہوئے تو گاؤں کے 130 افراد امام مسجد کے ہمراہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ احمدی ہونے کے بعد ان لوگوں کے بڑے بزرگ عیدی صاحب اپریل میں ہماری شوریٰ پر دارالسلام بھی آئے اور جماعت کا مضبوط نظام دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ کہنے لگے کہ میں 1993ء سے مسلمان تھا لیکن ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

برکینا فاسو ایک اور افریقہ کا ملک ہے جہاں فرنچ بولی جاتی ہے۔ وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ دوران سال جماعت کو تینکوڈ گو ریجن میں ایک بہت خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ اس گاؤں میں جب احمدیت کا نفوذ ہوا تو اس وقت گاؤں کے لوگوں نے امام سمیت بیعت کی تھی۔ مخالف مولوی اس گاؤں میں گئے اور انہوں نے کہا کہ آپ احمدیت چھوڑ دیں تو ہم آپ کو اپنی بہت خوبصورت مسجد دے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی امام نے جماعت احمدیہ کا دامن تھامے رکھا اور جو کویت کے پیسے یا عرب ملکوں کے پیسے سے بنائی جانے والی مسجد تھی اس پر جماعت کی اس کچی مسجد کو ترجیح دی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو وہاں ایک پختہ مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے جو مین ہائی وے کے اوپر بنی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے ہماری مسجد کی خبر پورے شہر اور تمام ملحقہ علاقوں میں پہنچ چکی ہے۔ اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر آس پاس کے گاؤں کے تمام امام اور بعض اہم شخصیات بھی آئی تھیں اور ریجن کے بادشاہ بھی شامل تھے۔ ایک مخالف

امام نے تین مرتبہ پوچھا جو مخالفت کیا کرتے تھے کہ جو میں نے یہاں دیکھا ہے کیا یہی احمدیت ہے؟ کہنے لگے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں جو کچھ سن رکھا تھا وہ سب جھوٹ تھا۔ لیکن آج میں کہہ سکتا ہوں کہ احمدیت سے بڑھ کر اور کوئی اسلام ہو ہی نہیں سکتا۔ پس جو حقیقی مسلمان ہے، جس کو اسلام کا درد ہے اور جو اسلام کو دنیا میں پھیلتا دیکھنا چاہتا ہے وہ جماعت احمدیہ سے باہر ہو کر کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا اور یقیناً آج سوائے جماعت احمدیہ کے، سوائے اس پیغام کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اسلام کا پھیل رہا ہے اور جس نے پھیلنا تھا، اَور کہیں یہ صحیح اسلام نظر آ ہی نہیں سکتا۔

بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بوہیکوں (Bohicon) ریجن کی ایک جماعت میں ہماری مسجد تعمیر ہوئی۔ اس گاؤں میں مارچ 2015ء میں احمدیت کا پودا لگا تھا اور 245 افراد احمدیت کی آغوش میں آئے۔ جب سے اس جماعت نے احمدیت قبول کی ہے ان کو مسلسل مخالفت کا سامنا ہے۔ رشتہ داروں کی طرف سے بھی مخالفت ہوئی۔ گاؤں کے امام کی طرف سے بھی شدید مخالفت ہوئی۔ گاؤں کے امام نے مختلف اماموں کو گاؤں میں بلا کر جماعت کے خلاف ایک محاذ کھڑا کر دیا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کے افراد اپنے عہد بیعت پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ دوران سال جب یہاں مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو غیر از جماعت مولوی کھل کر مخالفت کرنے لگے۔ لوگوں کو کہنے لگے کہ احمدیوں کی مسجد سے بہتر ہے کہ تم لوگ کسی چرچ میں جا کر نماز پڑھ لو۔ جو مستری مسجد تعمیر کر رہا تھا اس کے گھر جا کر اس کو بھی دھمکیاں دیں کہ وہ مسجد تعمیر نہ کرے۔ لیکن ان تمام دھمکیوں اور حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہاں مسجد بنانے کی توفیق ملی اور اس مسجد کے تیرہ میٹر بلند دو مینارے بھی ہیں اور بڑی خوبصورت مسجد ہے اور 375 افراد اس میں نماز بھی ادا کر سکتے ہیں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ کس طرح رہنمائی فرماتا ہے۔ سان پیدرو (San Pedro) آئیوری کوسٹ کی ایک ریجن ہے۔ اس کے ایک شہر میں رؤیا کے ذریعہ سے ایک دوست زولغم احمد صاحب نے بیعت کی۔ موصوف کا تعلق عیسائیت سے تھا لیکن بعد میں اسلام قبول کر کے وہابی فرقے میں شامل ہو گئے۔ وہ بتاتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے نماز سیکھی اور باقاعدہ مسجد میں جا کر نمازوں کی ادائیگی شروع کر دی۔ اسی دوران میں نے خواب میں دو مرتبہ ایک بزرگ کو دیکھا۔ پہلی مرتبہ خواب میں ہی مجھے علم ہوا کہ یہ شخص خدا کا نبی ہے۔ مَیں سمجھا کہ شاید یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ بعد ایک مرتبہ پھر مَیں نے خواب میں دیکھا کہ انہی بزرگ کی تصویر ٹی وی پر آ رہی ہے اور کوئی ساتھ ساتھ قرآن کریم کی تلاوت بھی کر رہا ہے اور ٹی وی کے نیچے فرنچ میں لکھا ہوا ہے کہ مشن اسلامک احمدیہ۔ اس خواب کے بعد میں نے مسجد کے امام صاحب سے جماعت احمدیہ کے بارے میں پوچھا۔ پہلے تو امام صاحب نے ٹال مٹول سے کام لیا مگر اصرار کرنے پر کہنے لگے کہ یہ لوگ جو احمدی ہیں یہ مسلمان نہیں ہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کس نے تمہیں ورغلایا ہے۔ کیوں تم اپنا اسلام برباد کرنے پر تلے ہوئے ہو۔ اس شہر میں تو احمدیت نہیں ہے۔ (جس شہر میں وہ شخص تھا وہاں احمدیت نہیں تھی۔) اس پر انہوں نے مولوی صاحب کو جواب دیا کہ مجھے کسی نے نہیں ورغلایا کیونکہ میں تو ابھی تک کسی احمدی سے ملا ہی نہیں۔ مجھے تو خدا تعالیٰ نے احمدیت کا رستہ دکھلایا ہے۔ کہتے ہیں کہ گھر آ کر مجھے اور زیادہ تشویش ہونی شروع ہو گئی کہ آخر یہ احمدی کون لوگ ہیں اور امام صاحب ان کو کافر کیوں کہہ رہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس پر میں نے خدا تعالیٰ سے بہت دعا کی کہ اے خدا! تُو ہی مجھے سیدھا راستہ دکھلا۔ میں اپنے حلقہ احباب سے جماعت کے بارے میں پوچھتا رہا لیکن کوئی بھی رابطہ کا ذریعہ نہیں مل رہا تھا۔ آخر ایک دن ایک دوست نے بتایا کہ ایک دوسرے شہر دلوا (Dalwa) میں احمدیت موجود ہے۔ چنانچہ میں لوگوں سے پوچھتے پوچھاتے مشن ہاؤس تک پہنچ گیا جہاں مشنری صاحب نے جماعت کا تعارف کروایا۔ وہاں مشن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر مَیں حیران ہوا۔ پوچھنے پر مشنری صاحب نے بتایا کہ یہی امام مہدی اور مسیح زمان ہیں۔ چنانچہ میں نے اسی وقت وہاں احمدیت قبول کر لی اور مشنری کو بتایا کہ یہی بزرگ مجھے دو مرتبہ خواب میں نظر آئے تھے۔ موصوف ہمارے مبلغ کو کہنے لگے کہ بیعت فارم تو میں نے اب ہی پُر کیا ہے لیکن احمدی میں اُس دن سے ہوں جب خدا تعالیٰ نے مجھے خواب میں رہنمائی کر دی تھی۔ اب موصوف بیعت کے بعد باقاعدہ چندے کے نظام میں شامل ہو گئے ہیں۔ گھر میں باقاعدہ نماز اور تہجد بھی ادا کرتے ہیں۔ اپنے علاقہ میں امام سمیت دوسرے لوگوں کو تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔

اب یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے کام کہ کس طرح رہنمائی کر رہا ہے اور دوسری طرف بعض لوگ ہیں جو شکوک میں پڑے ہوئے ہیں اس لئے کہ ان کی نیتیں صاف نہیں ہیں۔

پھر بیلجیم سے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ بیلجیم جماعت میں نومبائع ادریس صاحب نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا۔ اب ایک افریقہ کی بات ہو رہی ہے اور ایک یورپ کی بات ہو رہی ہے۔ ہر جگہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا ہی تصرف ہے۔ کہتے ہیں کہ اس وقت وہ جماعت احمدیہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے۔ ایک دوست جنہوں نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا۔ پھر دو سال قبل ایک دن ٹی وی پر مختلف چینلز بدل رہے تھے کہ اچانک ایم ٹی اے العربیۃ پر نظر پڑی۔ موصوف نے ایم ٹی اے پر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو انہیں فوراً اپنا خواب یاد آ گیا۔ انہوں نے خواب میں اسی بزرگ کو دیکھا تھا۔ چنانچہ انہوں نے باقاعدگی کے ساتھ ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس طرح ان کا دل احمدیت کی طرف مائل ہونا شروع ہو گیا۔ اس کے بعد موصوف نے خود کوشش کر کے بیلجیم جماعت کا ایڈریس تلاش کیا اور مشن ہاؤس پہنچے اور کہنے لگے کہ میں بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ مربی صاحب نے انہیں کہا کہ پہلے جماعت کے بارے میں کچھ پڑھ تو لیں، مزید معلومات بھی حاصل کر لیں پھر فیصلہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے میرے تمام سوالات کے جوابات مل چکے ہیں اور جب انہیں مزید تعارف کروایا گیا، اختلافی مسائل کے حوالہ سے بھی باتیں کی گئیں تو خود ہی دلائل دے کر جواب دیتے تھے۔ کہنے لگے میرا دل پہلے ہی مطمئن تھا۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔ اب دیکھیں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اگر افریقہ کے دور دراز ممالک میں اللہ تعالیٰ دل کھول رہا ہے تو یورپ میں بھی کھول رہا ہے۔

پھر افریقہ کا ایک ملک مالی ہے۔ وہاں کے مبلغ کہتے ہیں کہ ایک بزرگ مشن ہاؤس آئے اور کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب ان سے بیعت کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ میں کل رات آپ لوگوں کا ریڈیو پر لائیو پروگرام سن رہا تھا جس میں بعض لوگ لائیو کالز (live calls) کر کے جماعت احمدیہ کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ مَیں نے پروگرام کے دوران ہی خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ یا اللہ ان لوگوں میں سے جو بھی حق پر ہے اس کی طرف میری رہنمائی فرما اور کہتے ہیں دعا کرتے کرتے ہی میری آنکھ لگ گئی۔ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک طرف جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے مخالفین ہیں اور ان کے درمیان مناظرہ ہو رہا ہے۔ مگر جب مخالفین احمدیت مبلغ کو جواب نہیں دے پاتے تو مبلغ کو ایک گڑھے میں پھینک دیتے ہیں اور مٹی ڈالنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی دوران آسمان سے ایک بزرگ ظاہر ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ مَیں مہدی ہوں اور ہاتھ بڑھا کر احمدی مبلغ کی جان بچاتے ہیں۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ میری آنکھ کھل گئی۔ اب احمدیت کی سچائی سے متعلق میرے دل میں کوئی وسوسہ نہیں ہے اس لئے مَیں بیعت کرنے کے لئے آ گیا ہوں۔

پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کس طرح راستے کھولتا ہے۔ فرانس کے ایک دوست مرتضیٰ صاحب پہلے مسلمان تھے، احمدی نہیں تھے۔ اس علاقے میں رہتے تھے جہاں کوئی احمدی بھی نہیں تھا۔ انہوں نے اس سال بیعت کی۔ کہتے ہیں مَیں نے بچپن میں آٹھ یا نو سال کی عمر میں ایک کتاب پڑھی جس کا نام مسیح الدجال تھا۔ اس کتاب میں تین گروہوں کا ذکر تھا۔ ایک فلاح پانے والے۔ دوسرے بزدل۔ اور تیسرے شہداء۔ اس وقت میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ مجھے فلاح پانے والے گروہ میں شامل کرنا۔ کچھ عرصے بعد ہم ہجرت کر کے فرانس آ گئے۔ یہاں ایک دن مجھے ٹی وی پر ایم ٹی اے کا چینل نظر آیا اور اس طرح مَیں جماعت سے متعارف ہوا اور باقاعدہ ایم ٹی اے دیکھنے لگا یہاں تک کہ جماعت کی صداقت کا مَیں دل سے قائل ہو گیا مگر بیعت نہ کی۔ کسی بیماری کی وجہ سے عرصے سے میرے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو دعائیں آتی ہیں وہ مَیں نے پڑھنی شروع کیں اور ان دعاؤں کی برکت سے خدا تعالیٰ نے کچھ ہی عرصہ میں مجھے اولاد سے نواز دیا حالانکہ اس سے قبل ڈاکٹرز کہہ چکے تھے کہ میرے ہاں کوئی اولاد نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اس سال 2016ء میں مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان دیکھ کر مَیں نے بیعت کر لی۔

بچوں کے پروگراموں کا اور بچوں کی نیک تربیت کا بھی لوگوں پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ بینن کے مبلغ

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے
وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل
اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11 مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

لکھتے ہیں کہ آتیسے (Atesse) میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر بچوں نے تلاوت قرآن کریم اور عربی قصیدہ پیش کیا۔ اس موقع پر ہمسایہ گاؤں کے غیر احمدی امام اسحاق صاحب کہنے لگے کہ بچوں نے جو تلاوت قرآن اور عربی قصیدہ پیش کیا ہے اس سے میرے دل پر گہرا اثر ہوا ہے۔ اگر وہ بچپن سے اتنی اچھی چیزیں نہ سیکھ رہے ہوتے تو کبھی بھی اتنے اچھے طریقے سے پیش نہ کر سکتے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ جماعت احمدیہ بچوں کی اچھی تربیت کر رہی ہے۔ وہاں اپنی تقریر میں کہا کہ میں والدین سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے بچوں کو ضرور مسجد بھیجا کریں۔ اگر ایک طرف اسلام سکھانے والے بچوں سے خودکش حملے کروا رہے ہیں تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تربیت کے زیر اثر غیر بھی اس طرف توجہ دلوا رہے ہیں کہ اپنے بچوں کی تربیت کے لئے جماعت کی مسجدوں میں بھیجو۔

پھر بچوں کی تربیت کر کے انہیں اسلامی تعلیمات سکھانا اور معاشرے کا کارآمد وجود بنانا، یہ ہمارا کام ہے اس لئے تربیت کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بھی لوگوں پر جماعت کا اثر ہوتا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی مثال دی۔

اب سیرالیون ایک اور ملک ہے۔ وہاں بو (Bo) ریجن کی جماعت ''سان'' میں ہمارے ایک معلم بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی جماعت میں احمدی اور غیر احمدی بچوں کی کلاس لینا شروع کی جس میں وہ ان کو بنیادی مذہبی تعلیم سکھاتے تھے۔ ان کی کلاس میں غیر احمدی بچہ بھی حصہ لینے لگا۔ اس کا نام احمد کونٹے تھا۔ کافی کچھ سیکھ گیا۔ ایک دن اس بچے کا والد عبدل جو کہ ایک غیر احمدی تھا وضو کر رہا تھا اس پر بچہ جس کی عمر گیارہ بارہ سال ہوگی اس کے پاس گیا اور اپنے والد کو بتایا کہ آپ درست طریقے سے وضو نہیں کر رہے۔ اس کے بعد بچہ لوٹے میں پانی بھر کر لایا اور اپنے والد کو وضو کرنے کا درست طریق سمجھایا اور ساتھ ہی اس کو وضو کرنے کی دعا اور مسجد جانے کی دعا بھی سکھائی۔ اس کا والد یہ سب کچھ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور پوچھا کہ یہ سب تم نے کہاں سے سیکھا ہے اس نے بتایا کہ احمدیہ مسجد میں ہونے والی کلاس میں یہ سب کچھ سکھایا جاتا ہے۔ جس پر اس کے والد نے نہایت خوشی کا اظہار کیا اور ہمارے معلم صاحب کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آج کے بعد میرا بیٹا آپ کے حوالے ہے۔ آپ جو چاہیں اس سے کام لیں اور اس کی اچھی تربیت جاری رکھیں۔ تو یہ لوگ جو ابھی احمدی نہیں ہوئے ان پر بھی بچوں کی جس رنگ میں جماعت تربیت کرتی ہے اس کا بڑا اثر ہے۔ اور یہ بات تمام احمدی والدین کو یاد رکھنی چاہئے اور جماعتی نظام کو بھی یاد رکھنی چاہئے۔ مربیان اور معلمین کو بھی یاد رکھنی چاہئے کہ بچوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر بہت توجہ دیں۔ ایک تو آئندہ نسل کو سنبھالنے کی ذمہ داری ہے اور یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہمارے سپرد ہے۔ دوسرے بچوں کے ذریعہ سے ہی تبلیغ کے بھی اور تربیت کے بھی مزید راستے کھلتے ہیں۔

ہمسایوں کا حق ادا کرنا اسلام کی بنیادی تعلیم ہے اور قرآن شریف میں بھی اس کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پر بہت زور دیا ہے۔ آئیوری کوسٹ سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع آدما (Adama) صاحب اس سال بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ قبول احمدیت سے قبل میں دیگر غیر از جماعت مساجد میں نماز پڑھتا تھا اور میں نے احمدیت کے بارے میں اس قدر منفی باتیں سن رکھی تھیں کہ احمدیہ مسجد کے قریب ہونے کے باوجود مَیں دوسری مسجد جا کر نماز ادا کرنے کو ترجیح دیتا تھا۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ جب میں سخت بیمار ہوا تو احمدیہ مسجد کے امام میری عیادت کے لئے آئے۔ اس بات کا میرے دل پر غیر معمولی اثر ہوا۔ صحتمند ہونے کے بعد میں نے احمدیہ مسجد جا کر نماز پڑھنا شروع کر دی اور مسجد میں ہونے والے درسوں اور خطبات کے ذریعہ احمدیت میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں تو دل اس یقین پر قائم ہو گیا کہ اگر آج کوئی جماعت قرآن اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کاربند ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ چنانچہ مَیں نے بیعت کر لی اور بیعت کرنے کی وجہ سے میرے بچوں نے بھی جماعت میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ اب کہتے ہیں میرا بیٹا جو سیکنڈری سکول میں پڑھ رہا ہے اس کی خواہش ہے کہ وہ سیکنڈری کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرے اور بطور واقف زندگی خدمت دین بجالائے۔

جس طرح مخالفین ہمارے راستے میں روکیں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، مخالفت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ اسی طرح ان کے منہ بند کرنے کے سامان بھی کر رہا ہے اور جو نئے احمدی شامل ہوتے ہیں ان کے ایمان میں اضافے کا بھی سامان کر رہا ہے۔

یادگیر کرناٹک انڈیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال یہاں غیر از جماعت کی طرف سے سخت مخالفت شروع ہوئی اور مخالفین باہر سے اپنے علماء کو بلا کر جماعت کے خلاف تقاریر کراتے رہے۔ ہندوستان پاکستان میں تو جماعت کی مخالفت انتہا پہ پہنچی ہوئی ہے۔ کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت گندے اور جھوٹے الزامات لگائے گئے۔ جماعت کے خلاف عوام کو بھڑکایا گیا جس پر بعض بدعقل لوگوں نے احباب جماعت کے ساتھ نہایت بدتمیزی کا سلوک کیا۔ جماعت کے خلاف پمفلٹ شائع کئے۔ انہی ایام میں ایک احمدی شخص جو جماعت سے بالکل کٹا ہوا تھا اور کسی طرح بھی جماعت سے تعلق نہیں رکھنا چاہتا تھا بدقسمتی سے علیحدہ ہو گیا۔ اس کو ان مخالفین نے ڈرا دھمکا کر پیسے وغیرہ کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملایا اور اس کو ہار وغیرہ پہنا کر سارے شہر میں ہنگامہ کر دیا کہ ہم نے ایک قادیانی کافر کو مسلمان بنا لیا۔ اخبارات وغیرہ میں بہت غلط بیانی کی گئی اور اس شخص کے ذریعہ سے جماعت کی بہت مخالفت کی گئی۔ اس شخص نے بھی جماعت کے خلاف بدزبانی کی جب اس معاملے کے بارے میں اس سے جماعت کی طرف سے بات کی گئی۔ اس شخص سے جماعت نے رابطہ کیا کہ تمہیں تکلیف کیا ہے تو اس نے کہا یہ جو باتیں اخبارات میں شائع ہوئی ہیں وہ ہرگز مَیں نے نہیں کہیں۔ میری بعض مجبوریاں ہیں جو مَیں آپ کو بتا نہیں سکتا اس کی وجہ سے مَیں ان کے ساتھ ہوں۔ کہتے ہیں کہ ابھی اس بات کو ایک سال ہی گزرا تھا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پکڑا گیا۔ بالکل تندرست صحتمند شخص تھا۔ اچانک چکر کھا کر گر گیا۔ ایک طرف کے ہاتھ پیر سے مفلوج ہو گیا۔ غیر احمدیوں نے اس کا کوئی ساتھ نہ دیا۔ ہمارے خدّام ہی اس وقت میں بھی اس کے کام آئے اور ہسپتال لے کر اس کو جاتے رہے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ اس کا اب زندہ رہنا مشکل ہے۔ آخر اپنے انجام کو پہنچا۔ اس کا بیٹا بڑا مخلص احمدی ہے۔ اس کے بیٹے پر بھی غیر احمدیوں نے بڑا دباؤ ڈالا لیکن وہ ثابت قدم ہے اور یہاں تک کہ اس نے اس مخالفت کی وجہ سے جو اس کے باپ نے کی تھی اپنے باپ کا جنازہ بھی نہیں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بھی ایمان میں بھی مضبوطی دے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے یہ چند واقعات جو مَیں نے پیش کئے ہیں، بیشمار ایسے واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس کے فضلوں کو ہمیشہ جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ ہم پر جو اللہ تعالیٰ نے احمدیت میں شامل ہونے کا یہ احسان فرمایا ہے اس میں اللہ تعالیٰ ہمیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ایمان اور ایقان میں بڑھاتا بھی چلا جائے۔

☆......☆......☆

دُعاؤں اور نوافل کیلئے کیا آپ رمضان کے منتظر ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

''عبادتوں اور نیکیوں کی طرف جو ہماری توجہ رمضان میں پیدا ہوئی ہے اس پر دَوام حاصل کرنے کا ہم نے عہد کرنا ہے تاکہ اگلے رمضان کی تیاری اور استقبال کے لئے ہماری مسلسل ریہرسل اور تربیت ہوتی رہے تاکہ جب ہم اگلے رمضان میں داخل ہوں تو ایک منزل طے کر چکے ہوں اور یہاں سے پھر اگلے رمضان میں سے کامیاب نکلنے کے لئے نئے ہدف اور نئے ٹارگٹ مقرر کریں تاکہ نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کے مزید قریب ہوں۔ اس کی ذات کا مزید ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ پھر ہم میں سے تو ابھی بہت سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کی بہت سی منزلیں طے کرنی ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے ساری منزلیں طے کر لی ہیں۔ اگر ان منزلوں کو طے کرنے کے لئے ہم صرف رمضان کا ہی انتظار کرتے رہیں تو پھر تو عمریں گزر جائیں گی اور ہمارے مقصد، ہمارے گول (goal) اور ٹارگٹ شاید پھر حاصل نہ ہوں۔ عمریں گزرنے کے باوجود بھی حاصل نہ ہو سکیں، بلکہ ایک سال کا بے عملی کا عرصہ ہمیں پھر وہیں واپس لے آئے گا جہاں ہم پہلے دن کھڑے تھے۔'' (خطبہ جمعہ 1 جولائی 2016)

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔'' (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم عبدالکریم ایت العربی صاحب

مکرم عبدالکریم ایت العربی سول انجینئر ہیں، ان کا تعلق مراکش سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1981ء میں ہوئی، پھر انہیں 2013ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں: میری پیدائش دینی اور مالی لحاظ سے ایک بہت معمولی خاندان میں ہوئی۔ میں پڑھائی میں بہت اچھا تھا۔ مالی حالات کی خرابی کی وجہ سے اہل خانہ نے بارہا مجھے تعلیم سے ہٹا کر کسی کام پر لگانے کی کوشش کی لیکن میں نے مشکل حالات میں گزارا کرتے ہوئے پڑھائی کو جاری رکھا تا آنکہ انجینئر نگ کی تعلیم مکمل کر لی۔

علمی ترقی اور عملی تبدیلی

دنیوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میں نے دینی علوم کی کمی کو بھی پورا کرنے کی کوشش کی۔ اس کے لئے پہلے مَیں نے مختلف ٹی وی چینلز کا رخ کیا لیکن وہاں پر مولوی حضرات کی نصائح کے علاوہ مجھے کچھ نہ مل سکا۔ محض چند دنوں کے بعد ہی میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ ٹی وی چینل سے مولوی حضرات کے لیکچرز پر انحصار کرکے دین کا گہرا علم حاصل کرنا ممکن نہیں ہے بلکہ اس کے لئے مجھے کتب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ مَیں نے بے ترتیبی سے چند کتب کا مطالعہ تو کیا لیکن جلد ہی اُکتا گیا۔ میں نے سوچا کہ شاید بہتر طریق یہ ہے کہ میں مختلف موضوعات کے تحت تحقیق کرکے اپنی معلومات میں اضافہ کروں۔ چنانچہ میں نے مختلف عناوین لکھے جن میں سے پہلا عنوان تھا: اس نفس کی حقیقت کیا ہے جو انسان کو شر پر ہی اکساتا ہے اور لہو ولعب میں الجھا کر اسے اپنے ربّ کی عبادت سے غافل کرتا ہے۔ میں نے اس بارہ میں بہت سی کتب کو انٹرنیٹ سے ڈاؤن لوڈ کیا، بہت کچھ پڑھا۔ مطالعہ سے میرے علم میں تو بہت اضافہ ہوا لیکن میرے دل کی حالت نہ بدلی۔

دوسرا موضوع شیطان کی ماہیت تھی۔ اس کے بارہ میں علم حاصل کرنے سے غرض شیطان کا مقابلہ کرکے اسے مغلوب کرنا تھا تا وہ خشوع وخضوع کی حالتوں میں مخل ہوکر عبادتوں کی لذتوں کو خراب نہ کر سکے۔

مَیں نے بہت سی کتب کا مطالعہ کیا۔ اس دوران شیطان کا آدم کے ساتھ قصہ بھی زیر بحث آیا، اور پھر یہیں سے جنّوں کے بارہ میں بھی پتہ چلا۔ میں نے دیکھا کہ ان تمام کتب میں جنوں کے بارہ میں منفی باتیں ہی لکھی تھیں کہ وہ عجیب وغریب اور خوفناک مخلوق ہیں، وہ کافر ہیں اور انسانوں کے سر پر سوار ہو جاتے ہیں نیز ان کے دلوں میں آکر وسوسے پیدا کرتے ہیں۔ لیکن اس تحقیق کے دوران ہی مجھے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ جنّوں کی ایک جماعت نے قرآن بھی سنا تھا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان بھی لائی تھی۔ اس بناء پر میرا خیال تھا کہ وساوس پیدا کرنے والے جنّوں کے بالمقابل مومن جنّوں میں سے بھی تو کچھ جن ایسے ہونے چاہئیں جو اچھے خیالات پیدا کرنے کے لئے وقف ہوں۔ لیکن مجھے زیر مطالعہ کتب میں ایسی کوئی بات نہ مل سکی۔

جیسا کہ مَیں نے عرض کیا ہے کہ ان موضوعات کے مطالعہ سے میرا مقصد روحانی ترقی، خشوع وخضوع اور تقرب الی اللہ کے حصول کے ذرائع کا علم حاصل کرنا تھا لیکن افسوس کہ اس بارہ میں عملی طور پر مجھے کچھ فائدہ نہ ہوا۔

ایک روز ایک مولوی کی تقریر کے دوران میں نے سنا کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے میرے نفس سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ایمان کے تقاضے مکمل ہوئے ہیں۔ یعنی اس وقت تک ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہر ایک عزیز وحبیب بلکہ انسان کی اپنی جان سے بھی زیادہ پیاری نہ ہو جائے۔ میں جب جب اس بارہ میں غور کرتا اپنے نفس کو حقیر اور کوتاہ ہی پاتا۔ میں سوچتا کہ جو مال میں نے گاڑی خریدنے کے لئے جمع کیا ہوا ہے اس کے بارہ میں اگر کوئی مجھے کہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرح یہ سارا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں دے دو تو شاید میرے لئے اس پر عمل کرنا مشکل ہو جائے گا۔ میں تو سارا دن اپنے بیوی بچوں اور اہل وعیال کے بارہ میں سوچتا رہتا ہوں جبکہ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ رسول کریمؐ ان سب سے زیادہ محبوب ہو جائیں۔ لیکن اس طرح کی محبت پیدا کیسے ہو؟ اور اس مقام کی طرف سفر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟ اس کے لئے میں نے بہت سی کتب کا مطالعہ کیا لیکن سابقہ تحقیق کی طرح اس تحقیق کا بھی علمی رنگ میں تو مجھے کسی قدر فائدہ ہوا لیکن عملی طور پر میں آگے نہ بڑھ سکا۔

ابوابِ جہنم کی طرف بلانے والے

اس کے بعد مَیں نے معرفت الٰہیہ کے مضمون کے بارہ میں تحقیق شروع کی۔ بہت سی کتب کا مطالعہ کیا اور بہت سے علماء کی تقاریر اور درس سنے۔ انہوں نے اس مسئلہ کو اصطلاحات میں اس حد تک الجھا یا ہوا ہے کہ عام آدمی کے لئے تو اس کا سمجھنا بہت ہی مشکل ہو گیا ہے کیونکہ انسان اصول عقیدہ اور توحید الوہیت وتوحید ربوبیت، توحید الأسماء والصفات جیسی اصطلاحات میں ہی الجھ کر رہ جاتا ہے۔ اس مضمون کے مطالعہ کے دوران مجھے علم ہوا کہ مولوی حضرات معمولی اختلاف کی بناء پر ہی ایک دوسرے کو مشرک اور کافر قرار دیتے ہیں۔ ہر مولوی اپنے سوا باقی سب کو غلطی خوردہ گردانتا ہے۔ ایسی صورتحال دیکھی تو میں نے کہا کہ یہ بات تو اسلام کی موت کے مترادف ہے کیونکہ بڑے بڑے مولوی جب ایک دوسرے کو کافر کہہ رہے ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ کوئی بھی مسلمان نہیں رہا۔ مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے اسلام ایک مریض شخص کی طرح پڑا ہے اور مولوی حضرات ڈنڈے لے کر اسے جان سے مارنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ اس نتیجہ پر پہنچنے کے بعد میرا دل مولویوں سے متنفر ہو گیا۔ میرے نزدیک مولویوں کے خطابات اور دروس وقت گزاری کا ذریعہ تو ہو سکتے تھے لیکن لوگوں کی روحانی اور دینی ترقی میں ان کا کوئی کردار نظر نہ آتا تھا۔

ہر طرف اختلاف اور تکفیر وتفریق کی فضا کو دیکھ کر مَیں اسی نتیجہ پر پہنچا تھا کہ آخری زمانے میں جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے جن لوگوں کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی وہ آج کے تکفیری مولویوں پر بعینہٖ صادق آتی ہے۔ نیز مجھے یقین تھا کہ یہی وہ زمانہ ہے جس کا ذکر کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی تھی کہ جب اس طرح کے اختلاف اور تفرقہ کا زمانہ آئے تو ہر فرقہ سے علیحدہ ہو جانا اور اپنا ایمان بچانے کی کوشش کرنا۔

علمِ غزیر، مضبوط دلائل اور گم گشتہ متاع

بہر حال تقریبًا اڑھائی سال کی اس بے نتیجہ تحقیق کے بعد ایک روز جولائی 2012ء میں مجھے میرے ایک دوست نے جنّوں کے موضوع پر ایک ٹی وی پروگرام کی ویڈیو دیکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے اسے دیکھا اور سنا۔ پھر اس کی دوسری قسط کو دیکھا تو حیرت میں ڈوب گیا کہ جن امور کی حقیقت جاننے کے لئے میں نے اڑھائی سال ضائع کر دیئے ان کو کس قدر آسانی اور وضاحت سے محض دو گھنٹوں میں بیان کر دیا گیا تھا۔ اس پروگرام کو دیکھنے کے بعد جنّوں کے بارہ میں میرے سارے سوال ختم ہو گئے تھے اور مجھے اس موقف سے مکمل اتفاق ہو گیا جو کہ جماعت احمدیہ کا موقف تھا۔ پھر جب مَیں نے مختلف موضوعات کے بارہ میں جماعت کی رائے پڑھی تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکتا کہ اگرچہ اس جماعت کو کافر کہنے والوں کی بہتات ہے لیکن ہر معاملہ میں ان کی بات سب سے جدا اور سب سے مضبوط ہے۔ پھر مختلف امور کے بارہ میں جاننے کے لئے میری پیاس بڑھتی گئی اور جماعت احمدیہ کی عربی ویب سائٹ پر میرے سوالوں کے اطمینان بخش جواب ملتے گئے۔ میں نے اپنے دوستوں کو ان تمام امور کے بارہ میں بتاتے ہوئے کہا کہ ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور جو دلائل یہ پیش کرتے ہیں ان کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ سب سے زیادہ حیرت مجھے اس تفسیر کو سن کر ہوئی جو جماعت احمدیہ آیت کریمہ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ کی پیش کرتی ہے۔ ہمارے خیال میں تو عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ کسی شخص پر ڈال دی گئی تھی اور یہودیوں نے اس شخص کو عیسیٰ کا ہم شکل پا کر صلیب پر لٹکا دیا تھا۔ جبکہ احمدیت کی تفسیر اس کی نفی کر رہی تھی اور اپنے موقف کے حق میں مضبوط دلائل پیش کر رہی تھی۔ میں نے کہا کہ اگر جماعت احمدیہ کا موقف درست ہے تو پھر ہم حد درجہ غافل اور جاہل ہیں کیونکہ ہمارے ہاں عیسیٰ علیہ السلام کا سارا قصہ ہی غیر منطقی ہے۔

مَیں نے دوبارہ چیک کرنے کی غرض سے قیامت کی نشانیوں کے عنوان سے مشہور مصری شیخ محمد حسان کے پرانے پروگرامز کی ویڈیو دیکھی تو بہت حیران ہوا کہ جملہ واقعات کے بارہ میں وہ کوئی نہ کوئی حدیث بیان کرتے ہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ کے معاملہ میں کہتے ہیں کہ ایک فرقہ کا بیان ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ان کے ایک حواری پر ڈال دی گئی تو اللہ تعالیٰ نے اصل عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔ جماعت احمدیہ کے وفات مسیح کے دلائل جاننے کے بعد مجھے شیخ حسان کی بات سن کر ہنسی آ گئی کیونکہ اب انکی یہ بات نہایت نامعقول لگ رہی تھی۔

اسکے بعد تو میری روٹین ہی بن گئی کہ ہر روز جماعت کی عربی ویب سائٹ کھول لیتا اور مختلف موضوعات پر مواد کا مطالعہ کرتا۔

میری اہلیہ بھی میری تحقیقات سے آگاہ تھی۔ میں نے اسے کہہ دیا کہ احمدیت کے علم غزیر اور منطقی دلائل پر مبنی ساحرانہ بیان میں اور مولویوں کے خرافانہ اقوال اور جاہلانہ فتاوی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے آج کے بعد مجھے کسی مولوی کی کتاب کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ احمدیت کی شکل میں مجھے میری گم گشتہ متاع مل گئی ہے اور میں عنقریب احمدیت قبول کرنے والا ہوں۔

فتاوی کے تیر اور سیفِ تکفیر

قبول احمدیت کے اس فیصلہ سے میں نے اپنے بعض دوستوں کو بھی آگاہ کر دیا تھا جو ان کیلئے کسی صدمہ سے کم نہ تھا۔ کچھ دنوں کے بعد ان میں سے ایک دوست نے مجھے ایک بڑے عالم دین کا فتویٰ ارسال کیا جس میں اس نے کہا تھا کہ احمدیت کے بارہ میں سننا اور پڑھنا دونوں حرام ہے۔

مَیں نے کہا کہ ایسی بات تو وہ کرتا ہے جس کے پاس دلیل نہیں ہوتی، اور قرآن کریم کے مطابق یہ تو کفّار کا موقف ہے کیونکہ انہوں نے ہی قرآن سننے سے روکا تھا۔ نیز قرآن کہتا ہے کہ حضرت نوحؑ نے اپنی دعا میں کافروں کی یہی صفت بیان کی تھی کہ میں نے جب بھی انہیں تبلیغ کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال کر سننے سے انکار کر دیا۔ نیز قرآن کریم سننے اور سمجھنے کی طاقتوں کو استعمال نہ کرنے والوں کی زبانی یہ گواہی بھی نقل کرتا ہے کہ وہ قیامت کے روز کہیں گے کہ اگر ہم سنتے اور عقل سے کام لیتے تو اہل جہنم میں سے نہ ہوتے۔ اس طرح کان بند کرنے کی مذمّت کے ساتھ ساتھ قرآن کریم سننے کی ترغیب دلاتے ہوئے یہ بھی کہتا ہے کہ ایسے لوگوں کو خوشخبری دے دو جو بات کو سنتے ہیں اور پھر اس میں سے اچھے حصے کو اپنا لیتے ہیں۔ اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصائح کا خلاصہ ہے کہ حکمت اور اچھی بات تو مومن کا گمشدہ متاع ہے وہ چاہے کہیں سے بھی ملے اسے لے لینا چاہئے۔ اس بناء پر کسی کی بات کو سننے سے روکنے کا فتویٰ سراسر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے خلاف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ احمدیت کے پاس ہے اس کا عُشرِ عَشیر بھی کسی اور فرقے کے پاس نہیں۔ جب یہ لوگ احمدیت کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو لوگوں کو اس سے روکنے کا یہی ذریعہ رہ جاتا ہے کہ فتاوی کے تیر چلا کے اور سیفِ تکفیر دکھا کر ڈرایا جائے۔ اور یہ اقدام بذات خود فتویٰ دینے والوں کے علمی اِفلاس کی علامت ہے۔

خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا

جماعت احمدیہ کے تمام عقائد کے بارہ میں پیش کئے جانے والے دلائل عقل ومنطق کے مطابق اور اس قدر مضبوط تھے کہ میرے پاس اس جماعت اور اس کے امام کی صداقت کو قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ لیکن بیعت کا مرحلہ بہت مشکل تھا۔ چونکہ میرا کسی احمدی کے ساتھ رابطہ نہ تھا اس لئے صحیح طور پر میری اس بارہ میں راہنمائی کرنے والا کوئی نہ ملا۔ اس کے بالمقابل جماعت کے خلاف ہر مقام پر پروپیگنڈہ بہت زیادہ تھا۔ تمام علماء ومشائخ اسے کافر اور یہود کی پروردہ اور فری میسن کی سازش قرار دیتے تھے۔

مجھے ایک طرف تو اس بات کی سمجھ نہ آتی تھی کہ احمدیت کے عقائد کی سچائی کے باوجود کسی بھی معروف مولوی یا عالم نے ابھی تک جماعت کے حق میں ایک بیان بھی نہیں دیا۔ دوسری طرف بہت خطرناک پروپیگنڈہ کو دیکھ کر شک گزرتا تھا کہ ہو سکتا ہے مولویوں کی بات میں کچھ صداقت ہو۔ یہ سوچ کر میں نے یہودیوں اور فری میسنز کی اسلام کے خلاف سازشوں اور سکیموں کے بارہ میں پڑھنا شروع کیا۔ ان کتب کو پڑھنے کے بعد مَیں نے کہا کہ احمدیت کے پیش کردہ مفاہیم تو اسلام اور نبیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بڑھانے والے ہیں۔ پھر ایسی جماعت بنانے میں یہود اور فری میسنز کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ اور جن مفاہیم کے ذریعہ احمدیت تمام ادیان کا منہ بند کر رہی ہے ان کو پھیلا کر یہود اور فری میسنز کونسے اہداف پورے کر سکتے ہیں؟

الغرض اس موضوع پر چار کتب کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ احمدیت کسی انسان کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا نہیں ہے بلکہ اگر جنّ وانس سارے جمع ہو کر بھی کوشش کریں تب بھی عقائد ومفاہیم کا ایسا مجموعہ تیار کرنے میں ناکام رہیں گے جو سراسر عقل ومنطق کے مطابق اور ذہن وقلب کو مطمئن کرنے والا ہو۔ ایسا صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی کر سکتا ہے اور ایسا ہمیشہ اس کی طرف سے بھیجے ہوئے کسی مبعوث ربّانی کے ذریعہ ہی وقوع پذیر ہوتا ہے۔

(......باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12 اگست 2016)

جو جماعتی ذمہ داریاں سنبھالتے ہیں اُن کا یہ بنیادی امتیاز ہونا چاہئے کہ وہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے اور تقویٰ کے معیار کو بڑھاتے ہوئے اپنے کام سرانجام دیں

اگر کسی عہدیدار کے دل میں اپنے عہدے کی وجہ سے کسی بھی قسم کی بڑائی پیدا ہوتی ہے یا تکبر پیدا ہوتا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ سے دور کرتی ہے

عہدیداروں کو اپنے کام کرنے والوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے اور ان سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے اور یہی اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 15 رجولائی 2016 بطرز سوال وجواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتی عہدوں پر منتخب ہونے والے عہدیداران کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نئے آنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے جماعت کی خدمت کیلئے چنا۔ انہیں عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس امانت کا حق ادا کرنے کی توفیق دے جو اُن کے سپرد کی گئی ہے۔ اسی طرح جو عہدیدار دوبارہ منتخب ہوئے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ خدمت کی توفیق دی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ سے یہ عاجزانہ دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ان امانتوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پہلے جو کوتاہیاں، سستیاں اور غفلتیں ہو چکی ہیں ان سے صَرفِ نظر فرمائے اور پھر اپنا فضل فرماتے ہوئے اس نے آئندہ تین سال کیلئے جو دوبارہ خدمت کا موقع عطا فرمایا ہے اور جو امانتیں اسکے سپرد کی ہیں ان میں آئندہ سستیاں اور کوتاہیاں اور غفلتیں نہ ہوں۔

سوال بالخصوص جو ذمہ داریاں سنبھالنے والے ہیں انہیں کن باتوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ خاص طور پر اُن لوگوں کا ایک بنیادی امتیاز ہونا چاہئے جو جماعتی کاموں کی ذمہ داری سنبھالتے ہیں کہ وہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھاتے ہوئے اپنے کام سرانجام دیں۔ اگر ان کے سچائی کے معیار میں ذرا سا بھی جھول ہے، کمی ہے، اگر ان کے تقویٰ کے معیار ایک عام فرد جماعت کیلئے نمونہ نہیں تو وہ اپنے عہد، اپنے عُہدے، اپنی امانت کے حق کو ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ پس امراء، صدران سب سے پہلے اپنی عاملہ کے سامنے بھی اور افراد جماعت کے سامنے بھی اپنے نمونے قائم کریں۔

سوال حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس عاملہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں مختلف جگہوں پر عاملہ کی میٹنگ میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ تربیت کا کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں اور یہ گھر صرف سیکرٹری تربیت کا گھر نہیں ہے بلکہ عاملہ کے ہر ممبر کا گھر ہے اور مجلس عاملہ سب سے بڑھ کر ہے کہ وہ اپنی تربیت کرے۔ امیر جماعت، صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت جو بھی پروگرام بناتے ہیں ان کو سب سے پہلے اپنی عاملہ کو دیکھنا چاہئے کہ وہ ان پروگراموں پر عمل کر رہی ہے کہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے جو بنیادی احکام ہیں اور انسان کی پیدائش کا جو مقصد ہے اسے عاملہ کے ممبران پورا کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر تقویٰ نہیں۔

سوال حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عہدیداران جماعت کو قیام نماز کے بارہ میں کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق عبادت کا ہے اور اس کیلئے مردوں کو یہ حکم ہے کہ نماز کا قیام کرو اور نمازوں کا قیام باجماعت نماز کی ادائیگی ہے۔ پس امراء، صدران، عہدیداران اپنی نمازوں کی حفاظت کر کے اس کے قیام اور باجماعت ادائیگی کی بھرپور کوشش کریں تو اس سے جہاں ہماری مسجدیں آباد ہوں گی، نماز سینٹر آباد ہوں گے وہاں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے اور اپنے عملی نمونے سے افراد جماعت کی بھی تربیت کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی ہوں گے۔ ان کے کاموں میں آسانیاں بھی پیدا ہوں گی۔ صرف باتیں کرنے والے نہیں ہوں گے۔ پس کام کرنے والے پہلے اپنے جائزے لیں کہ کس حد تک ان کے قول و فعل ایک ہیں۔

سوال عہدیداران کو اپنی امانتوں اور عہدوں کے حوالہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیشہ عہدیداران کو یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومن کی نشانی ہی یہ بتائی ہے کہ وہ اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں۔ ان کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ یہ دیکھنے والے ہیں کہ کہیں ہمارے سپرد جو امانتیں کی گئی ہیں اور جو ہم نے خدمت کرنے کا عہد کیا ہے اس میں ہماری طرف سے کوئی کمی اور کوتاہی تو نہیں ہو رہی؟ کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔوۡلًا۔ (بنی اسرائیل:35) کہ ہر عہد کے متعلق ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہوگی۔

سوال جماعتی عہدیدار کن اوصاف کے حامل ہونے چاہئیں اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے عہدیداران کو کیا نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

❁ اسلام میں تو عہدیدار کا تصور ہی بالکل مختلف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ یہ حالت اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جب انسان میں قربانی کا مادہ ہو۔ اس میں عاجزی اور انکساری ہو۔ اس کا صبر کا معیار دوسروں سے اونچا ہو۔

❁ مرکز سے رپورٹ بھجوانے کیلئے بعض معاملات بھیجے جاتے ہیں تو بڑی بے احتیاطی سے معاملے کی رپورٹ دی جاتی ہے۔ صحیح رنگ میں تحقیق نہیں کی جاتی اور رپورٹ بھجوائی جاتی ہے۔ یا معاملے کو اتنا لٹکا دیا جاتا ہے کہ اس ضرورتمند کو نقصان ہو جاتا ہے یا تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اگر انکے اپنے معاملے ہوں یا کسی قریبی کے معاملے ہوں تو ترجیحات مختلف ہوتی ہیں۔ پس حقیقی خدمت کا جذبہ تو یہ ہے کہ ایک فکر کے ساتھ دوسرے کے کام آیا جائے اور جب یہ قربانی کا مادہ ہو اور دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ کر کام کیا جائے گا تو جماعت کے افراد کا بھی معیار قربانی بڑھے گا۔

❁ ایک وصف جو خاص طور پر عہدیداروں کے اندر ہونا چاہئے وہ عاجزی ہے۔ اگر کسی عہدیدار کے دل میں اپنے عہدے کی وجہ سے کسی بھی قسم کی بڑائی پیدا ہوتی ہے یا تکبر پیدا ہوتا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ سے دور کرتی ہے۔ بعض لوگ عام حالات میں اگر ملیں تو بڑی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن جب کسی کا اپنے ماتحت یا عام آدمی سے اختلاف رائے ہو جائے تو فوراً ان کی افسرانہ رَگ جاگ جاتی ہے اور بڑے عہدیدار ہونے کا زعم اپنے ماتحت کے ساتھ متکبرانہ رویے کا اظہار کروا دیتا ہے۔ یہ بناوٹی عاجزی ہے۔ اصل حقیقت اس وقت کھلتی ہے جب اختلاف رائے ہو یا ماتحت مرضی کے خلاف بات کر دے تو پھر انصاف پر قائم رہتے ہوئے اس رائے کا اچھی طرح جائزہ لے کر فیصلہ کیا جائے۔

❁ ایک خصوصیت عہدیداران کی یہ بھی ہونی چاہئے کہ وہ ماتحتوں سے حسن سلوک کریں۔ جماعت کے اکثر کام تو رضاکارانہ ہوتے ہیں۔ افراد جماعت جماعتی کام کیلئے وقت دیتے ہیں۔ اس لئے وقت دیتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ اس لئے وقت دیتے ہیں کہ ان کو جماعت سے تعلق اور محبت ہے۔ پس عہدیداروں کو بھی اپنے کام کرنے والوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے اور ان سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے اور یہی اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے۔

❁ ایک وصف عہدیداران میں جو ہونا چاہئے وہ بشاشت ہے اور خوش اخلاقی سے پیش آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا یعنی اور لوگوں کے ساتھ نرمی سے بات کیا کرو۔ اور ان سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ پس یہ بھی ایک بنیادی خُلق ہے جو عہدیداروں میں بہت زیادہ ہونا چاہئے۔ اپنے ماتحتوں سے، اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے بھی جب بات چیت کریں اور اسی طرح جب دوسرے لوگوں سے بھی بات کریں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ایسی نصیحت ہے جو عہدیداروں اور افراد جماعت کے درمیان بھی تعلقات میں خوبصورتی پیدا کرتی ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں آپس میں افراد جماعت میں بھی ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی روح پیدا ہوتی ہے۔

❁ قواعد وضوابط کی کتاب کو ہر عہدیدار کو دیکھنا چاہئے اور اپنے شعبے کے کاموں کا علم حاصل کرنا چاہئے۔ ہر ایک کو اپنی حدود کا علم ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ عہدیداروں کو اپنی حدود کا بھی پتا نہیں ہوتا۔ ایک شعبہ ایک کام کر رہا ہوتا ہے جبکہ قواعد وضوابط میں دوسرے شعبہ میں وہ کام لکھا ہوتا ہے۔

سوال امراء و صدر صاحبان کو حضور انور نے مرکز کی طرف سے موصول ہونے والی ہدایات کے حوالہ سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امراء اور صدران اور جماعتی سیکرٹریان کا یہ بھی بہت اہم کام ہے کہ مرکز سے جو ہدایات جاتی ہیں یا سرکلر جاتے ہیں ان پر فوری اور پوری توجہ سے عملدرآمد کریں اور اپنی جماعتوں کے ذریعہ بھی کروایا جائے۔

سوال موصی، مرکزی دفتر اور متعلقہ سیکرٹریان کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چندے کی باقاعدہ ادائیگی اور اس کا حساب رکھنا ہر موصی کی اپنی ذمہ داری ہے۔ لیکن مرکزی دفتر اور متعلقہ سیکرٹریان کا بھی کام ہے کہ ہر موصی کا حساب مکمل رکھیں اور جب ضرورت ہو انہیں یاد دہانی بھی کروائیں کہ ان کے چندے کی کیا صورتحال ہے؟ ہر ملک کے سیکرٹریان وصایا اور سیکرٹریان مال اپنے ملک کی ہر جماعت کے متعلقہ سیکرٹریان کو فعّال کریں اور امرائے جماعت کا بھی یہ کام ہے کہ اس کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہا کریں۔ صرف چندہ جمع کرنا اور اس کی رپورٹ کرنا ان کا کام نہیں ہے بلکہ اس نظام کو قابل اعتماد بنانا اور مرکز اور مقامی جماعتی نظام میں مضبوط ربط پیدا کرنا بھی امراء کا کام ہے۔

سوال مبلغین کو حضور انور نے کی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک بات مبلغین اور مربیان کے حوالے سے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ بعض جگہ مربیان مبلغین کی باقاعدہ ہر ماہ میٹنگز نہیں ہوتیں۔ مبلغ انچارج اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ یہ میٹنگز باقاعدہ ہوں۔ جماعتی تربیتی اور تبلیغی کاموں کا بھی جائزہ ہو۔ جو بہتر کام کسی نے کیا ہے اس کے بارہ میں تبادلہ خیال ہو اور کسی کی طرف سے اس بہتر کام کا جو طریقہ کار اپنایا گیا تھا اُس سے دوسرے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح جو جماعتی سیکرٹریان جماعتوں کو ہدایت دیتے ہیں یا مرکز کی ہدایت پر جماعتوں کو ہدایت بھجوائی جاتی ہے اس بارے میں بھی رپورٹ دیں۔ مربیان یہ بھی دیکھا کریں کہ ہر جماعت میں اس سلسلے میں کتنا کام ہوا ہے اور جہاں سیکرٹریان فعّال نہیں ہیں۔ خاص طور پر تبلیغ اور تربیت اور مالی قربانی کے معاملے میں وہاں مربیان اور مبلغین انہیں توجہ دلائیں۔

......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست۔ستمبر 2016ء

● Pfungstadt میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب ● بیت السبوح فرنکفرٹ سے Pfungstadt تشریف آوری پر حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرجوش والہانہ استقبال ● شہر Pfungstadt میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلی بار ورود مسعود ● مسجد کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے ایک تقریب کا انعقاد ● مکرم امیر جماعت احمدیہ جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کا شہر کی تاریخ پر مشتمل مختصر ایڈریس ● شہر کے میئر اور سابق میئر کے ایڈریسز ● حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُربصیرت وایمان افروز خطاب ● حضور پُرنور کے خطاب کا سامعین پر گہرا اثر اور ان کے ایمان افروز تاثرات

جماعت احمدیہ کا کام ہی خدمت خلق اور لوگوں کے کام آنا ہے

۞ ہمارا مقصد یہ ہے کہ دنیا کو ہم بتائیں کہ تمہاری زندگی کا مقصد اُس اللہ کی عبادت کرنا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا، دوسرا مقصد اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا، یہی اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے ۞ یہاں سے پیار اور محبت کے، بھائی چارہ کے خلوص کے پیغام نکلیں گے ۞ اسلام کی تعلیم میں قطعاً ان باتوں کی جگہ نہیں ہے کہ مذہب میں کسی قسم کی زبردستی ہوسکتی ہے ۞ یہاں جماعت احمدیہ کے علاوہ بھی مختلف ممالک سے مسلمان آرہے ہیں ان کو بھی میں یہی کہوں گا کہ اس بات کو سمجھیں کہ اسلام کی تعلیم پیار اور محبت کی تعلیم ہے ۞ اگر اس ملک کی حکومت نے یا شہریوں نے refugees کو یہاں ٹھہرنے کی جگہ دی ہے تو ان رفیوجیز کا بھی کام ہے کہ اس اعلیٰ اخلاق کا جواب اعلیٰ اخلاق سے دیں

شہر Pfungstadt میں احمدیہ مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں حضور انور کا بصیرت افروز خطاب

”خلیفۃ المسیح کے وجود میں کوئی خاص بات ہے جو مجھے اور کہیں نظر نہیں آتی“

☆ خلیفۃ المسیح جو بات کررہے تھے وہ آواز ان کے دل سے نکل رہی تھی اور میرے دل تک پہنچ رہی تھی۔ صاف معلوم ہورہا تھا کہ ظاہری طور پر بات نہیں کررہے تھے بلکہ ہر بات حقیقت اور سچائی پر مشتمل تھی۔

(Pfungstadt شہر کے موجودہ میئر Horst Baier)

☆ خلیفہ سے باتیں کرکے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ میں نے یہ سوال بھی پوچھا تھا کہ خلیفہ کیسے بنتا ہے؟ تو آپ نے بڑی شفقت سے میرے سوالوں کے جوابات دیئے۔

(Pfungstadt شہر کے سابق میئر Patrick Koch)

☆ خلیفۃ المسیح نے اسلام کی امن کی تعلیم پیش کرکے اور بنی نوع انسان کے حقوق بتا کر اور ہمیں توجہ دلا کر اپنی ذمہ داری کو خوب نبھایا ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے حضور کے وجود سے ایک نور نکل رہا ہو۔

(ایک مہمان)

☆ خلیفۃ المسیح پُرحوصلہ ہیں اور ایسی پرسکون اور دوراندیش شخصیت ہیں جو دنیا کی رہنمائی کرتی ہے۔ میں پوپ کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن خلیفۃ المسیح کے وجود میں کوئی خاص بات ہے جو مجھے اور کہیں نظر نہیں آتی۔

(ایک عیسائی مہمان)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سن کر مہمانان کرام کے تأثرات

{رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 28/اگست 2016 کی مصروفیات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جماعت Pfungstadt میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا پروگرام تھا۔ پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر Pfungstadt کیلئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرنکفرٹ سے اس شہر کا فاصلہ 52 کلومیٹر ہے، شہر کی حدود میں داخل ہونے سے قبل پولیس کے ایک موٹر سائیکل نے قافلہ کو Escort کیا۔ اس کے علاوہ پولیس کی گاڑی بھی ڈیوٹی پر موجود تھی۔

آج کا دن احباب جماعت Pfungstadt کیلئے غیر معمولی خوشی ومسرت اور سعادتوں سے بھرپور دن تھا۔ ان کے شہر میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم پڑرہے تھے۔ ان کے شہر کی سرزمین بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود سے فیضیاب ہونے والی تھی۔ ہر مرد وعورت، جوان، بوڑھا، چھوٹا بڑا پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔

چھ بجکر پندرہ منٹ پر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی تو احباب جماعت نے انتہائی پُرجوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے۔ دوسری طرف بچے اور بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کررہی تھیں۔ ہر ایک اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہورہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا۔

اس موقع پر صدر جماعت Pfungstadt ثناء اللہ چیمہ صاحب، مبلغ سلسلہ آفاق احمد صاحب، ریجنل امیر مکرم حمید احمد خالد صاحب اور ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد برائے سو مساجد مکرم سعید گیسلر صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

آج مسجد کی سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے کیلئے آنے والے مہمانوں میں اس شہر کے میئر Patrick Koch صاحب اور سابق میئر Horst Baier بھی شامل تھے۔ ان دونوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مسجد کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ طارق چیمہ صاحب نے کی اور اسکا جرمن ترجمہ بلال احمد جوئیہ صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور شہر Pfungstadt کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ شہر Darmstadt-Dieburg کا حصہ ہے اور پچیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور اس شہر کی بنیاد 1886 میں رکھی گئی۔

اس شہر میں رفیوجیز کے حوالہ سے نمایاں کام ہورہا ہے اور جماعت کے افراد بھی اس کام میں معاونت کررہے ہیں اور یہاں ہماری جماعت کے افراد کی Integration بھی قابل بیان ہے۔

مسجد کیلئے جگہ کے حصول کی کوشش 2009 میں شروع ہوئی۔ جگہ کے حصول میں سابق میئر Horst Baier صاحب نے بہت مدد کی اور مسلسل ان کا تعاون حاصل رہا۔ شہر کی انتظامیہ نے بھی بہت مدد کی، بہت سی ملاقاتوں اور میٹنگز کے بعد بالآخر 2012 میں پلاٹ خریدنے کی اجازت ملی اور جماعت نے یہ جگہ خریدی۔

آغاز میں کچھ لوگوں نے مخالفت کی لیکن جلد ہی سب کو معلوم ہوگیا کہ یہ جماعت امن پسند جماعت ہے تو پھر سب شہریوں نے مل کر ہماری مدد کی اور ہمارا ساتھ دیا۔

یہاں جماعت کی مختصر تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آغاز میں یہاں پندرہ افراد پر مشتمل جماعت تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد 225 افراد پر مشتمل ہے۔ نئے سال کے شروع میں احباب جماعت سارے شہر میں وقار عمل کرتے ہیں۔ Charity Walks کے پروگرام ہوتے ہیں اور حاصل ہونے والی رقم شہر کے رفاہی اداروں کو دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جماعت مقامی حکام کے ساتھ مل کر رفیوجیز کے حوالہ سے نمایاں خدمت کررہی ہے۔

مسجد کے اعداد وشمار کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا اس قطعہ زمین کا رقبہ 1225 مربع

میٹر ہے اور یہ 9 جولائی 2014 کو ایک لاکھ 96 ہزار یورو میں خریدا گیا۔ یہاں نماز کیلئے مردوں اور عورتوں کیلئے دو ہال تعمیر ہوں گے، ہر ایک کا رقبہ 60 مربع میٹر ہوگا۔ اس کے علاوہ مبلغ کی رہائش کیلئے ایک گھر بھی تعمیر ہوگا۔ مسجد کے مینار کی اونچائی 12 میٹر اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہوگا۔

امیر صاحب نے اپنے ایڈریس کے آخر پر اس بات کا بھی ذکر کیا کہ یہ اتنی بڑی مسجد نہیں ہوگی اس لئے لوگوں کو کسی خوف کی ضرورت نہیں ہے۔

امیر صاحب کے تعارفی ایڈریس کے بعد شہر Pfungstadt کے میئر Patrick Koch نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: سب سے پہلے میں عزت مآب خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آج اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام حاضرین کو سلام پیش کرتا ہوں۔ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہے کہ آج خلیفۃ المسیح Pfungstadt شہر میں تشریف لائے ہیں اور مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔

میئر صاحب نے کہا کہ یہ بالکل ایک عام بات ہے کہ مسلمان جرمنی میں آباد ہیں اور جرمنی بہت سے مسلمانوں کا اب گھر بن چکا ہے۔ خاص طور پر جماعت احمدیہ کا تو شہریوں اور ان کی انتظامیہ سے بڑا اچھا رابطہ ہے۔ جو شخص کہیں ایک عمارت بناتا ہے تو اسکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ وہاں رہنا چاہتا ہے۔ یہ مسجد کی تعمیر اب اس بات کا نشان ہے کہ آپ اس شہر کا حصہ بن چکے ہیں اور یہاں رہنا چاہتے ہیں۔ اس گھر کی تعمیر سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ آپ اپنے آپ کو دوسروں سے الگ کرنا چاہ رہے ہیں۔

میئر صاحب نے کہا مجھے جماعت کے بارہ میں یہ تأثر ہے کہ آپ بڑی اچھی طرح integrate ہو رہے ہیں اور اب یہ مسجد بھی ایک ایسی جگہ ہو گی جہاں سب اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ ایک ایسی جگہ ہو گی جہاں آپس میں ملاقات ہو اور اچھے طریق پر آپس میں بات چیت کی جا سکے۔

احمدیہ مسلم جماعت کی اس بات نے بھی ہمیں بہت متاثر کیا ہے کہ یہ سب کام واضح اور کھل کر کرتے ہیں اور کچھ چھپانے کی کوشش نہیں کرتے۔ آج کچھ لوگ بے شک اس مسجد کو تنقیدی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں، لیکن یہ بات آجکل کے حالات کے مدنظر قابل برداشت ہے۔ چونکہ ہم ایک ایسے ملک میں مقیم ہیں جہاں مذہبی آزادی پائی جاتی ہے تو پھر لازمی ہے کہ مسلمانوں کیلئے بھی مسجد بنائی جائے اور انہیں ان کے چھپے ہوئے کمروں سے باہر آنے کا موقع دیا جائے۔ یہ مذہبی آزادی ہر ایک کیلئے ہے نہ کہ صرف چند لوگوں کیلئے یہ بات بھی ضروری ہے کہ ہم سب امن کے ساتھ اکٹھے رہیں اور اس لئے بھائی چارہ، رواداری اور ایک دوسرے کا احترام کرنا اہم بات ہے جسے ہر ایک کو اختیار کرنا چاہئے۔

میئر صاحب نے کہا کہ جماعت یہاں خدمت کے کام بھی کرتی ہے، وقار عمل کرتی ہے، Charity کے پروگرامز بھی کرتی ہے اور اس شہر کے لوگوں کی خدمت کرتی ہے۔ اس شہر کے باشندے جرمن ہوں یا غیر ملکی ہوں ہم سب یہاں مل جل کر رہتے ہیں اور مسجد کی تعمیر بھی اسی بات کی نشانی ہے۔

آخر پر میئر صاحب نے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسجد جلد تعمیر ہو اور جلد سارے کام ہوتے چلے جائیں۔

بعد ازاں Pfungstadt شہر کے سابق میئر Horst Baier نے اپنے ایڈریس میں کہا: آپ سب کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ چند الفاظ آپ کے سامنے کہہ سکوں۔ پہلے تو میں نے اس دعوت کی معذرت کی تھی کیونکہ میرا اب سیاست سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ لیکن اب شہر کے میئر صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کر دیا ہے اس لئے اب ان کے بعد میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

میں اس بات سے خوش ہوں کہ جماعت سے میرا مضبوط تعلق اور رابطہ ہے۔ شروع میں لوگوں کی طرف سے جماعت کے بارہ میں تحفظات تھے اور بعض پریشانیاں تھیں اور بحیثیت میئر میرا کام تھا کہ میں جماعت کے بارہ میں دیکھوں، معلومات حاصل کروں، یہ دیکھوں کہ کس قسم کے لوگ ہیں ان کے کام دیکھوں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ملاقاتوں اور رابطوں کے نتیجہ میں ہمارے سارے خدشات دور ہو گئے اور ہمیں جلد معلوم ہو گیا کہ یہ امن پسند لوگ ہیں اور معاشرہ کی خدمت کرنے والے لوگ ہیں۔

مسجد کی تعمیر کیلئے ہم نے اس جگہ کا جو کہ شہر کے کنارے پر واقع ہے، بڑی تلاش اور سوچ بچار کے بعد اس کا انتخاب کیا ہے۔ آپ کھیتوں کے پاس سے گزر کر اس مسجد کی جگہ کی طرف آئے ہیں۔ آئندہ اس جگہ شہر کی Main Parking بھی بنی ہے اور شہر کی آبادی مستقبل کے پلان کے مطابق اس طرف بڑھ رہی ہے اور اس مسجد کے اردگرد مستقبل میں آبادی ہوگی اور اس طرح یہ مسجد آبادی کے اندر ہوگی۔

میئر موصوف نے کہا تمام احمدی اس جگہ ہمیشہ خوشی سے آئیں بلکہ وہ ہمارے اس شہر کی نبض کی طرح ہیں۔ میں جماعت احمدیہ Pfungstadt کی خدمات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کو مختلف میدانوں میں اس شہر کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

میئر نے کہا کہ آج پولیس کا یہاں موجود ہونا ضروری تھا کیونکہ جرمنی میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اللہ یا اسلام کے نام پر دہشت گردی پھیلانا چاہتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ لوگ اصل مسلمان نہیں ہیں۔ ان کو انسانیت کی قدر نہیں ہے کوئی احترام نہیں ہے۔

احمدی مسلمان بالکل تشدد پسند نہیں ہیں بلکہ وہ امن اور آزادی کی تعلیم دیتے ہیں اور ان کی طرف سے سلامتی کا اظہار ہوتا ہے۔

آخر پر میئر نے کہا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے سارے کام اچھے طریق پر ہو جائیں اور یہ مسجد تعمیر ہو اور پھر میری خواہش ہے کہ مجھے اس مسجد کے افتتاح میں شامل ہونے کا موقع ملے۔

بعد ازاں چھ بجکر 42 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام مہمانوں اور جماعت کے افراد کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی کو جرمنی میں مختلف جگہوں پر مساجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے اور اس حوالہ سے جہاں ایک عبادت کی جگہ میسّر آتی ہے وہاں جماعت کا تعارف بھی ہو جاتا ہے اور لوگوں میں جماعت کے بارہ میں جو تحفظات ہیں وہ بھی دُور ہو جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے مسجد تعارف کیلئے بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔

امیر صاحب جرمنی نے کہا کہ اس شہر نے immigrants کو خوش آمدید کہا اور integrate کیا۔ اپنے اندر جذب کیا اور آنے والوں نے بھی اس شہر کے لوگوں کے ساتھ اچھے تعلقات بنا کر اپنے آپ کو ان میں جذب کیا۔ تو یہ دونوں طرف سے جذب ہونا ایک اہم کام ہے۔ اگر شہر کے لوگ باہر سے آنے والوں کو جذب نہ کرنا چاہیں، ان سے فاصلے پیدا کرنا چاہیں تو چاہے کوئی جتنی بھی کوشش کر لے پھر فاصلے قائم رہتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے یہاں شہر کے لوگوں کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے باہر سے آنے والوں کو خاص طور پر احمدیوں کو اپنے میں جذب کیا اور یہی احمدیوں کا کردار ہونا چاہئے کہ جب مقامی لوگوں نے ہمیں اپنے اندر رہنے کا موقع دیا ہمیں اپنے اندر جذب کیا تو کیا ہم بھی انکے ساتھ ایسے تعلقات رکھیں جو بہترین دوست کے تعلقات ہوتے ہیں۔ جو ایک بہترین تعلق رکھنے والے کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ہمیں ان کی تمام تر ضروریات کیلئے کام آنا چاہئے۔

امیر صاحب نے چیریٹی کا ذکر کیا کہ چیریٹی کی بہت ساری رقم دی گئی۔ یہ اس شہر کے لوگوں پر کوئی احسان نہیں کیا۔ جماعت احمدیہ کا کام ہی خدمت خلق اور لوگوں کے کام آنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے فارسی کلام میں فرمایا ہے کہ میرا مقصد ہی خدمت خلق ہے۔ اسلئے یہ اہم کام ہر احمدی کا فرض ہے اور اس کیلئے ہمیں کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

جو مقررین آئے انہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہیں کے خیالات کے اظہار پر بنیاد رکھتے ہوئے میں کچھ باتیں کہوں گا۔ امیر صاحب کے حوالہ سے میں باتیں کر چکا ہوں۔ ایک بات انہوں نے یہ کہی کہ یہ شہر 1886 میں آباد ہوا۔ 1880 کی دہائی جو ہے یہ وہ دہائی ہے جس میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی خدمت کا بیڑا اٹھایا اور اسلام کے دفاع میں بہت کچھ لکھا اسلام کی صحیح تعلیم دنیا پر واضح کی اور آخر 1889 میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ تو 1880 کی یہ دہائی جماعت احمدیہ کے قیام کی بھی دہائی ہے اور اس وقت جب آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں اسلام کی صحیح تعلیم دنیا کو بتاؤں اور جو خرابیاں اور برائیاں دین میں پیدا ہو چکی ہیں، میں ان کو دُور کروں۔ اس وقت آپ کا مقصد تمام دنیا تک اسلام کی صحیح تعلیم پہنچانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہاماً بھی کہا کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ اس زمانہ میں جب اس شہر کی بنیاد رکھی گئی اور اس زمانہ میں جس دہائی میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا، کون سوچ سکتا تھا کہ جرمنی کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں جو اُنہیں دنوں میں آباد ہو رہا تھا احمدیت پہنچ جائے گی اور اسلام کی صحیح تعلیم کے پیروکار وہاں پہنچیں گے۔ آج 130 سال بعد یہاں نہ صرف وہ لوگ پہنچ گئے بلکہ 130 سال بعد اپنی مسجد بھی بنا رہے ہیں۔ بس اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، اس کے پورے ہونے کا ایک یہ بھی نشان ہے۔

مسجد بنانے کا مقصد کیا ہے؟ مسجد کا سب سے بڑا مقصد تو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اس خدا کے آگے جھکیں جس نے ہمیں پیدا کیا، جو سب کا خدا ہے۔ اللہ صرف مسلمانوں کا اللہ نہیں ہے۔ وہ یہودیوں کا بھی اللہ ہے۔ وہ عیسائیوں کا بھی اللہ ہے۔ وہ ہندوؤں کا بھی اللہ ہے۔ بس ہمارا مقصد یہ ہے کہ دنیا کو ہم بتائیں کہ تمہاری زندگی کا مقصد اُس اللہ کی عبادت کرنا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا اور اس دنیا میں بہت سی خوبصورت چیزوں سے نوازا۔ پھر دوسرا مقصد اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا۔ یہی اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے کہ ایک تو اپنے خدا کی عبادت کرو اس کا حق ادا کرو۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کی جو مخلوق ہے اس کا حق ادا کرو، اسکی خدمت کرو۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

اور امیر صاحب نے بھی ذکر کیا کہ چیریٹی کی رقم یہاں خرچ کی ، تو یہ کوئی احسان نہیں ہے بلکہ یہ یہاں کے لوگوں کا حق ہے جو ہم ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

میئر صاحب اور یہاں کے لوگوں کا بھی شکریہ!

جیسا کہ میئر صاحب نے تحفظات کے حوالہ سے اظہار کیا ہے۔ٹھیک ہے اگر کسی بات کا علم نہ ہو تو بعض دفعہ انسان تحفظات رکھتا ہے اور جیسا کہ کہا گیا ان تحفظات کی وجہ سے یہاں کے لوگوں نے مخالفت بھی کی لیکن وہ مخالفت آہستہ آہستہ دُور ہو گئی یا اکثریت نے اس مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور جماعت کا آپس میں لوگوں کے ساتھ جو حسن سلوک ہے اور آپس میں مل جل کر رہنا ہے intigrate ہونا ہے، اس کو سامنے رکھتے ہوئے کونسل نے بھی اور لوگوں نے بھی مسجد بنانے کی اجازت دے دی ۔ پس آہستہ آہستہ یہ تحفظات ابھی تک جن لوگوں میں قائم ہیں وہ بھی دُور ہو جائیں گے۔خاص طور پر جب مسجد بن جائے گی تو انہیں علم ہوگا کہ مسجد بننے سے کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ فائدہ ہی ہوا ہے۔احمدی مسلمان کہلانے والوں کو ایک ایسی جگہ میسر آئی جہاں سے پیار اور محبت کے نعرے ابھر رہے ہیں۔ یہاں سے پیار اور محبت کے، بھائی چارہ کے خلوص کے پیغام نکلیں گے۔بس اس لحاظ سے میں ان لوگوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمیں مسجد بنانے کی اجازت میں اپنا کردار ادا کیا۔

امیر صاحب نے یہاں ایک ذکر کیا ہے کہ یہ کوئی بہت بڑی مسجد نہیں ہے نہ اسکے بہت بڑے منارے ہیں ، اس لئے لوگوں کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔مسجد کی تعمیر سے اگر کسی فکر کی ضرورت ہے تو پھر اگر کوئی فساد پھیلانا چاہتا ہے نہ اس کیلئے بڑی مسجد کی ضرورت ہے نہ اسے چھوٹی مسجد سے کوئی فرق پڑتا ہے۔فساد کرنے والا تو ایک کمرہ میں بیٹھ کر بھی فساد کے plan بنا سکتا ہے۔اس لئے یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ بڑی مسجد نہیں ہے۔میرے خیال میں تو یہاں اگر بڑی مسجد بنتی تو زیادہ محبت اور پیار کے زیادہ بڑے نظارے نظر آتے۔ اس لئے مجھے یہ امید ہے کہ امیر صاحب کی اس بات سے آپ لوگوں کو یہ خیال نہ پیدا ہو کہ چھوٹی مسجدیں پیار اور محبت کے نعرے لگانے والی ہیں اور بڑی مسجدیں فساد کی جڑ ہیں۔جتنی بڑی مسجد جماعت احمدیہ کی ہوگی تو لوگوں کی خدمت کا اتنا ہی بڑا پیار اور محبت کا پیغام ہماری طرف سے پہنچے گا۔

میئر صاحب نے کچھ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یقیناً انسانیت کے ناتے ہم ایک ہیں اور اسلام کی تعلیم بھی یہ ہے۔انہوں نے بڑے کھلے دل سے کہا کہ تمام مذاہب کا حق ہے ۔ اسلام کی تو تعلیم بھی یہی ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والے کا اپنا حق ہے اور مذہب کا معاملہ دل سے ہے۔کسی کو زبردستی کسی مذہب میں شامل نہیں کیا جاسکتا اور کسی کو زبردستی کسی مذہب میں شامل ہونے سے روکا نہیں جاسکتا۔قرآن کریم نے تو یہ کہہ دیا کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ، یہ قرآن کریم میں بڑا واضح حکم ہے اور جب جبر نہیں تو پھر اگر کسی مسلمان کی طرف سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ جو غیر مسلم ہیں ان کو نقصان پہنچایا جائے تو وہ اظہار غلط ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ بلکہ قرآن کریم یہاں تک بھی کہتا ہے کہ اگر مسلمان ہونے کے بعد بھی اسلام چھوڑتا ہے تو چھوڑے اس کو اجازت ہے، کوئی زبردستی نہیں ۔اس لئے اسلام کی تعلیم میں قطعاً ان باتوں کی جگہ نہیں ہے کہ مذہب میں کسی قسم کی زبردستی ہوسکتی ہے۔

مختصراً یہ بتاتا ہوں ۔ پس اس لحاظ سے تمام مذاہب کے ماننے والے جب اس ملک میں رہتے ہیں تو وہ ایک قوم کی حیثیت سے، ایک جرمن شہری ہونے کی حیثیت سے یہاں رہتے ہیں چاہے وہ باہر سے آنے والا کسی ملک کے region سے آیا ہے اور اب جرمن شہری ہے اس کا فرض بنتا ہے اور ملک کا اور علاقے کا بھی حق بنتا ہے کہ وہ ملک کی یا اس علاقہ کی خدمت کرے۔

یہاں نئے آنے والے ، جماعت احمدیہ کے علاوہ بھی مختلف ممالک سے مسلمان آرہے ہیں ان کو بھی میں یہی کہوں گا کہ اس بات کو سمجھیں کہ اسلام کی تعلیم پیار اور محبت کی تعلیم ہے۔جیسا کہ میں نے بتایا اسلام کی تعلیم کے دو بنیادی اصول ہیں ایک اللہ تعالیٰ سے پیار کرنا اور اس کا حق ادا کرنا دوسرے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے پیار کرنا اور اس کا حق ادا کرنا۔

جیسا میں نے پہلے کہا اگر یہاں کے باشندوں نے یہاں رہنے کی جگہ دی ہے اور بہت سارے رفیوجیز آرہے ہیں مجھے نہیں پتا اس شہر میں آئے ہیں کہ نہیں بہر حال اس ملک میں بہت آرہے ہیں۔اگر اس ملک کی حکومت نے یا شہریوں نے refugees کو یہاں ٹھہرنے کی جگہ دی ہے تو ان رفیوجیز کا بھی کام ہے کہ اس اعلیٰ اخلاق کا جواب اعلیٰ اخلاق سے دیں۔پیار کا جواب پیار سے دیں۔محبت کا جواب محبت سے دیں اور اپنے آپ کو اس ملک کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔

پرانے میئر صاحب جو بعد میں آئے انہوں نے کہا کہ میں سیاست میں ایکٹیو (active) نہیں ہوں، اس لئے میں نے پہلے ایڈریس کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

ہم انسانیت کے ناتے یہاں آئے ہیں اور انسانیت کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہر ایک کے نظریات مختلف ہوتے ہیں اس لئے انہوں نے ہمارے لئے بہت کچھ کیا۔ نئے میئر صاحب نے بتایا کہ پہلے میئر کے زمانہ میں بہت کام ہوا۔ اگر میں صحیح سمجھا ہوں تو یہی میئر صاحب تھے جن کے زمانہ میں مسجد بنانے کی جگہ ملی تو ان کا ہمیں شکریہ ادا کرنا چاہئے اور ہم بحیثیت احمدی ان کو بھی اور یہاں کے رہنے والے ہر شہری کو بھی یقین دلاتے ہیں کہ مسجدیں عبادت کو ادا کرنے اور مذہبی احکامات کو پورا کرنے کیلئے آباد ہوتی ہیں۔ اس بات کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے اور کس سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے یا کس حد تک اس کو سیاست میں دخل دینا ہے۔ پس یہ بات ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنی چاہئے۔ یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو بھی کہ ہمارے ہر کام سیاست سے بالا ہو کر ہونے چاہئیں اور اگر پہلے میئر اب نہیں بھی میئر رہے تب بھی ہم ان کے شکر گزار ہیں اور ان کے احسان کو ماننا چاہئے کہ ان کے زمانہ میں ہمیں اس مسجد کی اجازت دی گئی اور نئے میئر کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے پہلے میئر کے کام کو آگے بڑھایا اور ہمیں اجازت دی اور اس لحاظ سے ہم ہر ایک کے شکر گزار ہیں جیسے پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں۔

سابق میئر صاحب نے اظہار کیا کہ کوئی فکر کی بات نہیں کہ اگر تمہیں شہر سے باہر جگہ ملی ہے۔ہمیں تو یہ بڑی خوبصورت جگہ لگ رہی ہے۔ ایک خوبصورت علاقہ میں ، سبزہ زار میں ایک اور خوبصورت عمارت ابھرے گی۔ جہاں سے محبت اور پیار کے نعرے بلند ہوں گے اور جس میں آنے والے لوگ محبت اور پیار تقسیم کرنے والے ہوں گے۔فصلیں بھی ایک فائدہ دیتی ہیں ، باغ بھی فائدہ دیتا ہے۔مسجد بھی ایک فصل اور ایک ایسا علاقہ ہے جہاں سے ایسے پودے پروان چڑھتے ہیں جن کو پیار اور محبت کے پھل لگتے ہیں اور جس سے ارد گرد کے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس مسجد کے بننے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ یہ چیز یہاں کے لوگ دیکھیں گے۔

جہاں تک شہر سے فاصلہ کا تعلق ہے یہ تو کوئی ایسی چیز نہیں۔ مجھے یاد ہے ہماری تاریخ میں لکھا ہوا ہے کہ مسجد فضل لندن کی جگہ جب ہمیں ملی تو لندن سے کافی دور جگہ تھی اور جنگل تھا اس وقت وہاں کے جو امام تھے ہمارے جو مبلغ تھے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کو لکھا کہ یہ مسجد کی جگہ ہمیں حکومت نے دی تو ہے لیکن شہر سے بہت دور ہے۔ فاصلہ بہت ہے۔کون آئے گا؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ نے ان کو جواب دیا تھا کہ تم فکر نہ کرو شہر یہیں آجائے گا اور آج ہم دیکھتے ہیں لندن میں جہاں مسجد فضل واقع ہے وہ ہر لحاظ سے شہر کا تقریباً مرکزی حصہ بنا ہوا ہے۔پس مجھے امید ہے کہ یہ مسجد بھی انشاء اللہ شہر کا مرکزی حصہ بن جائے گی۔

ایک بات انہوں نے یہ بھی کہی کہ اللہ کو ماننے والے کا آجکل تصور یہ ہے کہ جہاں صرف فساد اور فتنہ پیدا ہوتا ہے ۔ بالکل ٹھیک ہے۔بعض نئے آنے والے بعض مفاد پرست لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کو بدنام کر دیا۔ جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا اللہ کسی کی مونا پلی نہیں ہے۔اللہ کا نام monopolize نہیں کیا جاسکتا۔مختلف زبانوں میں مختلف نام ہیں۔ اللہ ہے، خدا ہے، God ہے، بھگوان ہے۔مختلف نام لوگوں نے رکھے ہوئے ہیں۔

قرآن کریم کی پہلی سورت میں ہی اللہ تعالیٰ کو ربّ العالمین کہا گیا ہے۔ اللہ وہ ربّ ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ وہ یہودیوں کا بھی ربّ ہے اور اللہ ہے۔ وہ عیسائیوں کا بھی ربّ ہے اور اللہ ہے۔ وہ ہندوؤں کا بھی ربّ ہے اور اللہ ہے۔ وہ مسلمانوں کا بھی ربّ ہے اور اللہ ہے۔ پس ہمیں تو قرآن کریم کی پہلی سورت میں ہی اس بات کا حکم دے دیا کہ ’’الحمدللہ رب العالمین‘‘۔ اس اللہ کا شکر ادا کرو جو ربّ ہے تمام دنیا کا۔ ہر مذہب کے ماننے والے کا۔پس اس لحاظ سے بھی اگر یہاں سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہو یا جماعت احمدیہ اللہ اکبر کا نعرہ لگائے تو یہ نہ سمجھیں کوئی انقلاب لانے کیلئے یا دوسرے مذہب کو قتل کرنے کیلئے نعرہ لگا رہے ہیں۔ یہ اللہ کا نعرہ جب جماعت احمدیہ کی طرف سے بلند ہوتا ہے اس کا مطلب ہوتا ہے کہ جہاں تم اللہ کا حق ادا کر رہے ہو وہاں بندوں کا حق ادا کرنے میں اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ پیش کرو۔پس یہ ہے خلاصہ ہماری تعلیم کا اور یہ ہے اسلام کی تعلیم۔

اللہ کرے کہ اس مسجد کے بننے کے بعد بھی یہاں رہنے والے احمدی اپنا حق ادا کرنے والے ہوں اور اس مسجد کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور لوگوں کو یہاں نظر آئے کہ وہ محبت اور پیار جس کا یہاں پہلے ہی اظہار احمدیوں کی طرف سے ہو رہا ہے جب ان کو مسجد دی جائے تو اس سے بہت بڑھ کر ہونے لگے۔ بس اس کے بعد میں اپنی بات ختم کرتا ہوں اور اب سنگ بنیاد رکھا جائے گا اور وہیں انشاء اللہ دعا ہوگی۔ السلام علیکم۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔

بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور مہمانوں کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
.... a desired destination for royal wedding & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 85201
Contact Number : 09440023007, 0847329644

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
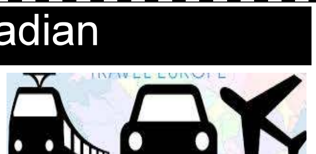

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، میئر Pfungstadt شہر Patrick Koch صاحب، سابق میئر Horst Baier صاحب، خاکسار عبد الماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیوٹ سیکرٹری)، مکرم آفاق احمد صاحب (ریجنل مربی سلسلہ)، مکرم شمشاد احمد قمر صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی)، چوہدری افتخار احمد صاحب (نیشنل صدر مجلس انصار اللہ)، مکرم حسنات احمد صاحب (نیشنل صدر مجلس خدام الاحمدیہ)، مکرمہ عطیہ النور احمد ہیوبش صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ)، مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب (نیشنل سیکرٹری اشاعت)، مکرم حمید خالد صاحب (ریجنل امیر)، مکرم ثناء اللہ جوئیہ صاحب (صدر جماعت مقامی)، مکرم ذیشان اصغر صاحب (ایڈیشنل سیکرٹری مال مقامی جماعت)، مکرم وسیم احمد صاحب (زعیم انصار اللہ)، مکرم عاصف حیات جوئیہ صاحب (قائد مجلس)، مکرمہ عنبریں شاہ صاحبہ (صدر لجنہ Pfungstadt نارتھ)، مکرمہ نورین مزمل صاحبہ (صدر لجنہ Pfungstadt ساؤتھ)، اس کے علاوہ واقفہ نو عزیزہ سجال رشید اور واقف نو عزیزم سعید شاہد کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا تناول کیا۔

سنگ بنیاد کی تقریب اور ڈنر کا یہ پروگرام سات بجکر 45 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس دوران بچے ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان سب بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آٹھ بجے یہاں سے بیت السبوح فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ واپسی پر بھی پولیس کے موٹر سائیکل نے قافلہ کو موٹر وے تک Escort کیا۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت السبوح میں ورود مسعود ہوا۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل مہمانوں کے تاثرات

آج مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے والے بہت سے مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور مہمان اسکا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

Pfungstadt شہر کے سابق میئر Hosrt Baier نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے خلیفۃ المسیح سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ خلیفۃ المسیح جو بات کر رہے تھے وہ آواز ان کے دل سے نکل رہی تھی اور میرے دل تک پہنچ رہی تھی۔ صاف معلوم ہو رہا تھا کہ ظاہری طور پر بات نہیں کر رہے تھے بلکہ ہر بات حقیقت اور سچائی پر مشتمل تھی۔ آج کے پروگرام کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔

Pfungstadt شہر کے موجودہ میئر Patrick Koch نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے خلیفۃ المسیح کے ساتھ بات کرنے کا موقع ملا۔ خلیفہ صاحب نہایت ہی پیار کرنے والے اور امن پسند انسان ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا اتنا بڑا مقام ہے وہ ہمارے چھوٹے سے شہر میں آئے اور ان سے ملنا ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا میرے لئے ایک بڑا اعزاز ہے۔ خلیفہ سے باتیں کر کے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ میں نے یہ سوال بھی پوچھا تھا کہ خلیفہ کیسے بنتا ہے؟ تو آپ نے بڑی شفقت سے میرے سوالوں کے جوابات دیئے۔

☆ ایک مہمان کا کہنا تھا کہ خلیفۃ المسیح بہت قابل تعظیم اور دوسرے کو قائل کرنے والے ہیں، ان میں دکھاوا نظر نہیں آتا بلکہ حقیقی ایمان نظر آتا ہے۔ گرجہ گھروں میں رسوم تو ادا کی جاتی ہیں مگر لوگوں میں صاف نظر آتا ہے کہ وہ اس پر ایمان نہیں رکھتے۔ حضور انور میں یہ چیز دیکھی ہے اور میں نے محسوس کی ہے کہ آپ پورے یقین کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔

☆ ایک عمر رسیدہ خاتون Hasse صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ اسلام بھائی چارہ اور آپس میں پیار اور محبت سے رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ میں نے اس شہر کی انتظامیہ میں بھی کئی سال کام کیا ہے۔ مجھے 25 سال ہو گئے ہیں یہ کوشش کرتے ہوئے کہ لوگ ایک دوسرے کو اخوت محبت کے جذبات سے ملا کریں مگر جس طرح سے اسلام نے آج ہمیں اس تقریب میں اکٹھا کیا ہے مجھے اس طرح کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

خلیفہ وقت کی عاجزی، نرم دلی واضح طور پر نظر آ رہی تھی اور خاص طور پر آپ کی انسانیت کیلئے خدمت اور محبت خوب عیاں تھی۔ میں آج کی اس تقریب کے بعد امید کرتی ہوں کہ ہمارا مستقبل پُرامن ہوگا۔ محبت اور بھائی چارہ ہوگا جس کی ہم کوشش کر رہے ہیں۔

☆ سٹی کونسل کی ایک ممبر Brigitte Scheibe Edelhmann صاحبہ نے کہا: خلیفہ وقت نے امن کا پیغام دیا ہے اور امن کو ہی پھیلایا ہے۔ خلیفۃ المسیح نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ کوئی مذہب اور اسی طرح اسلام قتل وغارت کی تعلیم نہیں دیتا۔ یہ امن اور محبت کی تعلیم اسلام میں بہت اچھی لگی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے جو یہ تلقین کی ہے کہ سب مل کر امن ومحبت سے رہیں اسکا مجھ پر بہت اثر ہوا ہے۔

☆ ایک مہمان نے کہا خلیفۃ المسیح کا خطاب قرآن کے تقدس کی عکاسی کرتا ہے اور شدت پسندی کی تردید کرتا ہے۔ مَیں کسی بڑی اسلامی شخصیت کو تو نہیں جانتا مگر خلیفۃ المسیح کے وجود میں مجھے اسلام کا ایک نمائندہ نظر آتا ہے۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے اسلام کی امن کی تعلیم پیش کر کے اور بنی نوع انسان کے حقوق بتا کر اور ہمیں توجہ دلا کر اپنی ذمہ داری کو خوب نبھایا ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے حضور کے وجود سے ایک نور نکل رہا ہو۔

☆ ایک عیسائی مہمان نے کہا کہ خلیفۃ المسیح پُر حوصلہ ہیں اور ایسی پر سکون اور دور اندیش شخصیت ہیں جو دنیا کی رہنمائی کرتی ہے۔ میں پوپ کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن خلیفۃ المسیح کے وجود میں کوئی خاص بات ہے جو مجھے اور کہیں نظر نہیں آتی۔

☆ تین سو کلومیٹر کے فاصلہ سے شہر Stuttgart سے ایک نوجوان آئے ہوئے تھے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ خلیفۃ المسیح نے بڑی عمر اور تھکاوٹ کے باوجود بہت پیارے اور خوبصورت انداز میں خطاب فرمایا اور اپنے سے پہلے مقررین کے بارہ میں بات کی۔ مجھے خاص طور پر خلیفۃ المسیح کا یہ نکتہ بڑا پسند آیا جو آپ نے پہلے مقرر کی بات کی درستگی کرتے ہوئے بیان کی کہ بڑی مسجد فساد کی علامت نہیں بلکہ جتنی بڑی مسجد ہوگی اتنا ہی معاشرہ میں مزید پیار اور امن کا ذریعہ ہوگی۔

☆ ایک مہمان نے کہا: خلیفۃ المسیح کی شخصیت ہمدرد اور کھلے دل کی معلوم ہوتی ہے۔ آپ کے وجود سے محبت اور فراست نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے اور میں انہی باتوں کو جماعت احمدیہ کی بنیاد سمجھتا ہوں۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ مجھے اس بات نے متاثر کیا ہے کہ باوجود اس کے کہ خلیفۃ المسیح کا جماعت میں ایک بڑا مقام ہے، لیکن سنگ بنیاد رکھتے وقت میں نے آپ میں عاجزی، انکساری اور لوگوں سے محبت، قربت دیکھی ہے۔

☆ ایک عیسائی عورت نے کہا اس مسجد کا نہ صرف آپ کو فائدہ ہوگا بلکہ یہ ہمیں بھی ایک دوسرے کے قریب کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ ہم باہم ایک ہو جائیں گے۔

......☆......☆......☆......

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association, USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

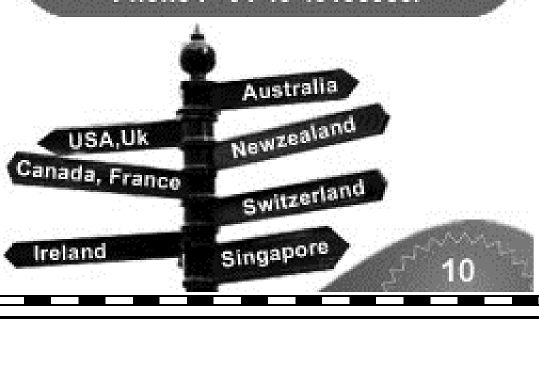

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

جماعتی رپورٹیں

جماعت احمدیہ محبوب نگر صوبہ تلنگانہ میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

مورخہ 8 جولائی 2016 کو جماعت احمدیہ محبوب نگر کی جانب سے چنتہ کنٹہ میں ایک عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا جس میں شہر کے ہر طبقہ فکر سے معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مہمانوں نے اپنے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ پروگرام کے آخر پر تمام مہمانوں کو جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ شکریہ احباب اور دُعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

جماعت احمدیہ محبوب نگر میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

ضلع محبوب نگر کی تمام جماعتوں میں رمضان کے بابرکت ایام میں بعد نماز فجر درس حدیث اور بعد نماز عصر درس القرآن اور بعد نماز عشا تراویح کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر جملہ پروگراموں میں حصہ لیا۔

مورخہ 10، 17 اور 24 جون 2016 کو جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں بعد نماز جمعہ فضائل القرآن اور رمضان المبارک کی فضیلت کے موضوع پر اجلاسات ہوئے۔ مورخہ 6 جون 2016 کو رمضان المبارک کے اختتام پر اجتماعی دعا کروائی گئی اور اگلے روز نماز عید ادا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں احباب و مستورات نے شرکت کی۔ مورخہ 9 جون 2016 کو چنتہ کنٹہ کے خدام، انصار اور اطفال کا لوکل اور مورخہ 10 جون 2016 کو ضلعی اجتماع منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین (طیب احمد خان، مبلغ انچارج ضلع محبوب نگر تلنگانہ)

جماعت احمدیہ گوہاٹی میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

مورخہ 17 جولائی 2016ء کو جماعت احمدیہ گوہاٹی میں The massage of the Holy Quran universalbrotherhood کے عنوان سے ایک عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مکرم سید شاہ جہان صاحب پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ گوہاٹی نے کی۔ اس پروگرام میں گوہاٹی شہر کے ڈپٹی میئر کے علاوہ کالجز اور یونیورسٹیز کے پروفیسرز، وکلاء اور سیاسی لیڈروں نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم ظہور الحق صاحب مبلغ انچارج ضلع کامروپ میٹرو نے عید ملن کا مقصد اور جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف کرایا۔ معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات میں جماعت احمدیہ کی سماجی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کے پروگرام مستقبل میں بھی ہوتے رہنے چاہئیں۔ علاقہ کے تین ٹی وی چینلوں نے اس پروگرام کو کوریج دی۔ تمام مہمانوں کو جماعتی کتب اور لیف لیٹس کا تحفہ پیش کیا گیا۔ (ظہور الحق، مبلغ انچارج کامروپ آسام)

جلسہ یوم خلافت

جماعت احمدیہ کبیرہ بنگال میں مورخہ 17 جون 2016 کو مکرم عبدالودود صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم نجم الحسن صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم عبدالخطیب صاحب، مکرم محسن صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

امسال ماہ رمضان المبارک میں گزشتہ سالوں کی طرح درس القرآن اور درس حدیث اور نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب و مستورات نے نہایت گرمجوشی سے حصہ لیا۔ مورخہ 7 جولائی 2016 کو نماز عید ادا کی گئی۔ (مرزا انعام الکبیر، نائب مبلغ انچارج ضلع 24 پرگنہ بنگال)

☆ جماعت احمدیہ چنڈی گڑھ میں مورخہ 29 مئی 2016 کو مکرم محمد احسان احمد صاحب صدر جماعت چنڈی گڑھ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید عزیز ثاقب احمد نے کی۔ نظم عزیز عباس احمد نے پڑھی۔ بعدہ مکرم صالح محمد صاحب نمائندہ شعبہ نور الاسلام اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ سمیع الرحمن، مبلغ انچارج چنڈی گڑھ)

☆ جماعت احمدیہ بھدرواہ میں مورخہ 29 مئی 2016 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ لجنہ اماء اللہ نے مورخہ 27 مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ دوران ماہ ذیلی تنظیموں کے لوکل اجتماع بھی ہوئے۔ ایک مثالی وقار عمل بھی منعقد ہوا جس میں مسجد کے احاطے کی صفائی کی گئی۔ (طاہر احمد نائک، مبلغ سلسلہ بھدرواہ)

☆ جماعت احمدیہ سلباری گھاٹ میں مورخہ 27 مئی 2016 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم منٹو صاحب، مکرم محمد عین الحق صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے یوم خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ قاری پارا میں بھی مورخہ 29 مئی 2016 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ (محمد نور جمال، مبلغ انچارج علی پوردوار)

☆ جماعت احمدیہ احمد آباد میں مورخہ 27 مئی 2016 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم احسان خان صاحب مبلغ سلسلہ سورت نے کی۔ مکرم آصف صاحب امیر جماعت احمدیہ احمد آباد نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ مکرم ہارون صاحب معلم سلسلہ نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرم ناصر الدین صاحب، مکرم کلیم صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رئیس الدین خان، مبلغ انچارج احمد آباد، گجرات)

☆ جماعت احمدیہ سری نگر میں مورخہ 27 مئی 2016 کو مکرم مولوی محمد ابراہیم شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم خورشید احمد وانی صاحب نے کی۔ نظم مکرم ڈاکٹر اعجاز صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مولوی عارف احمد نائک صاحب مربی سلسلہ سرینگر نے خلفاء احمدیت کے قبولیت دعا کے واقعات اور خلافت کی اہمیت اور خاکسار نے خلافت کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆ مورخہ 29 مئی 2016 کو احمدیہ مسجد فیض آباد سرینگر میں مجلس انصار اللہ سرینگر کے زیر اہتمام، مکرم محمد سلیم زاہد صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم خورشید احمد وانی صاحب نے کی۔ نظم مکرم ڈاکٹر محمد رفیع وانی صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے خلافت کے ذریعہ تمکنت دین کے عنوان پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مقصود احمد بھٹی، مبلغ انچارج سرینگر کشمیر)

☆ مورخہ 27 مئی 2016 بروز جمعہ احمدیہ مسلم مشن کٹک میں مکرم فیروز الدین خان صاحب امیر ضلع کٹک کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم سید ابونصر تبشیر احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے تلاوت قرآن مجید کی اور ترجمہ پیش کیا۔ نظم مکرم مولوی غلام رسول صاحب معلم سلسلہ کٹک نے پڑھی۔ بعد ازاں مہمان خصوصی مکرم مولوی عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے خلافت کی برکات اور اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید شاہد احمد، سیکرٹری اصلاح وارشاد کٹک)

جماعت احمدیہ سکندر آباد میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد

جماعت احمدیہ سکندر آباد میں مورخہ 26 جون تا 3 جولائی 2016 ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔ روزانہ بعد نماز فجر و عشا مسجد نور و مسجد دارالانوار میں قرآن مجید کے درس کا اہتمام کیا گیا۔ مورخہ 3 جولائی کے اجلاس میں قرآن مجید اور رمضان کی باہمی مناسبت، قرآن مجید کی اہمیت و عظمت وغیرہ عناوین پر تقاریر ہوئیں اور قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ سیکھنے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔ اس موقع پر ایک تقریب بسم اللہ کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں 13 بچوں بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ کا آغاز کرایا گیا۔ مورخہ 27 جون کو باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ اس موقع پر یتیم بچوں میں پھل تقسیم کیے گئے اور غریبوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (سلطان احمد الہ دین، امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد)

جماعت احمدیہ سرینگر میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

☆ مورخہ 16 مئی 2016 کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ سرینگر میں محترم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب نے کی۔ نظم کے بعد صدر اجلاس نے تربیتی امور پر تقریر کی جس میں موصوف نے متعدد اصلاحی امور کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆ مورخہ 17 مئی 2016 کو بعد نماز عصر مکرم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی زیر صدارت مسجد احمدیہ فیض آباد میں ایک خصوصی تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم مولوی لئیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ نظم کے بعد خاکسار نے تربیتی موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مقصود احمد بھٹی، مبلغ انچارج سرینگر کشمیر)

جماعت احمدیہ پالگھاٹ، کیرالہ میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

مورخہ 13 جولائی 2016 شام ساڑھے پانچ بجے ہوٹل نور جہاں اوپن گرِل میں خاکسار کی زیر صدارت عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا افتتاح مکرم ایم بی راجیش صاحب ممبر آف پارلیمنٹ نے کیا۔ مکرمہ پرمیلا ششی دھرن صاحبہ میونسپل چیئر پرسن، سابق ایم ایل اے مکرم کے.اے چندرن صاحب اور سوامی پربھا کرنندا صاحب جنرل سیکرٹری سنیاسی سبھا کیرالہ نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ علاوہ ازیں پولیس افسران، پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان، پروفیسرز، ٹیچرز، سوشل ورکرز، سیاسی لیڈران اور ہیومن رائٹس کے عہدے داران نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔ مکرم مولوی فاہین احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم ایم تاج الدین صاحب ناظم انصار اللہ ساؤتھ کیرالہ نے تعارفی تقریر کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے دنیا میں قیام امن کے لیے امام جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کا تذکرہ کیا۔ بعد ازاں مہمانان کرام نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ مکرم ایم بی راجیش صاحب ایم پی نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قیام امن کے لیے کی جانے والی کوششوں کو سراہا۔ اسی طرح دیگر مہمانوں نے بھی اپنی تقریر میں اسلام کی امن پسند تعلیم کی تعریف کی اور جماعت احمدیہ کے کاموں کو سراہا۔ بعد ازاں مکرم مولوی پی ایم رشید صاحب اور مکرم ایس ایم بشیر الدین صاحب نائب ناظم تحریک جدید نے مختصر تقریر کی۔ مکرم ایم عبدالبشیر صاحب نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعد ازاں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام امن کے لیے کی جانے والی کوششوں پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ تقریباً 150 اہم شخصیات نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ کیرالہ کے دو مشہور اخباروں اور ایک ٹی وی چینل نے اس عید ملن کی خبریں شائع کیں۔ آخر میں تمام مہمانوں کو جماعتی کتب اور لیف لیٹ کا تحفہ پیش کیا گیا۔ (ایچ سلیمان، امیر ضلع پالگھاٹ کیرالہ)

☆......☆......☆

جماعت احمدیہ برطانیہ کے پچاسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ اور فرّخ راحیل)

امسال مورخہ 12 تا 14 اگست 2016ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار برطانیہ کی کاؤنٹی ہیمپشائر (Hampshire) کے قصبہ آلٹن (Alton) میں واقع 208 ایکڑ پر محیط جماعتِ احمدیہ کے ملکیتی رقبہ ''حدیقۃ المہدی'' میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 50ویں سہ روزہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا۔ دنیا بھر کے 107 ممالک سے 38 ہزار 300 سے زائد افراد نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔

معائنہ جلسہ سالانہ 2016ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 07 اگست 2016ء بروز اتوار جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا معائنہ فرمایا۔ (اس کی تفصیلی رپورٹ گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔)

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی میں قیام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ مسجد فضل لندن سے مورخہ 11 اگست 2016 کو 7 بجکر 55 منٹ پر حدیقۃ المہدی کے لئے روانہ ہوا۔ جلسہ کے تینوں دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی قیامگاہ واقع حدیقۃ المہدی میں قیام فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے تیسرے روز نمازِ مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد تقریباً 11 بجے حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حدیقۃ المہدی سے روانہ ہو کر مسجد فضل لندن میں واپس تشریف لے آئے۔

پہلا دن جمعۃ المبارک (12 اگست 2016ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 4 بج کر 45 منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ آج صبح ہی سے مہمان اور لوکل احمدی احباب وخواتین اپنی رہائشگاہوں سے جلسہ گاہ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

خطبہ جمعہ
سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک بجے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر کے شمارہ نمبر 35 مورخہ یکم ستمبر 2016 میں شائع ہو چکا ہے۔ ایک بجکر 48 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جمعہ وعصر پڑھائیں۔ اسکے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔

پرچم کشائی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 12 اگست 2016ء کو 4 بجکر 30 منٹ پر تقریب پرچم کشائی کیلئے تشریف لائے۔ لوائے احمدیت لہرایا۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

جلسہ گاہ میں تقریبًا ان تمام ہی ممالک کے جھنڈے لگائے گئے تھے جن میں اب تک احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ایسے ممالک کی تعداد 209 ہو گئی ہے۔ الحمد للہ

افتتاحی اجلاس

پرچم کشائی کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ پنڈال میں موجود عشاقانِ خلافتِ احمدیہ نے کھڑے ہو کر فلک شگاف نعروں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے حضورِ انور کی اجازت کے ساتھ ایک مہمان Jim Shannon کا مختصر تعارف کروانے کے بعد انہیں اپنے تأثرات کا اظہار کرنے کی دعوت دی۔

موصوف اسٹین فورڈ، ناردرن آئیرلینڈ کے ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ: مَیں آج نہ صرف ممبر آف پارلمینٹ کی حیثیت سے آیا ہوں بلکہ All Party Parliamentary Group for International Freedom of Religion or Belief کے صدر کی حیثیت سے بھی آیا ہوں۔

موصوف نے کہا کہ مجھے آپ کا قول ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' بہت پسند ہے اور ہم سب کو اس پر غور کرنا چاہئے۔ یہ ایک ایسا ماٹو ہے جس پر سب کو اپنی زندگیاں بسر کرنی چاہئیں خواہ وہ عیسائی، مسلمان، ہندو، یہودی، سکھ یا دہریہ ہو۔

موصوف نے کہا کہ ہم حضور انور کی امن کے پھیلاؤ کے لئے انتھک محنتوں اور کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تلاوتِ قرآنِ کریم کے لئے مکرم فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ (انچارج بنگلہ ڈیسک لندن) کو بلایا جنہوں نے سورۃ آل عمران کی آیات 103 تا 108 کی تلاوت کی اور اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم سیّد عاشق حسین صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی منظوم کلام سے منتخب اشعار اور ان کا ترجمہ پیش کیا۔ مکرم مرتضیٰ منان طالب علم جامعہ احمدیہ جرمنی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اردو منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 بجکر 8 منٹ پر افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس سال جماعت احمدیہ برطانیہ جلسہ سالانہ کو اس لئے بھی خاص اہمیت دے رہی ہے اور اس میں اس وجہ سے حاضری کے لئے بھی کوشش کی ہوگی اور لگتا ہے کہ اس کوشش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری میں اضافہ بھی ہے اور باہر سے بھی بہت سے لوگ اس لئے شامل ہو رہے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا یہ پچاسواں جلسہ سالانہ ہے۔ 'کہا جاتا ہے' مَیں نے اس لئے کہا ہے کہ بعض حقائق جو بعد میں سامنے آئے ہیں ان کے مطابق دو ایسے جلسے بھی منعقد ہوئے جو کسی وجہ سے شمار میں نہیں آئے۔ سن 1949ء اور 1950ء میں۔ اس کے بعد 1964ء تک جلسے نہیں ہوئے اور 1964ء کے بعد بھی دو سال ایسے آئے جن میں جلسے منعقد نہیں ہوئے 1974ء میں اور پھر 2001ء میں۔ بعض پرانے لوگ 1949ء اور 1950ء کے جلسوں کو شمار نہیں کرتے۔ ایک عید الاضحیٰ کے دن ہوا ایک دن کے جلسے تھے۔ لیکن الفضل سے یہی پتا چلتا ہے کہ جلسے ہوئے۔

بہر حال برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے حساب رکھنے میں جو غلطی ہوئی یا غلط فہمی ہوئی یا ان کو شمار بوجوہ نہیں کیا گیا یا ان جلسوں کو جو ایک دن کے لئے تھے جلسہ نہیں سمجھا گیا، جو بھی بات تھی لیکن یہ بات یقینی ہے کہ برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخ پچاس سال یا اس سے زائد ہے۔ اگر وہ دو جلسے شمار کر بھی لئے جائیں جن کو عام طور پہ بعض جلسہ نہیں شمار کرتے اور بعض کہتے ہیں کہ ہے تو تب بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ برطانیہ اس سال میں قطع نظر اس کے کہ جلسوں کی تعداد کیا ہے۔ اپنے جلسوں کی پچاس سالہ تقریب منعقد کر رہی ہے۔ دنیا داروں کی نظر میں جب کسی خاص موقع کے پچاس سال پورے ہوتے ہیں تو وہ گولڈن جوبلی مناتے ہیں لیکن دینی جماعتوں کا یہ کام نہیں ہے اور خاص طور پر وہ جماعت جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے قائم ہوئی۔ اس کا مقصد دنیاوی طور پر جوبلیاں منانا نہیں بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے وہ مقصد ہم نے حاصل کیا ہے؟ یا کیا وہ مقصد ہم حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل برازیل میں اولمپکس (Olympics) ہو رہے ہیں۔ چند دن کے کھیل کود کے لئے کئی بلین ڈالرز خرچ کر دیئے۔ ایسا ملک جس میں ایک بڑے طبقے کو کھانا بھی نہیں ملتا۔ کہتے ہیں حکومتی کارکنوں کی تنخواہیں بھی اتنی کم ہیں کہ مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔ ہنگامی حالات نافذ کر کے اولمپکس کے لئے سٹیڈیم اور جگہیں بنائی گئیں......غرض کہ دنیاوی کاموں کے کرنے کا مقصد صرف ظاہری دکھاوا ہوتا ہے، شور شرابا ہوتا ہے، چاہے اس کے لئے عوام الناس کو ان کے حقوق سے محروم کرنا پڑے اور اس کے لئے آجکل وہاں عوام بہت شور مچا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ارشادات کے حوالہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول، اس کی ناراضگی سے بچنے، اخلاق کی درستی، باہمی محبت، اتفاق اور اخوّت، قرآن مجید کے مطالعہ اور اس کے حقائق و معارف سے آگاہی حاصل کرنے اور اپنی عملی حالتوں کی اصلاح سے متعلق نہایت اہم تاکیدی نصائح فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کا انعقاد کیا اور اعلان فرمایا کہ آؤ اپنے عہد بیعت کی جزئیات کو سمجھنے کے لئے، اپنے ایمان اور ایقان میں اضافے کیلئے، اپنے اخلاقی معیاروں کو بلند کرنے کیلئے سال میں ایک دفعہ کم از کم یہاں مرکز میں جمع ہو جاؤ۔ اور جوں جوں جماعت وسعت پذیر ہے یہ جلسے بھی دنیا کے مختلف ممالک میں ہو رہے ہیں۔ قادیان سے نکل کے اب دنیا کے ہر ملک میں یہ جلسے پھیل گئے ہیں۔ لیکن مقصد ہر ملک کے جلسے کا ایک ہی ہے کہ جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے شروع کئے تھے اس سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے اور ہر احمدی پھر اسے اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جلسے میں آنے کا مقصد تب پورا ہوگا جب ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے تعلق معرفت اور روحانیت میں ترقی کرے، جب دینی علم میں اضافہ ہو۔ جب آپس کی محبت اور بھائی چارہ بڑھے۔ جب قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے پر لاگو کر کے اپنے عملی نمونوں سے اس کا اظہار کرو۔ پھر اپنے علم اور عمل سے دنیا کو اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچاؤ اور ان سب باتوں کے حصول کے لئے تقویٰ میں بڑھنا بہت ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم سب کو آج اپنے جائزے لینے چاہئیں اور اگر کمزوریاں ہیں تو اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ضرورت ہمارے ہر عمل سے ظاہر ہو۔ پاک تبدیلیاں ہمارے اندر پیدا ہوں۔ اگر یہ ہوگا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج ہم نے جو کچھ پایا ہے وہ دنیاوی دولتوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہماری پچاس سالہ جلسہ کی تقریبات یا سو سال سے زائد جماعت کی تاریخ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ خدا کرے کہ ہم میں سے اکثریت اس کو پانے والی ہو، سمجھنے والی ہو اور جو کمزور ہیں آج کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں اور ہمارا ہر عمل یہ گواہی دے کر اعلان کرے کہ اے مسیح محمدی! تیری بعثت اور تیرا آنا حق ہے اور تُو ایسے وقت میں آیا جب زمانے کو تیری ضرورت تھی اور ہم عہد کرتے ہیں کہ اسلام کی

کلامُ الامام

''زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

''تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ ہم کوشش کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ دوبارہ میں یاددہانی کراتا ہوں کہ جلسہ کے دنوں میں دعاؤں اور ذکرالٰہی پر اور عبادتوں کی طرف خاص طور پر زور دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جلسے سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین۔ اب دعا کر لیں۔

آخر پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

خطاب کا مکمل متن اخبار بدر کی آئندہ کسی اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب کے ساتھ جلسہ کی پہلے دن کی باقاعدہ کارروائی اختتام کو پہنچی۔

خطاب کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے جہاں مختلف ممالک سے تشریف لانے والے وفود نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

دیگر متفرق تقاریب

ایّام جلسہ کے دوران جلسہ کی کارروائی کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں دیگر ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں، غیر از جماعت اور غیر مسلم دوستوں کے اعزاز میں مختلف تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

PAAMA کا خصوصی اجلاس

حضور انور کی اجازت سے Pan-African Ahmadiyya Muslim Association (PAAMA) نے جلسہ سالانہ کے پہلے روز مردانہ پنڈال میں اپنے ایک پروگرام کا انعقاد کیا۔ اِس پروگرام کا آغاز 7 بجکر 5 منٹ پر مکرم Tommy Kallon صاحب صدر PAAMA کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم Monsuro Abiola صاحب نے سورۃ آل عمران آیات 103 تا 105 کی تلاوت کی اور مکرم Rashid Witol صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں مکرم Tommy Kallon صاحب صدر PAAMA نے PAAMA کا تعارف کروایا اور حاضرین کو پروگرام سے آگاہ کیا۔

آپ نے کہا کہ PAAMA کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ تارکین وطن افریقہ کے لوگوں کو متحد اور یک جان بنایا جا سکے اور افریقن احمدی اسلام، سوسائٹی اور افریقہ کی خدمت کر سکیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم سب کو جو افریقہ کے مختلف ممالک سے تعلق رکھتے ہیں اور مختلف روایات اور ثقافتوں کے حامل ہیں اکٹھے ہو کر کام کرنا پڑے گا۔ آپ نے کہا کہ اگر ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں اور یقیناً صحیح مانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اصل خوبصورت چہرے کو دکھانے کے لئے قائم کیا ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا تو ہمیں اس بات پر بھی ایمان اور یقین ہونا چاہئے کہ افریقہ کی تقدیر اب افریقہ کے احمدیوں کے ہاتھ میں ہے۔ ہمیں ہمیشہ ایمانداری، پُرامن اور یقین کے ساتھ اس روحانی انقلاب کو افریقہ کے لوگوں میں آگے بڑھانا ہے تا کہ احمدیت کی روشنی بھی افریقہ کے ہر کونے میں روشن تر نظر آئے۔

بعد ازاں مکرم عبد الغفار صاحب ریجنل مشنری یوکے نے The Role of Ahmadis in the Diaspora کے عنوان پر تقریر کی۔

آپ نے کہا کہ بہت سے افریقن احمدی اپنے برّاعظم افریقہ کو چھوڑ کر ترقی یافتہ ممالک میں آ کر اپنے مستقبل کو حسین بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ دنیاداری کا شکار ہو جاتے ہیں اور اپنے دین کو بھول جاتے ہیں۔

آپ نے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو ماننا چاہئے اور ہمیشہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام سے کئے گئے عہد کو اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہئے اور اسے پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ پھر ہمیں آپؑ کے خلفاء کی اطاعت کرنی چاہئے۔ ہمیں خدا تعالیٰ کا دامن پکڑے ہوئے اپنی ایک اچھی پہچان قائم کرنی ہوگی تا کہ ہم بحیثیت احمدی اپنے افریقہ کا نام روشن کر سکیں۔

امسال جماعت احمدیہ نائیجیریا کو قائم ہوئے ایک صدی پوری ہوگئی ہے۔ اس مناسبت سے دوسری تقریر جماعت احمدیہ نائیجیریا کی 100 سالہ تاریخ کی کچھ جھلکیاں امیر صاحب نائیجیریا نے پیش کیں۔

اسکے بعد پروگرام کے آخر پر حاضرین کو مختلف افریقن ممالک سے تشریف لانے والے امراء سے سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا جو مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے کروائی۔ اس پروگرام میں پردہ کی رعایت کے ساتھ خواتین بھی شامل تھیں۔ مرد و زن کو ملا کر کُل حاضری تقریباً 350 رہی۔ الحمدللہ۔

تبلیغ مارکی

حدیقۃ المہدی میں جلسہ سالانہ کی مین مارکی سے ہٹ کر جلسہ گاہ کے ایک حصہ میں تبلیغ مارکی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کے اندر اردو اور انگریزی بولنے والے دوستوں کیلئے الگ اور عربی دان دوستوں کے لئے الگ خیمہ جات لگائے گئے تھے۔ جلسہ کے دوران یہاں پر جماعتِ احمدیہ کا تعارف حاصل کرنے کیلئے جو بھی مہمان تشریف لاتے انہیں table talk کی صورت میں جماعتِ احمدیہ مسلمہ کا تعارف کروایا جاتا اور ان کے سوالات کے جوابات پیش کیے جاتے۔ ان خیمہ جات میں جلسہ کے دوران حضورِ انور کی منظوری اور اجازت سے جماعتی ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کے تعاون سے الگ الگ باقاعدہ تقاریب منعقد ہوئیں۔

مہمانوں کو جلسہ گاہ کے مختلف حصوں کا تعارفی دورہ بھی کروایا جاتا رہا جس میں ہیومینٹی فرسٹ، ریویو آف ریلیجنز، مخزنِ تصاویر، مین مارکی، بازار اور بک اسٹال وغیرہ شامل ہیں۔ مہمان ہر جگہ نظم و ضبط اور بہت ساری اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کے باہمی مثالی بھائی چارہ کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ الحمدللہ

ان تقاریب کیلئے کئی ہفتوں قبل تیاری شروع کر دی گئی تھی۔ چنانچہ مہمانوں اور میزبانوں کی رجسٹریشن کے لئے آن لائن سہولت مہیا کی گئی۔

خیمۃ العرب میں ہونے والی تقاریب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُرشفقت ہدایات کے زیرِ اہتمام گزشتہ تین سال سے جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر الگ سے عرب مارکی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے عربوں کی اس جلسہ میں ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات و تعارف، سوال و جواب کے ذریعے معلومات میں اضافہ اور باہمی تبادلۂ خیال کے ذریعہ ایمان اور روحانیت میں اضافہ ہے۔

امسال بھی جلسہ سالانہ کے دوران عرب احباب کے لئے لگائی گئی مارکی میں مختلف اجلاسات ہوئے۔ پہلے دن حضورِ انور کی افتتاحی تقریر کے بعد شام سات بجے کے بعد عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد بشمول عرب ممالک کے امرائے کرام، جماعتوں کے صدران، ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کی طرف سے مدعو کیے جانے والے عرب مہمان اور دیگر معززین جمع ہوئے۔ مختلف دوستوں کو مختصر تقاریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ اس تقریب کی صدارت محترم تمیم ابو دقّہ صاحب نے کی۔ محترم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں مختصر خطاب کیا۔ دیگر مقررین میں محترم ڈاکٹر ایمن فضل عودہ صاحب بعنوان 'حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوّت'، اور محترم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر بعنوان 'اطاعتِ خلافت' شامل تھے۔ مکرم محمد ابراہیم اِخلف صاحب نے ان تمام تقاریر کا خلاصہ انگریزی میں بیان کیا۔ اس تقریب میں اڑھائی سو سے زائد عرب و دیگر مہمانوں نے شرکت کی۔ تقاریر کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اس تقریب میں صدارتی ٹیبل پر محترم تمیم ابو دقّہ صاحب، محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن، محترم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر، محترم ابراہیم اِخلف صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ یوکے، محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی، محترم سلیم الحسنی صاحب اور محترم سعید گیسلر صاحب (جرمن احمدی) تشریف فرما تھے۔ دورانِ تقریب بعض عرب احباب کی جانب سے عربی اور اردو دونوں زبانوں میں نعرے بھی لگائے جاتے رہے۔

عرب مارکی میں لجنہ کی تقریب

جلسہ کے دوسرے روز دوپہر کے وقت عرب مارکی میں گزشتہ سال کی طرح دنیا بھر سے تعلق رکھنے والی عرب لجنہ اماء اللہ کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ حضرت صاحبزادی امۃ السبوح بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا وادام برکاتہا حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس تشریف لا کر اس محفل کو رونق بخشی۔ اس موقع پر سوال و جواب کی ایک محفل ہوئی۔

محفلِ سوال و جواب

اتوار کے روز سیکرٹری تبلیغ یوکے اور سیکرٹری نومبائعین یوکے کے باہمی تعاون سے ایک سوال و جواب کی محفل کا انعقاد کیا گیا۔ اس مجلس میں اڑھائی سو سے زائد نومبائعین نے شرکت کی۔ تقریب کے اختتام پر ظہرانہ پیش کیا گیا۔

دیگر زبانیں بولنے والوں کیلئے تبلیغ مارکی

عربی کے علاوہ دیگر زبانیں بولنے والے مہمانوں کیلئے الگ مارکی کا انتظام تھا۔ اس مارکی میں انگریزی زبان میں ایک بہت خوبصورت مختصر مگر جامع نمائش کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلافتِ احمدیہ کے سَو سال، قرآنِ کریم کی سورت التکویر میں مذکور پیشگوئیوں اور ان کے اس زمانہ میں پورے ہو جانے کے شواہد اور قرآنِ کریم میں بیان فرمودہ سائنسی حقائق کے بارہ میں معلومات انتہائی خوبصورت پیرائے میں پیش کی گئی تھیں۔

اس نمائش کے پہلو میں ایک عارضی آڈیٹوریم بھی تشکیل دیا گیا تھا جہاں جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں تعارفی ویڈیوز وقتاً فوقتاً چلائی جا رہی تھیں۔

محفل سوال و جواب (اردو و انگریزی)

جلسہ کے تینوں روز مختلف اوقات میں اس مارکی کے اندر اردو اور انگریزی زبانوں میں سوال و جواب کی مختلف نشستوں کا انعقاد ہوا جبکہ مختلف مواقع پر پریزنٹیشنز پیش کی جاتی رہیں۔ بعض نَو احمدیوں نے اپنی قبولِ احمدیت کے واقعات بھی سنائے جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ سوال و جواب کی ان نشستوں میں علمائے سلسلہ کے پینل میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب (ناظر اصلاح و ارشاد مقامی، صدر انجمن احمدیہ پاکستان)، محترم ابراہیم نونن صاحب (مبلغ انچارج آئر لینڈ)، مولانا طاہر سلبی صاحب، مکرم حمزہ الیاس صاحب (امریکہ) شامل رہے۔ نیز ان پروگرامز کی صدارت راجہ عبدالمنان صاحب اور طاہر نصیر صاحب نے کی۔ اس مجلس میں متعدد غیر احمدی و احمدی مہمانوں نے شرکت کی اور علماء کے ابتدائی تعارفی کلمات کے بعد جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے مختلف امور سے متعلق سوالات کر کے ان سے جوابات حاصل کیے۔ ان نشستوں میں کچھ دورانیہ کے لئے سابق وزیرِ دفاع برطانیہ Lord Howe، اور سکاٹ لینڈ سے تعلق رکھنے والی ممبر پارلیمنٹ مارگریٹ فیری بھی شامل ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کے دوران تشریف لانے والے متعدد مہمانوں میں سے 13 افراد نے بیعت کر کے جماعتِ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت بھی حاصل کی۔ ایک بیعت کرنے والی خاتون نے واپس جا کر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ جلسہ سالانہ میں احمدیوں کو اتنا قریب سے دیکھ لینے کے بعد ان کے پاس بیعت کر لینے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا۔ انہیں اس بات کا افسوس ہے کہ وہ اس سے پہلے جماعت میں کیوں شامل نہ ہو سکیں۔

IAAAE مارکی

جلسہ گاہ کی ایک جانب انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف

باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
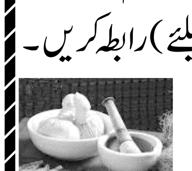
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

آپس میں اعتماد کی فضا پیدا کرو، اپنے رحمی رشتوں کا خیال رکھو اور ہمیشہ سچائی سے کام لو،

تقویٰ سے کام لو اور ہمیشہ یہ دیکھو کہ تم نے کل کیلئے کیا نیکیاں آگے بھیجی ہیں اور کیسی نسل پیدا کی ہے جو نیکیاں کرنے والی ہے، جو ان نیکیوں کو آگے چلانے والی ہے، جو تمہارے لئے دعائیں کرنے والی ہے۔ پس اس موقع پر بھی صرف ذاتی خوشیوں کا خیال نہیں رکھا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اصل خوشی اسے قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہو

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم ستمبر 2014ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی ایک خوشی کا موقع ہے۔ اس خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توجہ دلائی ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف تمہاری توجہ رہنی چاہئے۔ اور جب لڑکی اور لڑکے کی بھی اور ان کے خاندان والوں کی بھی توجہ ہوگی تو تبھی یہ رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس یہ قائم ہونے والے رشتے (جو ہیں) ان کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اگر حاصل کرنی ہے تو پھر ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور وہ یہی ہیں کہ آپس میں اعتماد کی فضا پیدا کرو۔ اپنے رحمی رشتوں کا خیال رکھو اور ہمیشہ سچائی سے کام لو۔ تقویٰ سے کام لو اور ہمیشہ یہ دیکھو کہ تم نے کل کیلئے کیا نیکیاں آگے بھیجی ہیں اور کیسی نسل پیدا کی ہے جو نیکیاں کرنے والی ہے، جو ان نیکیوں کو آگے چلانے والی ہے، جو تمہارے لئے دعائیں کرنے والی ہے۔ پس اس موقع پر بھی صرف ذاتی خوشیوں کا خیال نہیں رکھا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اصل خوشی اسے قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہو۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ان چند الفاظ کے بعد میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ خلعت مبارکہ بنت مکرم فاروق احمد خان صاحب لاہور کا ہے جو عزیزم ابن مہدی منصور ابن مکرم منصور احمد خانصاحب (وکیل التبشیر ربوہ) کے ساتھ دس لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکے اور لڑکی دونوں کے وکیل مقرر ہیں۔ لڑکی کے وکیل مکرم مرزا مغفور احمد صاحب ہیں اور لڑکے کے وکیل مکرم مودود احمد خانصاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ انعم خان بنت مکرم حبیب اللہ خانصاحب یوکے کا ہے جو عزیزم مسعود احمد خان ابن مکرم منصور احمد خانصاحب (وکیل التبشیر ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار یو اے ای درہم حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صلاحت بنت مکرم مبشر احمد صاحب عمر کوٹ سندھ کا ہے جو عزیزم فرہاد احمد (مربی سلسلہ) ابن مکرم پرویز احمد صاحب کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے وکیل مکرم طارق محمود صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ محسنہ محمود باجوہ بنت ناصر احمد باجوہ صاحب کا ہے جو جرمنی میں رہتے ہیں۔ یہ عزیزم امتیاز احمد شاہین مربی سلسلہ ابن مکرم مبشر احمد شاہین صاحب جرمنی کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ قرۃ العین ملک بنت مکرم سلطان احمد ملک صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم داؤد تائی شان چو صاحب ابن عثمان چو صاحب (جو عثمان چینی صاحب کہلاتے ہیں) کے ساتھ اٹھارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ اسماء جاوید بنت مکرم جاوید چوہدری صاحب ناروے کا ہے جو عزیزم محبوب احمد خالد ابن مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (ناظر بیت المال ربوہ) کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ امۃ الشافی بنت مکرم پرویز احمد صاحب لندن کا مکرم باسل احمد (واقف نو) ابن مکرم منظور احمد صاحب قادیان کے ساتھ دو لاکھ انڈین روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عائشہ طلعت بنت مکرم نذیر احمد بھٹی صاحب عمر کوٹ کا ہے جو طاہر احمد ابن مکرم بشارت علی صاحب عمر کوٹ سندھ کے ساتھ اڑھائی لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ مکرم عزیز احمد بھٹی صاحب لڑکی اور مکرم منیر ذوالفقار صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: گلا نکاح عزیزہ سبین باسط ساہی بنت مکرم پاشا کلیم احمد ساہی صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم احمد بازید ساہی صاحب ابن مکرم وسیم ساہی صاحب کینیڈا کے ساتھ دس ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو مخاطب کر کے دریافت فرمایا: ہو گئے ہیں پورے؟ کوئی رہ تو نہیں گیا؟

جس پر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اثبات میں جواب عرض کیا۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ،
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆......☆......☆

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 جولائی 2016 بروز بدھ صبح 12 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم حمیدہ بیگم صاحبہ
(اہلیہ مکرم محمد خان صاحب مرحوم، ربوہ) حال لندن

22 جولائی 2016 کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے خاندان نے خلافت ثانیہ کے اوائل میں بیعت کی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی اور شادی کے بعد پہلے ننکانہ اور پھر ربوہ میں مقیم رہیں۔ 2001 سے ٹوٹنگ (یوکے) میں مقیم تھیں۔ انتہائی نیک، دعا گو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، کثرت سے چندوں کی ادائیگی اور صدقہ وخیرات کرنے والی اور غریبوں کی ہمدرد خاتون تھیں۔ آپ مکرم خدا بخش صاحب (آف جمال بیکری ربوہ) کی ہمشیرہ اور مکرم طاہر احمد خالد صاحب (مربی سلسلہ یوکے) کی نانی تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(2) مکرم مرزا نصیر احمد ناصر صاحب
(آف کلیپہم، یوکے)

20 جولائی 2016 کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 1974 کے فسادات میں آپ کا گھر جلا دیا گیا تھا۔ بہت، نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند، صلہ رحمی کرنے والے شفیق اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مقامی جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم منصور احمد ضیاء صاحب مربی سلسلہ (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کے تایا اور مکرم انور اقبال ثاقب صاحب مربی سلسلہ (استاد جامعہ احمدیہ گھانا) کے خالو تھے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب مربی سلسلہ
(ابن مکرم ملک عبدالرشید اعوان صاحب، ربوہ)

26 اپریل 2016 کو 59 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1979 میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری پاس کی اور بطور مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے تحت مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ یکم مئی 2003 سے تا وفات نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے دفتر میں خدمت بجالا رہے تھے۔ آپ حضرت میاں نظام الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے تھے اور مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب شہید فجی کے بھتیجے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تقویٰ شعار، صابر وشاکر، خدا کی رضا پر راضی رہنے والے خاموش طبع، شریف النفس، منکسر المزاج اور دعا گو انسان تھے۔ پسماندگان میں والد، اہلیہ اور ایک بیٹا عزیزم عامر سعید (متعلم جامعہ احمدیہ) نیز دو بہنیں اور ایک بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ملک رفیق احمد تبسم صاحب کارکن بیت المال آمد ربوہ کے بھائی تھے۔

(2) مکرم داؤد احمد منصور صاحب مربی سلسلہ
(ابن مکرم میر محمد الدین صاحب مرحوم)

28 جون 2016 کو بعارضہ کینسر 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1974 میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے تعلیم مکمل کی۔ پاکستان کی مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1981 تا 1985 غانا میں خدمات بجالاتے رہے۔ ریٹائرمنٹ سے قبل اسلام آباد میں متعین تھے۔ 2015 میں بوجہ بیماری ریٹائر ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم شرافت خان صاحب
(معلم سلسلہ جماعت کیرنگ، انڈیا)

26 جون 2016 کو کیرنگ میں آسمانی بجلی کی زد میں آنے سے 35 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 16 سال سے نہایت محنت اور اخلاص سے جماعتی خدمات سرانجام دے رہے۔ سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ تقریباً 80 بچے آپ سے تعلیم حاصل کررہے تھے۔ مرحوم نہایت ملنسار، بااخلاق، نظام جماعت اور خلافت سے محبت رکھنے والے، نیز احباب جماعت سے ہمدردی رکھنے والے مخلص خادم سلسلہ تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

(4) مکرمہ حمیدہ بیگم سندھو صاحبہ
(اہلیہ مکرم نور الٰہی سندھو صاحب) حال نیپال

16 جولائی 2016 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ قادیان کے قریب پیرانوالی کی رہنے والی تھیں۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان منتقل ہوگئیں۔ آپ نے خود بیعت کی تھی۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو اور سادہ مزاج خاتون تھیں۔ اولاد کو بھی عبادت گزار اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا بنایا۔ ایم ٹی اے بڑے شوق سے دیکھتی

تھیں۔ تین سال پہلے ہجرت کر کے نیپال گئی تھیں۔ پسماندگان میں 5 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(5) مکرم کریم احمد جنجوعہ صاحب

(ابن مکرم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب شہید) کینیڈا

6 جون 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کے پابند، بہت محنتی، جماعتی خدمت میں پیش پیش رہنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور اخلاص و محبت کا تعلق تھا۔ بچوں کو بھی خلیفۂ وقت سے وابستگی اور نمازوں کے التزام کی تلقین کیا کرتے تھے۔ 1988 سے کینیڈا میں مقیم تھے۔ لمبا عرصہ مارکھم جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ نادہندگان کو بڑی محبت اور پیار سے مالی قربانی کی تحریک کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ہادی علی چوہدری صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا) کے ماموں تھے۔

(6) عزیزم فواد محمود (واقف نو، امریکہ)

9 مئی 2016 کو 18 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پیدائشی طور پر شدید تکلیف دہ جِلدی بیماری میں مبتلا تھے۔ جس کا بڑی ہمت، صبر اور بشاشت سے یوں مقابلہ کیا کہ ڈاکٹرز بھی حیران ہوتے۔ امریکن افراد کی ایک بڑی تعداد ان کے حلقۂ احباب میں شامل تھی۔ ہسپتال کے عملے کو تبلیغ کرتے اور دعائیں سکھایا کرتے تھے۔ آپ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے، دعاگو اور بہادر نوجوان تھے۔ خلافت سے بے حد محبت کا تعلق تھا۔ حضور انور کے خطبات کو بہت توجہ اور غور سے سنتے اور عمل کی کوشش کرتے۔ 2013 میں حضور انور کے دورہ کے دوران ان کی تقریب آمین ہوئی اور ملاقات کی سعادت بھی ملی۔ مرحوم مکرم رشید احمد خان صاحب ابن حضرت الحاج محمد عبد اللہ صاحب (نائب ناظر بیت المال ربوہ) کے نواسے اور اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔

(7) مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب

(ابن مکرم چوہدری سکندر خان صاحب مرحوم درویش قادیان) حال جرمنی

28 جون 2016 کو بعارضہ قلب 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ایک سال اور چند ماہ تھی جب آپ کے والد حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر حفاظت مرکز کیلئے زندگی وقف کر کے قادیان چلے گئے۔ والدین کے بغیر اپنے دادا کے پاس کھاریاں میں رہے۔ صبر و رضا سے زندگی بسر کی۔ کھاریاں میں مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ 1993 میں جرمنی آگئے، جہاں تبلیغ اور امور عامہ کے شعبوں میں تادم آخر خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، مالی تحریکات میں حصہ لینے والے، نہایت محنتی، خدمت خلق کے جذبے سے سرشار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے بہت پیار اور محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ بچوں کو جماعت اور خلافت سے وابستگی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بھائیوں میں مکرم رفیع احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں اور مکرم انس احمد صاحب قادیانی وکالت اشاعت لندن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(8) مکرمہ شاہدہ رانا صاحبہ

(اہلیہ مکرم داؤد احمد رانا صاحب مرحوم) حال جرمنی

20 مئی 2016 کو 54 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت دعاگو، تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، مہمان نواز خاتون تھیں۔ خاوند کی وفات کے بعد اپنے بچوں کو جماعت سے وابستہ رکھا اور انہیں جماعتی پروگراموں میں شامل ہونے کی تلقین کرتی رہتیں۔ خود بھی بیماری کے باوجود جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ مکرم عبد الخبیر رضوان صاحب (مربی سلسلہ دفتر پرائیوٹ سیکرٹری لندن) کی ساس تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ☆☆

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ برطانیہ از صفحہ 15

احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز (یوروپین چیپٹر) کی جانب سے لگائی گئی ایک مارکی نصب تھی۔ اس میں اس تنظیم کی جانب سے افریقہ میں خدمتِ انسانی کے لئے پیش کی جانے والی چند خدمات کی جھلک ماڈلز اور تصاویر کی صورت میں دکھائی گئی تھی۔ ان میں سینکڑوں فٹ زمین کے نیچے موجود پانی کو پمپ کرنے والا ہینڈ پمپ، واٹر فار لائف پراجیکٹ اور اس سلسلہ میں کینیا، زیمبیا، نائیجر اور مالی میں کیے جانے والے کاموں کی جھلک، مالی، یوگنڈا، تنزانیہ اور بینن میں تعمیر ہونے والی مساجد کے سلسلہ میں اس تنظیم کی بے لوث خدمات، مختلف آرکیٹکچرل پراجیکٹس کے ساتھ ساتھ افریقہ کے دیہی علاقوں میں شمسی توانائی سے پیدا کی جانے والی بجلی کے پراجیکٹس کے ماڈلز رکھے گئے تھے۔ اس کے علاوہ شمسی توانائی سے چلنے والے واٹر پمپ کا ماڈل بھی رکھا گیا تھا جسے جلسہ گاہ میں رکھے گئے Solar Pannels کی مدد سے شمسی توانائی سے ہی چلایا جا رہا تھا۔ اس پمپ کے ذریعہ IAAAE کی جانب سے افریقہ میں بنائے جانے والے ماڈل ولیجز میں گہری زمین سے حاصل کیے جانے والے صاف پانی کو بڑے ٹینکس تک پہنچایا جاتا ہے جہاں سے گھروں کو فراہم کیا جاتا ہے۔

جلسہ سالانہ کیلئے رضا کارانہ ڈیوٹیوں کا نظام

اس سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم ناصر خان صاحب نائب امیر یوکے کی منظوری بطور افسر جلسہ سالانہ، مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن کی منظوری بطور افسر جلسہ گاہ، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ کی منظوری بطور افسر خدمت خلق جبکہ مکرمہ ناصرہ رحمان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یوکے کی منظوری بطور افسر جلسہ گاہ مستورات عطا فرمائی۔ ان میں سے اوّل الذکرتین افسران کے تحت 204 مختلف شعبہ جات تھے جبکہ لجنہ کے تمام شعبہ جات اس کے علاوہ تھے۔ ان شعبہ جات میں مختلف رنگ و نسل اور ممالک سے تعلق رکھنے والے چھ ہزار سے زائد خواتین، احباب، بزرگ اور بچوں پر مشتمل رضا کاران نہایت خوبصورت اور منظم انداز میں اپنے متعلقہ افسران کی ہدایات پر پوری طرح عمل کرتے ہوئے اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنے ذمہ بظاہر چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے امور کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے ہوئے جلسہ کی کامیابی میں بہت بڑا کردار ادا کرتے رہے۔

نظامت جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے بنائی جانے والی نظامتوں میں سب سے بڑی نظامت 'جلسہ سالانہ' کی ہوتی ہے۔ امسال اس کے تحت 103 نظامتیں قائم کی گئیں جن میں جلسہ سالانہ، رہائش، اکاؤنٹس، عمومی، بازار، رابطہ، صفائی، بجلی، طبی امداد، خوراک، آمد و رفت کی متفرق نظامتیں، حاضری و نگرانی، لنگر خانہ جات، روٹی پلانٹ، مہمان نوازی کی متفرق نظامتیں، برتن دھلائی کی دو نظامتیں، استقبال، رجسٹریشن، ریزرو کی نظامتیں، سکیننگ، سائٹ، سٹورز، سپلائی، تربیت، واٹر سپلائی وغیرہ کی نظامتیں شامل ہیں۔ تقریباً ان تمام ہی نظامتوں کے رضا کاران کی میٹنگز جلسہ سالانہ سے کافی عرصہ قبل شروع ہو جاتی ہیں جبکہ جلسہ کے قریب پہنچ کر یہ اپنے کام کا باقاعدہ آغاز کر کے جلسہ کے بعد مکمل وائنڈ اَپ تک جاری رکھتی ہیں۔

☆ رہائش کی نظامتیں جلسہ کے دنوں میں پندرہ دن تک بیرونِ ممالک اور یوکے کے دیگر شہروں سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کا انتظام کرتی ہیں۔ یہ مہمان لندن، اسلام آباد اور جلسہ کے دنوں میں حدیقۃ المہدی وغیرہ میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔

☆ نظامت خوراک کے تحت امسال حدیقۃ المہدی کے کچن میں پینتیس سے چالیس ہزار افراد کا کھانا روزانہ دو وقت تیار کر کے مہیا کیا جاتا رہا جبکہ روٹی پلانٹ سے روزانہ اتنے ہی افراد کے لئے تازہ روٹی مہیا کی جاتی رہی۔

☆ ریزرو کی نظامتیں یوکے سے آنے والے معزز مہمانوں، یوکے سے باہر ایڈیشنل وکالت تبشیر کے مہمانوں اور دیگر معزز مہمانانِ گرامی کی خدمت پر مامور تھیں۔

☆ مہمانوں کے استقبال کے ساتھ ہی ان سے تعارفی خطوط کے حصول کے بعد انکے رجسٹریشن کارڈ جاری کیے جاتے ہیں تاکہ جلسہ کے دنوں میں انہیں آمد و رفت اور تعارف میں سہولت رہے۔ سکیننگ کا شعبہ رہائشگاہوں اور جلسہ گاہ کے داخلی راستوں پر داخل ہونے والوں کے رجسٹریشن کارڈ کو باقاعدہ سکین کر کے انہیں اندر جانے کی اجازت دیتا ہے۔

☆ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد 38 ہزار سے زائد افراد پر مشتمل تھی اور ان میں سے غالب اکثریت روزانہ جلسہ گاہ آتی اور واپس اپنی رہائشگاہوں کی طرف لوٹتی تھی۔ اتنی بڑی تعداد میں زائرین کا روزانہ جلسہ گاہ تک پہنچنا ایک نظام کا تقاضا کرتا ہے جو کہ اللہ کے فضل سے بہت عمدہ طور پر نظامت ٹرانسپورٹ کی طرف سے وضع کیا گیا۔ اس نظام کے تحت جلسہ سالانہ سے کچھ عرصہ قبل اپنی گاڑیوں پر جلسہ جانے والوں میں کار پاس تقسیم کیے جاتے ہیں جن پر ضروری کوائف درج ہوتے ہیں۔ انگلستان سے تعلق رکھنے والے جو دوست اپنی گاڑیوں پر جلسہ گاہ جاتے رہے ان کیلئے پارکنگ کا انتظام جلسہ گاہ سے اڑھائی میل دور کنٹری مارکیٹ (country market) میں کیا جاتا ہے۔ یہاں سے وقفے وقفے سے بس سروس کے ذریعے انہیں جلسہ گاہ تک پہنچانے کا انتظام ہوتا ہے۔ امسال بھی ڈیوٹی پر مامور افراد اور یوروپین ممالک سے آنے والے احباب کی گاڑیاں جلسہ گاہ کی پارکنگ میں پارک کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں نقل و حمل کی سہولت کی غرض سے جلسہ گاہ کے اندر کئی میل طویل عارضی سڑکوں کا ایک جال بچھایا گیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں رضا کاران موسم کی سختی کے باوجود جگہ جگہ متعین لوگوں کی رہنمائی کرتے رہے اور ٹریفک کا نظام چلتا رہا۔

جلسہ سے ایک ہفتہ قبل لندن کے قریب واقع معروف ایئرپورٹس پر شعبہ ٹرانسپورٹ کے معاونین ڈیوٹی پر متعین ہو جاتے ہیں اور جلسہ سالانہ کیلئے بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں کا باقاعدہ استقبال کر کے انہیں مختلف رہائشگاہوں تک پہنچانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں انہیں رہائشگاہوں سے مسجد فضل لے جانے، جلسہ کے دنوں میں جلسہ گاہ تک لانے، لے جانے اور جلسہ کے بعد ایئرپورٹ پر چھوڑنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس تمام کام پر سینکڑوں رضا کار دن رات متعین ہوتے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کیلئے اپنے آرام کی قربانی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کیلئے خدمات پیش کرنے والے تمام رضا کاران و کارکنان کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین۔

................(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2 ستمبر 2016)

......☆......☆......☆......

Satnam Singh Property Adviser

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں

ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر

کالونی ننگل باغبانہ، قادیان

+91-9915227821, +91-8196808703

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

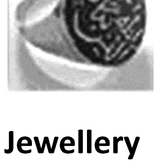

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7918: میں ایثارن بیگم زوجہ مکرم اشرف علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن بنکڑہ ضلع ہاوڑہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 مئی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 1 تولہ، کان کی بالیاں 1 تولہ، انگوٹھی پون تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اشرف علی | الامۃ: ایثارن بیگم | گواہ: بشارت احمد کریم

مسل نمبر 7919: میں حبیب احمد بھٹی ولد مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 مئی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد | العبد: حبیب احمد بھٹی | گواہ: طارق احمد محمود

مسل نمبر 7920: میں کلثوم بیگم زوجہ مکرم عبد الواسع صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری رلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 جولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 1 عدد 1 تولہ، زیور نقرئی: 2 عدد انگوٹھیاں، 1 عدد چین (قیمت زیور نقرئی اندازاً -/4000 روپئے)، حق مہر: -/9000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد المنان | الامۃ: کلثوم بیگم | گواہ: صغیر احمد طاہر

مسل نمبر 7921: میں محمد اعجاز بھٹی ولد مکرم محمد اعظم بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری رلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10220 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر احمد | العبد: محمد اعجاز بھٹی | گواہ: عبد المنان عاجز

مسل نمبر 7922: میں رفیق احمد طارق ولد مکرم محمد شریف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: احمدیہ مسلم مشن، پونچھ، جموں کشمیر، مستقل پتہ: کالابن، منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جون 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر | العبد: رفیق احمد طارق | گواہ: چوہدری محمود احمد

مسل نمبر 7923: میں فرحانہ فوزیہ بنت مکرم عبد الواسع صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری رلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 جولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر | الامۃ: فرحانہ فوزیہ | گواہ: عبد المنان

مسل نمبر 7924: میں عبد الواسع ولد مکرم عبد الحلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری رلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ملکیتی زمین 10 کنال، قادیان میں زمین 12 مرلہ، ایک کچا مکان 7 مرلہ پر مشتمل واقع چارکوٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت وجائداد ماہوار -/47000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد المنان عاجز | العبد: عبد الواسع | گواہ: محمد شبیر مبشر

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدرآباد

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

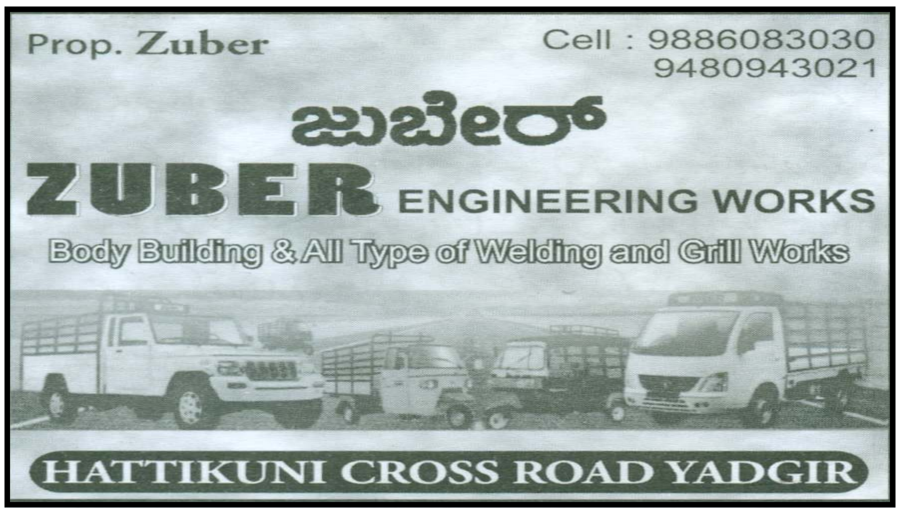

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

کریں۔ اسی طرح ہمارے نظام میں بہتری پیدا ہو سکتی ہے۔ افسر جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ اپنے تمام شعبہ جات کی بعد میں میٹنگ کریں اور انہیں کہیں کہ اپنے اپنے شعبہ کی کمیاں نوٹ کر کے لائیں۔ جہاں جہاں ان کو کوئی سقم نظر آئے وہ نوٹ کر کے لائیں تا کہ آپس کے مشورے سے ان کا بہتر حل نکالا جائے آئندہ سال بہتر انتظام ہو اور اگر لوگوں کی طرف سے کوئی اصلاح طلب یا قابل توجہ امر سامنے آئے تو فوراً کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس شکایت کو دور کرنے کے لئے آئندہ مضبوط پلاننگ ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی توفیق عطا فرمائے سب کو۔

اس دورے کے دوران مجھے کچھ مسجدوں کے سنگ بنیاد اور افتتاح کرنے کا بھی موقع ملا۔ یہ بھی تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے۔ غیر مہمان آ کر اسلام کے بارے میں جب معلومات لیتے ہیں تو ان کے لئے بڑی حیران کن بات ہوتی ہے کہ اسلام کی تعلیم کا یہ پہلو تو ہمیں پہلے کبھی نہیں دکھایا گیا۔ اس وقت اس بارے میں بھی بعض تاثرات پیش کر دیتا ہوں۔

ایک مسجد کے افتتاح میں ایک ہسپانوی عیسائی ہیں کہتے ہیں کہ میرا بیٹا کچھ سال قبل احمدی ہو گیا جس سے مجھے بہت پریشانی ہوئی کیونکہ میں ایک کیتھولک عیسائی ہوں اور اپنے مذہب کا بہت پابند ہوں مجھے افسوس تھا کہ میرا بیٹا کس جگہ پر آ پہنچا ہے اور اسلام کو میں مضر جانتا ہوں۔ بہر حال آج آپ کے خلیفہ کو میں نے دیکھا اور ان کی باتیں سنیں اور مجھے ایک حقیقی امن کا احساس ہوا۔ اب مجھے اس بات کی تسلی ہے کہ میرا بیٹا اچھی جگہ پر ہے۔

پھر ایک خاتون مہمان تھیں کیرولا صاحبہ کہتی ہیں مجھے کچھ برا بھی لگا اور افسوس بھی ہوا کہ آپ کے خلیفہ کو بار بار کہنا پڑا کہ اسلام امن کا مذہب ہے لیکن میں سمجھ سکتی ہوں کہ دنیا میں آجکل جو اسلام کے بارے میں غلط پروپیگنڈہ ہو رہا ہے اور اتنی غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کی جاتی ہیں تو لوگوں کو سمجھانے کے لئے بار بار اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے۔ کہتی ہیں کہ بہت باریک بینی سے انہوں نے اس امر کو بیان کیا کہ اسلام امن کا پرچار کرنے والا ہے کوئی اس کے مخالف دلیل نہیں دے سکتا جس طرح بیان کیا ہے۔ کہتی ہیں پیغام بڑا سادہ ہے کہ ہر ایک کو آپس میں گلے لگانا چاہئے اور باہم محبت اور پیار سے رہنا چاہئے۔ پھر کہتی ہیں مجھے احمدیہ مسجد سے کسی قسم کا شکوہ نہیں مگر ایک افسوس ضرور ہے اور اس بات کا افسوس ہے کہ جبکہ مسجد اور گرجے کا مقام ایک ہی ہے مسجد مسلمانوں کی عبادتگاہ ہے گرجا عیسائیوں کی عبادتگاہ ہے ایک ہی مقام ہے تو پھر بھی گرجوں کو شہر کے مرکز میں بنانے کی اجازت ملتی ہے اور مسجدوں کو شہر سے باہر اور نمازیوں کو دور آنا پڑتا ہے یہ کونسل جو ہے کیوں شہر میں مسجد بنانے کی اجازت نہیں دیتی۔ اب ان میں سے خود ایسے لوگ کھڑے ہونے شروع ہو گئے ہیں جو پہلے مسجدوں کے مخالف تھے اب مسجدوں کی حمایت کرنے لگ گئے ہیں انہی تقریبات کی وجہ سے۔ مسجدوں کے افتتاحوں کی وجہ سے کہ ہماری مسجدیں بھی شہروں کے اندر بننی چاہئیں۔

میئر صاحب نے کہا کہ مجھے بڑا گھمنڈ تھا کہ میں آپ کی جماعت کو جانتا ہوں مگر آج مجھے اسلام کے بارے میں اور خاص طور پر آپ کی اسلامی ہمدردی کے جذبات سے بھری دنیا بھر میں امداد کے بارے میں مزید سیکھنے کو ملا۔ کہتے ہیں کہ مجھے بہت خوشی ہوئی جب خلیفہ نے کہا کہ اسلام گرجوں کی حفاظت کی بھی تعلیم دیتا ہے اور دیگر تمام مذہب کے مقتدیوں کی حفاظت کی بھی۔

ایک مہمان مسٹر سٹیفن کہتے ہیں آج میں نے اسلام کے بنیادی اصول سیکھے ہیں۔

پھر ایک مہمان خاتون کہتی ہیں کہ خلیفہ کا پیغام سنا خطاب سنا۔ میں نے ہمسایوں کے حوالے سے ایسی اعلیٰ تعلیم پہلے کبھی نہیں سنی۔ اگر ہر ایک اپنے ہمسائے کے حقوق ادا کرنا شروع کر دے جیسا کہ آپ کے خلیفہ نے کہا ہے تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ کہتی ہیں کہ خلیفہ نے کہا کہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کے بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرو یقیناً یہی امن کی مکمل تعلیم ہو سکتی ہے۔

ایک جرمن خاتون نے کہا کہ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ کے خلیفہ نے عورت اور مرد کے ہاتھ ملانے والے معاملے کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے ان کا خطاب سننا میرے لئے باعث عزت تھا ان کے دلائل کو رد نہیں کیا جا سکتا جو انہوں نے دیئے۔ خلیفہ نے بالکل درست کہا ہے کہ ایک امن پسند اور tolerant معاشرے میں ہمیں ایک دوسرے کے عقائد کا خیال رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ایک بات تو ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ دوسروں کے ساتھ بات چیت میں جب اپنے دین اور مذہب اور روایات کی بات کر رہے ہوں تو حکمت سے بات کرنی چاہئے تا کہ آپ کی بات ان کو پہنچ بھی جائے اور دوسروں کے جذبات کو تکلیف بھی نہ ہو۔

یاد رکھیں کہ ہم نے زبردستی کسی کو منوانا نہیں ہے لیکن اپنی تعلیم سے پیچھے بھی نہیں ہٹنا ہمیں شرمانے کی ضرورت نہیں کسی معاملے میں دین کے معاملے میں اسلام کی تعلیم ایسی اعلیٰ تعلیم ہے کہ کسی احمدی لڑکے کو لڑکی کو عورت اور مرد کو احساس کمتری کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم نے دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لانا ہے تو ہمیں ہر معاملے میں اپنے عملی نمونے پیش کرنے ہوں گے اور جرأت بھی دکھانی ہوگی۔

کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر اپنی تعلیم کے چھوٹے سے چھوٹے حصہ پر بھی عمل کریں اور ان لوگوں کو بتائیں کہ یورپ میں آ کر بھی ہمیں اسلامی تعلیم کی برتری کے بارے میں ہلکا سا بھی کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اسی طرح لڑکیاں اپنے لباس اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھیں اور اپنی حیا اور اپنے تقدس پر کوئی حرف نہ آنے دیں۔ لجنہ کی تنظیم اس طرف خاص توجہ دے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی خدام کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ انصار اللہ کو بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ تمام تنظیمیں اور جماعتی نظام افراد جماعت کی عملی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اپنے تربیتی پروگرام بنائیں اور اس کے بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 15 Sep 2016 Issue No. 37

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر اپنی تعلیم کے چھوٹے سے چھوٹے حصہ پر بھی عمل کریں اور ان لوگوں کو بتائیں کہ یورپ میں آ کر بھی ہمیں اسلامی تعلیم کی برتری کے بارے میں ہلکا سا بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔لڑکیاں اپنے لباس اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھیں اور اپنی حیا اور اپنے تقدس پر کوئی حرف نہ آنے دیں۔لجنہ کی تنظیم اس طرف خاص توجہ دے۔اسی طرح خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی خدام کی تربیت کی طرف خاص توجہ دے۔ انصار اللہ کو بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔تمام تنظیمیں اور جماعتی نظام افراد جماعت کی عملی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اپنے تربیتی پروگرام بنائیں اور اس کے بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9ر ستمبر 2016 بمقام بیت السبوح ،فرنکفرٹ (جرمنی)

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ گذشتہ اتوار اپنے تین دن کے بھرپور پروگراموں کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔تمام کارکنان ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ میں بھی ان سب کام کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسے کے دوران غیروں پر جو جلسہ کا اثر ہوا ان میں سے کچھ واقعات پیش کرتا ہوں۔ بوسنیا سے آنے والے ایک مہمان ابراہیمو صاحب کہتے ہیں کہ احمدیت ہی حقیقی سچائی ہے جو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ مجھ پر سب سے زیادہ اثر خلیفۃ المسیح کے خطبات اور تقریروں کا ہوا۔ کہتے ہیں کہ میرا دل ہر لحاظ سے مطمئن ہوا اور میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا۔ مجھے آپ لوگوں کی تنظیم محبت اور امن نے اپنا دیوانہ بنالیا ہے۔

عراق کے ایک دوست ریاض صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کا منظر میرے لئے انتہائی حیران کن تھا۔ اخوت اور بھائی چارے کی یہ فضا میرے خیال سے دنیا میں احمدیت کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔ کہتے ہیں مجھے ہر طرف محبت ہی محبت نظر آئی اور خلیفہ کے خطابات دلی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں۔ کہتے ہیں میں حلفاً کہتا ہوں کہ دنیا میں اسلام کی یہ انتہائی خوبصورت تصویر کسی اور فرقے کے پاس نہیں ہے اس لئے سب کچھ آنکھوں سے دیکھنے کے بعد مجھے اور میرے خاندان کو احمدیت قبول کرنے میں ذرا بھی تردد نہیں ہوا اور واپس آ کر جب ہم نے اپنے رشتہ داروں کو یہ سب کچھ بتایا کہ ہم نے احمدیت قبول کر لی ہے تو وہ کہنے لگے کہ آپ لوگوں نے ہمیں کیوں نہیں بتایا ہمیں کیوں نہیں ساتھ لے کر گئے۔ہم بھی یہ تمام باتیں سن کر جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔

ایک دوست سلمان صاحب کہتے ہیں جلسہ کے ماحول نے مجھے بے حد متاثر کیا ایسا منظم اجتماع میں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا لوگوں کے اخلاق ان کا حسن سلوک اور پیار محبت کی فضا یہ تمام چیزیں آجکل دنیا میں سوائے احمدیت کے اور کہیں نظر نہیں آتیں اور انہی چیزوں کو دیکھ کر میں آج جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔

بوسنیا کے ایک مہمان بائرن صاحب کہتے ہیں پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ۔ یہ جماعت سچی جماعت ہے جو صراط مستقیم پر قائم ہے جلسہ پر جب میں نے خلیفہ وقت کی باتیں سنیں تو میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کا فیصلہ کر لیا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

بیلجیئم سے آنے والے ایک مہمان غریو صاحب ہیں کہتے ہیں میں تمام مسلمانوں سے کہوں گا کہ یہی دین اسلام ہے اور اس اسلام احمدیت میں داخل ہو جائیں میرے لئے ناقابل یقین بات ہے کہ آج خلیفہ کے سامنے بیعت کے لئے حاضر ہوں۔ چودہ سال کی عمر سے مجھے یاد ہے کہ میں مولویوں سے احادیث سنتا تھا کہ مہدی منتظر آئیں گے۔آج میری وہ خواہش پوری ہو گئی میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

میسیڈونیا کے ایک عیسائی دوست ٹونی صاحب جو صحافی ہیں کہتے ہیں میری عمر باون سال ہے میں نے اپنی زندگی میں اس طرح منظم اجتماع نہیں دیکھا۔جلسہ کے انتظامات میں میں نے کوئی کمی نہیں دیکھی نہ یو۔کے میں نہ یہاں۔ صحافی بڑی تنقید کی نظر سے دیکھتے ہیں لیکن یہ احمدیت کی خوبصورتی ہے کہ ہر جگہ ان کو ایک سی چیز نظر آئی۔

ایک غیر احمدی مسلمان صحافی ہیں سیناد صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ پہلی بار میں نے دیکھا کہ ایک جگہ اتنی زیادہ تعداد میں لوگ موجود ہیں سب تہذیب یافتہ ہیں کسی کے چہرہ پر غصہ یا نفرت کے آثار نہیں تھے۔خلیفہ کی تقاریر بہت طاقتور تھیں جو سب پر اثر ڈال رہی تھیں۔ ان کی تقاریر لوگوں کے دلوں تک پہنچ رہی تھیں۔میرے ساتھ ایک دوست بھی آئے ہوئے تھے جو عیسائی ہیں جلسہ کے آغاز سے وہ اتنا متاثر ہوا کہ بیان کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔

بوسنیا سے ایک دوست ڈاکٹر عادل کہتے ہیں کہ جلسہ کے تمام انتظامات اور پروگرام اپنی نوعیت میں منفرد تھے۔ کہتے ہیں میں بحیثیت ایک ڈاکٹر گذشتہ پچیس سال سے مختلف پروگراموں میں شمولیت اختیار کرتا رہا لیکن اس قسم کے انتظامات اور نظم و ضبط مجھے کہیں بھی نظر نہیں آئے۔ کہتے ہیں اسلام کی بنیاد اطاعت اور نظم و ضبط پر ہے اور یہی بات مجھے یہاں جلسہ میں نظر آئی۔

ایک مہمان دانیال صاحب ہیں کہتے ہیں کہ یہ جلسہ ہزاروں روحانی مردوں کو زندگی بخشنے والا جلسہ تھا اور ان روحانی مردوں میں سے میں بھی ایک ہوں جسے جلسہ میں شامل ہو کر از سر نو روحانی زندگی عطا ہوئی ہے۔

بوسنیا سے ایک غیر از جماعت نوریا صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہونے کے بعد میرے دل میں ایک عجیب کیفیت طاری ہے جو کہ خارج از بیان ہے۔ میں اندر سے بدل چکا ہوں۔

رومانیہ سے ایک نومبائع فلوریان صاحب کہتے ہیں جلسہ کے جملہ انتظامات سے بیحد متاثر ہوا ہوں ہر انتظام بہت مکمل اور ناپا تولا اور بہترین ہے کسی انتظام کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے کہ اس میں کوئی کمی ہے یا نقص ہے۔ ہر کارکن اپنی ڈیوٹی میں پورا مگن محو اور مہمانوں کی محبت سے سرشار ہے۔ بیعت کے وقت ایک خوشی کی لہر اور ایک عجیب سا احساس تھا الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ ایک خاص کیفیت کو میرے دل نے محسوس کیا بیعت کے وقت میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے یوں لگتا تھا کہ ایک مقناطیسی فیلڈ بن گیا ہے اور سب ایک جذب اور کشش کے گھیرے میں ہیں۔ کہتے ہیں یہ جلسہ میرے لئے ایک خواب سے کم نہ تھا۔

بلغاریہ سے بھی کافی بڑی تعداد میں لوگ آئے تھے 76 افراد کا وفد تھا۔ 25 احمدی احباب تھے باقی سب غیر از جماعت تھے۔ ڈاکٹر بزنس مین فوج کے اعلیٰ ریٹائرڈ افسران بھی تھے ٹیچر بھی تھے پڑھے لکھے لوگ تھے ایک مہمان خاتون میگڈا صاحبہ کہنے لگیں کہ یورپ کے ممالک میں بیشمار غیر ملکی مہاجرین آ رہے ہیں اور مقامی لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں ایک بے چینی کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے لیکن خلیفہ نے اس بارے میں جو رہنمائی کی ہے وہ دلوں کو سکون عطا کرنے والی ہے اور تمام بے چینیوں کا حل ہے اسی طرح آپ نے جو عورتوں اور مردوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے میں اس سے بڑی متاثر ہوئی ہوں۔

مالٹا سے بھی ایک وفد آیا ہوا تھا اس میں ایک ڈاکٹر بھی تھے کہتے ہیں جلسہ میں شرکت اور خلیفہ وقت کے خطابات اور خصوصاً دوسرے روز غیر مسلموں سے خطاب کے بعد میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اپنے سوالوں کے جوابات مل گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جہاد کی جو تفسیر جماعت احمدیہ کرتی ہے اس سے متعلق ایک کتاب شائع کر کے مسلمانوں کو پڑھانی چاہئے اسی طرح غیر مسلموں کو بھی جہاد کی حقیقت بتانی چاہئے۔ کہتے ہیں کہ مالٹا کے لوگوں کو احمدیت کی خوب تبلیغ کروں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو احمدیت پیش کر رہی ہے۔

لاٹویہ سے آنے والے ایک وکیل آرورڈ صاحب کہتے ہیں کہ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع ملا۔ میں نے اپنی زندگی میں آپ سے زیادہ محبت کرنے والے مدد کرنے والے اور خدمت کرنے والے لوگ نہیں دیکھے۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لئے فخر کا باعث ہے اور واپس جا کر میں اپنی زندگی کے متعلق دوبارہ غور کروں گا۔

ایک مہمان خاتون ٹینا صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں خواتین کی تقریر میں خواتین کے حقوق اور ان پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے بارے میں جو خطاب تھا اس نے مجھ پر بہت عمدہ اثر کیا اور اب میں کہہ سکتی ہوں کہ عورت کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے۔

بیلجیئم سے آنے والے ایک غیر احمدی مہمان جو سینیگال کے باشندے ہیں کہتے ہیں کہ جو نظام یہاں دیکھا اور کہیں نظر نہیں آیا۔ جماعت احمدیہ ہی آج کے دور میں اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتی نظر آتی ہے۔

لتھوینیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون کہتی ہیں کہ میں نے ان دنوں میں اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ اندازہ ہوا ہے کہ اسلام حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیتا ہے۔ میں واپس جا کر اسلام احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤں گی۔ جلسہ میں شامل ہو کر میں اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی محسوس کر رہی ہوں۔

پھر ایک مہمان مسٹر ارالڈو جوا کاؤنٹنٹ ہیں کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ نے مسلمانوں کی محبت میرے دل میں پیدا کی ہے۔ مسلمان امن چاہتے ہیں جنگ نہیں۔ ISIS اسلام کی صحیح تصویر پیش نہیں کرتی۔

جلسہ کے دنوں میں جہاں ہم جلسہ کی برکات سے فیض پاتے ہیں اور اپنی تربیت اور غیروں کو تبلیغ کا باعث بھی بنتے ہیں وہاں ہمیں اپنی خامیوں پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ مجھے یہ ضرورت نہیں ہے کہ ہر دفعہ بہت ساری کمزوریوں کا میں ذکر کروں یا ان کی نشاندہی کروں لیکن یہ بات یقینی ہے کہ خامیاں اور کمزوریاں ہوتی ہیں کوئی نظام بھی کامل کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائی ہے وہاں ہمیں اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں۔ انتظامیہ کو خامیوں اور کمیوں کو تنقیدی نظر سے دیکھنا چاہئے ان کو تلاش کریں کہ کہاں کہاں ہماری کمزوریاں تھیں اور لال کتاب بنائیں جس میں غلطیوں کا اندراج ہو۔ اور آئندہ انہیں دور کرنے کی کوشش

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad